

عقیدہ ختم نبوت پر
علمی و تحقیقی مجلہ

جنوری تا جون 2021ء
جلد چہارم شمارہ 14-15

سہ ماہی
المُنْتَہَا

سہ ماہی
المُنْتَہَا

An Educational and Exploratory
Magazine on Khatm-e-Nabuwat
QUARTERLY
AL-MUNTAHA

January To June 2021

4th Edition, Inclusion 14-15

The story of historcal decision of the declaration September 7' 1974
(Urdu.Arabic.English)

7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلہ کی مختصر روایت (اردو عربی انگلش)

قادیانیٹ پر آخری ضرب
نمبر

مؤلف:
پروفیسر شاہ فرید الحق قادری

قادیانیٹ پر آخری ضرب
نمبر

The Last Blow to
QADIYANIYAT
Number

Writer
Prof. Shah Fareed ul Haq Qadri



زیر نگرانی

عالمی مبلغ اسلام شیخ طاہریت حضرت امام

خواجہ محمد بدیع عالم جان زینچہ

زینت دربار عالیہ سرگودھا شریف پشاور شہر

مدیر عامل: خواجہ غلام اسحاق تنگیاں فاروقی

ادارۃ المُنْتَہَا پاکستان

ادارۃ المُنْتَہَا پاکستان

Chief Editor

Khawaja Ghulam Dastageer Farooqi

Under Supervision

The international debator and scholor,
honourable Hazrat khawaja

Muhammad Badar Alam Jan

Darbar-e-Alia Murshad Kbad Shareef Peshawar City

IDARA TUL MUNTAHA
P a k i s t a n



صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی
(مونیان شریف، گجرات)

مجھے پرچہ ملا اُنستے کا
میں قائل ہو گیا اُنستے کا
ہوئی ختم رسالت مصطفیٰ پر
یہی ہے مدعا اُنستے کا

مخزن صدق و صفا اُنستے
مرحبا صد مرحبا اُنستے
خاتمیت آشنا اُنستے
معرفت کی انتہا اُنستے
پڑھ کے تیری کیف آور لائیں
کیف پاتا ہے جلا اُنستے
وہ گھڑی تھی کس قدر ایماں فزا
جس گھڑی جاری ہوا اُنستے
کر رہا ہے کام تو از حد بڑا
تو ہے عالی مرتبہ اُنستے
راہ حق پر تو سدا چلتا رہے
حق سے کرتا ہوں دعا اُنستے

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی
رجسٹرڈ
الْمُنْتَهٰی

جلد 4 جنوری تا جون 2021ء شماره 14-15

مدیریت
مالی مبلغ اسلام شیخ طریقت حضرت العلام
خواجہ محمد بدیع عالم جان
زینت دار عالمیہ مرشد آبا شریف، پشاور شہر

مدیر
خواجہ غلام دستگیر فاروقی
مدیر
صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

نواسہ فقہ اعظم مفتی محمد اسد اللہ نوری
ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
محمد ثاقب رضا قادری
علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
پروفیسر علی وقار قادری

مجلس
قاری محمد مجید نوری
علامہ محمد اصغر شاہ کر
مفتی محمد اصمت قادری
قاری نعیم احمد سلطانی

معاون
صابر علی قادری
مفتی رضا فیض، اکرام اللہ صدیقی

رابطہ کمیٹی
عمر علی قادری
قاری نور بنی نقشبندی
حافظ حماد ملک
0306-4373145
0342-5428102
0303-5238504

سرکوبین
راہیل احمد چشتی
قیمت فی شمارہ
450 روپے
نفس مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے
سالانہ خریداری
200/- روپے ڈاک

غلام دستگیر فاروقی نے منہاج القرآن پبلی کیشنز سے چھپوا کر آستانہ چشتیہ خیرہ شکر گڑھ سے شائع کیا۔

مرکزی آفس
آستانہ چشتیہ خیرہ بلال پور درس (چک امرودو) شکر گڑھ

ذیل آفس
دارالعلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور

E-mail: farooqi4156@hotmail.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	انتساب	9
2	اظہاریہ	10
3	کہنا ہے کچھ مجھے اپنی زبان سے	17
4	کچھ اس تحریر کے بارے میں	24
5	قومی اسمبلی کا فیصلہ	26
6	مرزا غلام احمد کے مختصر حالات زندگی	26
7	علماء کرام نے مرزا غلام احمد کو کافر قرار دیا	30
8	پاکستان میں مرزائیوں کی حرکتیں	30
9	قادیانیوں کے خلاف 1953ء کی مشہور تحریک	31
10	سانحہ ربوہ اور اُس کے نتائج	31
11	قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ	33
12	حزب اختلاف (Opposition) کی قرارداد	34
13	قومی اسمبلی اور قراردادیں	37
14	کمیٹی کی کارروائیاں	39

15	قرارداد کا متن	42
16	دستخط	43
17	ترمیم کا تاریخی بل	43
18	مقاصد اور اسباب	44
19	مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات	44
20	جھوٹے مدعی نبوت کے عقائد اور تحریرات کا نمونہ	48
21	مرزا قادیانی حکومتِ برطانیہ کے حامی	49
22	مرزا غلام احمد اور منسوختی جہاد	51
23	مرزا غلام احمد کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ	52
24	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام و اہل بیت اطہار کی شان میں گستاخیاں	53
25	اختتامیہ	54
26	دنیا کے مسلمانوں سے اپیل	54
27	القادیانیہ اقلیہ غیر مسلمہ	56
28	تعریف بثلاثۃ من نقاد القادیانیۃ	58
29	المقدمة	67
30	فتاویٰ العالم الاسلامی بتکفیر القادیانین	72
31	مطالبتہ ۳۳ عالماء باکستان بالتعدیل	73
32	تعدیل	73

سہ ماہی "آئینتہی"	قادیانیت پر آخری ضرب "نمبر"	جنوری تا جون 2021ء
51	مداوالات اللجنة	100
52	القرار الصحيح	103
53	القرار	104
54	مشروع القانون	105
55	البيان والاهداف والاسباب	106
56	معتقدات ميرزا غلام احمد القادياني	107
57	عقائد نبی قاديان المزعوم من خلال كتبه	110
58	مرزا غلام احمد عميل الانجليز المخلص	111
59	الجهاد ونبي قاديان	113
60	موقف مرزا غلام من المسلمين	114
61	اقوال المرزا الدجال بحق الصحابة واهل البيت	115
62	الخاتمه	117
63	نداء الى مسلمي العالم	117

سہ ماہی "آئینتہی"	قادیانیت پر آخری ضرب "نمبر"	جنوری تا جون 2021ء
33	قرار رابطة العالم الاسلامي	74
34	احكام المحاكم	76
35	حكم قضية بهاو لفور	76
36	الجواب عن حكم محكمة المدراس العليا وغيرها	79
37	حكم قضية راولبندی	80
38	حكم قضية جيمس آباد سندھ	81
39	اكبر قضية في محكمة ماريش العليا:	82
40	دعوى	82
41	راى صاحب فكرة باكستان العلامة اقبال	83
42	تمهيد	87
43	قرار المجلس النيابي (البرلماني)	87
44	نبذة مختصرة عن حياة مرزا غلام احمد	88
45	القاديانية مصدر للاذى في باكستان	91
46	حركة ١٩٥٣ الشهيرة اتباع المرزا غلام احمد	92
47	احداث مدينة ربوة ونتاجها	93
48	القرار التاريخي للمجلس الوطني	95
49	مشروع قرار المعارضة	96
50	مشروع القرار بين يدي المجلس	98

اراکین مجلہ ”المنتہی“

نام	ایڈریس	نام	ایڈریس
مولانا عامر سعید نقشبندی	دینہ، جہلم	قاری نعیم احمد سلطانی	تحصیل کھویرہ آزاد کشمیر
مولانا ڈاکٹر طارق محمود	شرپور شریف	حافظ نوید احمد چوہدری	شکر گڑھ
حافظ رحمت علی	حجرہ شاہ مقیم	حافظ محمد آصف قادری	شکر گڑھ
مولانا حافظ صابری قادری	پاکپتن شریف	صوبیدار محمد جمیل چشتی	شکر گڑھ
حافظ محمد اعظم قادری	پاکپتن شریف	محسن حسن نقشبندی	حجرہ شاہ مقیم
علامہ محمد اشرف نور	ضلع جھنگ	محمد اکرام اللہ صدیقی	حویلی لکھا
حافظ علی رضا فیض	بصیر پور	حافظ محمد افضل	ملتان
حافظ محمد شکیل قادری	شکر گڑھ	رانا محمد رضوان	اوکاڑہ
علامہ محمد مسعود احمد چشتی	سرگودھا	مولانا سجاد احمد نقشبندی الخیری	نارووال
حافظ محمد امین الخیری	بہاولنگر	چوہدری محمد عمر نمبردار	شکر گڑھ
حافظ محمد آصف چدھر	میاں چنوں	محمد حسنین ملک الخیری	شکر گڑھ
محمد عامر علی چشتی	چنیوٹ	مولانا علی عباس سیالوی	موڈ کھنڈا
قاری محمد ظفر اللہ	چونیاں	محمد شاہد نواز بلوچ	لاہور
قاری عبدالستار قادری	نارووال	محمد وارث علی	بہاولنگر
ماسٹر غلام نبی	پاکپتن شریف	مولانا مفتی راجد فاروقی	منظف گڑھ
حافظ محمد قاسم اسلام	شکر گڑھ	قاری محمد یوسف صدیقی	حویلی لکھا
مفتی محمد رمضان غفاری	میاں چنوں	محسن علی چشتی	شکر گڑھ

ہدیہ تشکر

”خیر القرون قرنی“ کے بہترین زمانہ سے چودہ صدیوں بعد بھی ایسے مخلصین کا پایا جانا ملت اسلامیہ کیلئے کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

★ محقق بے بدل عابد حسین شاہ پیرزادہ

★ جگر گوشہ شرف ملت ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

★ عظیم مذہبی سکالر ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری

★ محقق ختم نبوت محمد ثاقب رضا قادری

★ بزرگ محقق خلیل احمد رانا

★ مدرس ریسرچر ڈاکٹر حامد علی علیہی

★ مفتی محمد وسیم رضا ماتریدی

★ مجاہد ختم نبوت شیخ عمران الحق نورانی

رابطہ کمیٹی:

قاری نور نبی نقشبندی، محمد عمر علی عطاری، حافظ محمد حماد ملک چشتی

خصوصی کاوش:

قاری محمد مجید نورانی، محمد سرور زوہیب، پروفیسر محمد فاروق صدیق، محمد خلیق الرحمن، صاحبزادہ غلام قادر ساقی

انتساب

میں (اس) نحر ربر

کو

مبلغ اسلام مولانا الحاج الحافظ القاری

شاہ احمد نورانی صدیقی

ممبر قومی اسمبلی، پاکستان

صدر جمعیت علماء پاکستان، صدر ورلڈ اسلامک مشن

لکھی

ذاتِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں۔

[شاہ منیر الحق]

اظہار یہ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے، جس پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔ مختصر اور آسان ترین الفاظ میں اس عقیدہ سے مراد اس بات کا دل و زبان سے اقرار کرنا ہے کہ سرکار ختمی مرتبت جناب محمد رسول اللہ ﷺ اللہ رب العالمین کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم و معانی میں نیابی قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ آغاز اسلام سے لے کر اب تک اس عقیدہ عظیمہ پر نقب زنی کی کوششیں تاجدار ختم نبوت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق ہوتی رہی ہیں۔ خطہ برصغیر میں عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ”قادیانیت“ ہے جو چوہے کی طرح اسلام کی رسی کو رفتہ رفتہ کاٹ رہا ہے۔ اس پر فتن دور میں جو خوش قسمت افراد و تنظیمات تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے مصروف عمل ہیں وہ کل امت کی طرف سے کفارہ ادا کر رہے ہیں اور ان کی یہ کوششیں بلاشبہ لائق تحسین ہیں۔ ”ادارۃ الْمُنْتَهَى پاکستان“ بھی اس ضمن میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش میں لگا ہے۔ ”ادارۃ“ دراصل ایک علمی تحریک بنا کرنا چاہتا ہے تاکہ عقیدہ ختم نبوت کا درست مفہوم شعوری بنیادوں پر عام کیا جائے، اس لیے تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت پر مشتمل علمی و تحقیقی لٹریچر کو عام فہم انداز میں امت تک پہنچانا اس کی اولین ترجیح ہے۔ ”ادارۃ الْمُنْتَهَى پاکستان“ کی کاوش سے اس موضوع پر متعدد تصانیف اشاعت کے عمل سے گزر چکی ہیں، اور مزید کام ہو رہا ہے۔ کتب و رسائل کی تصنیف و اشاعت کے علاوہ ادارۃ الْمُنْتَهَى نے ایک سہ ماہی مجلہ ”الْمُنْتَهَى“ کا اجرا بھی اپریل ۲۰۱۷ء سے کر رکھا ہے جو بفضلہ تعالیٰ تسلسل سے شائع ہو رہا ہے۔

مجلہ ”الْمُنْتَهَى“ کی خصوصی اشاعتوں میں جولائی تا دسمبر ۲۰۱۸ء کا شمار ۱۱۲ صفحات پر محیط ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں ایک تاریخ ساز کارروائی ۱۹۷۴ء میں عمل میں آئی، جس کے روح رواں قائد ملت اسلامیہ الشاہ احمد نورانی رحمہ اللہ الباری تھے، بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ اس تاریخ ساز کارروائی کے متعلق انگریزی زبان میں لٹرچر نہ ہونے کے برابر ہے، جب کہ قادیانی لوگ اس بارے بہت شد و مد سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اور عالمی سطح پر اس بارے میں غلط معلومات پر مشتمل متعدد کتب و رسائل شائع کر چکے ہیں۔ ”إِدَارَةُ الْمُنْتَهَى پاكستان“ نے اس کے ازالہ کے لیے ابتدائی طور پر پروفیسر شاہ فرید الحق قادری (۱۹۳۳-۲۰۱۱ء) کی اہم ترین کتاب ”The Last Blow to Qadyaniyat“ کو اردو، انگریزی اور عربی میں یکجا شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پروفیسر شاہ فرید الحق (۱) نے ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی تاریخ ساز کارروائی کو اجمالاً

(۱) پروفیسر سید شاہ فرید الحق بن بشیر الحق جیلانی حسنی ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء میں ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے قصبہ سکندر پور میں مذہبی و صوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۱ء میں کراچی میں وفات پائی وہیں قبر بنی۔ دینی سرکار، ماہر تعلیم، شاعر اور سیاسی قائد تھے۔ ۱۹۵۶ء میں آگرہ یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا اور ۱۹۵۸ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایم۔ اے نیز ایل ایل بی کیا۔ صوفیہ کے سلسلہ میں مفتی محمد عبدالرحمن رشیدی سے اور پھر ۱۹۷۴ء میں قادری سلسلہ میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی سے اجازت و خلافت پائی۔ تحریک پاکستان کے پرجوش حامی و داعی تھے چنانچہ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی ۱۹۵۸ء میں کراچی پاکستان ہجرت کر آئے۔ یہاں وکالت کا پیشہ اپنایا لیکن ایک سال بعد ہی ترک کر کے اسلامیہ کالج کراچی میں لیکچرار ہوئے۔ پھر ۱۹۶۸ء تک اسی کالج میں کراچی یونیورسٹی میں تدریس انجام دی اور لیاقت نیشنل کالج ملیر کراچی کے بانی و پرنسپل تھے۔

۱۹۷۰ء میں سیاست کے میدان میں آئے اور جمعیت علماء پاکستان کے کلکتہ پر صوبہ سندھ اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے پھر جماعت کے پارلیمانی لیڈر نامزد کئے گئے نیز سندھ اسمبلی میں یکم ۱۹۷۲ء تا ۳۱ فروری ۱۹۷۷ء حزب اختلاف کے قائد رہے۔ اس حیثیت سے ۲۳ جون ۱۹۷۴ء کو تیرہ ارکان اسمبلی کے دستخط کے ساتھ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں ایک قرارداد کا نوٹس سپیکر کو دیا۔ قبل ازیں ۱۴ جون کو اس مقصد کے حصول کے لئے ملک بھر میں ہونے والی پہیہ جام ہڑتال کو کامیاب بنانے میں قیادت کی۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر جدوجہد میں قید و بند کی صعوبت کا سامنا کیا نیز لسانی بنیاد پر تقسیم کرنے والے رویہ کی حوصلہ شکنی و مخالفت کی جس کے باعث تشدد

انگلش میں بنام ”The Last Blow to Qadyaniyat“، تحریر کیا۔ 2013ء میں ڈاکٹر حامد علی علیمی (۱) نے اس انگریزی کتاب کو اردو جامہ پہنا کر اردو خواں اور دھمکیاں برداشت کیں اور استقامت دکھائی۔ سیاسی نیز تبلیغی اعمال میں مولانا شاہ احمد نورانی کے معاون و ہم سفر رہے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل، پھر نائب صدر، قائم مقام صدر اور مولانا نورانی کی وفات کے بعد ۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء کو صدر ہوئے۔ جمعیت علماء پاکستان کا منشور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جاری کیا گیا آپ منشور تیار کرنے والی کمیٹی کے چیئر مین تھے۔ نیز جمعیت الدعوة الاسلامیہ العالمیہ ورلڈ اسلامک مشن (World Islamic Mission) کے وائس چیئر مین تھے۔ چنانچہ اس کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کے ہمراہ یورپ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ اور نیروبی، مارشس وغیرہ ممالک کے تبلیغی دورے کئے۔ جس دوران قادیانی گروہ کا رد و تعاقب جاری رکھا۔ علاوہ ازیں آپ اعلیٰ سرکاری اداروں اسلامی نظریاتی کونسل نیز وفاقی زکوٰۃ کونسل کے تین سال تک رکن رہے۔

پروفیسر شاہ فرید الحق کی تصانیف ”دستور حکومت پاکستان و بھارت“ نیز ”جدید دساتیر عالم“ اور ”نظری سیاسیات“ وغیرہ کراچی یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کی گئیں۔ علاوہ ازیں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے ”کنز الایمان“ کی بنیاد پر قرآن مجید کا سات سال میں انگریزی ترجمہ کیا۔ ورلڈ اسلامک مشن کراچی کے دفتر سے ۱۹۷۶ء میں انگریزی ماہنامہ (The Message International) جاری کیا گیا تو یہ ترجمہ قرآن مجید اس میں شائع ہوتا رہا۔ پھر مکمل ترجمہ و متن اسی ادارے کی طرف سے طبع کرا کے دنیا بھر میں تقسیم کیا گیا۔ نیز مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے تفسیری حاشیہ ”خزان العرفان“ کے ابتدائی دس پاروں کو انگریزی میں منتقل کیا جو مذکورہ بالا رسالہ میں ۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۱ء کے شماروں میں مطبوعہ دیکھنے میں آیا۔ دیگر انگریزی تصانیف میں نماز کے موضوع پر آپ کی تحریر (The Prayer - Salat) عنوان سے ۸۲-۱۹۸۱ء میں دی مینج میں قسط وارشائع ہوئی۔ اسی رسالہ کے نومبر دسمبر ۱۹۹۴ء شمارہ میں شاہ فرید الحق کے قلم سے ایک اور مضمون مندرجہ ذیل عنوان سے ہے:

Sending blessings and salutation to Prophet Muhammad. P. 28-30.

اور قادیانی فتنہ کی سرکوبی بارے ایک مضمون نومبر دسمبر ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں حسب ذیل عنوان سے شائع ہوا۔

The Historic 1974 Movement. P. 23-26.

علاوہ ازیں اردو زبان میں کتاب ”قومی اسمبلی میں قادیانیت پر آخری ضرب“ نیز انگریزی میں (Last Blow to Qadianiat) لکھی جو ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے طبع کرا کے دنیا بھر میں تقسیم کی گئی۔

(عابد حسین شاہ بیر زادہ)

(۱) ڈاکٹر حامد علی علیمی بن علی احمد برکاتی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ کراچی یونیورسٹی سے اسلامی علوم میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند پائی۔ تین زبانوں اردو، عربی، انگریزی میں تصنیف و تحقیق اور تراجم کے اعمال جاری ہیں۔ عربی سے حسب ذیل کتب کو اردو میں منتقل کیا۔

طبقہ کو اس تاریخی دستاویز تک رسائی دی۔ مزید برآں 1987ء میں

★ المعجم الصغير، از امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی (وفات ۳۶۰ھ بمطابق ۹۷۱ء) مخطوط۔

★ الخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، شيخ الاسلام شهاب الدين احمد بن علي ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ بمطابق ۱۴۴۹ء) مخطوط۔

★ ابواب السعادة في اسباب الشهادة، امام جلال الدين عبد الرحمن بن ابوبکر سيوطی (وفات ۹۱۱ھ بمطابق ۱۵۰۵ء) مطبوع۔

★ شرح الرسالة في بيان الكبائر والصغائر من الذنوب، امام زين الدين بن ابراهيم ابن نجيم مصري (وفات ۹۷۰ھ بمطابق ۱۵۶۳ء) مطبوع۔

★ لمعات الانوار في المقطوع لهم بالجنة والمقطوع لهم بالنار، امام عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی دمشقی (وفات ۱۱۴۳ھ بمطابق ۱۷۳۱ء) مطبوع۔

★ نظم الدرر في سلک شق القمر، شيخ عبد الحکیم بن امين الله، مطبوع۔
علاوہ ازیں مذکورہ ذیل عربی کتب پر تحقیق و تعلیق اور بعض کا اردو ترجمہ کیا۔

★ تفسیر السلسبیل، مولانا عبدالعزيز بن احمد پرہاروی ملتانی (المتوفی ۱۲۳۹ھ بمطابق ۱۸۲۳ء) مخطوط۔

★ نعم الوجیز فی اعجاز القرآن العزیز، مولانا عبدالعزيز پرہاروی، مخطوط۔

★ شرح عقد رسم المفتی، امام محمد امین بن عمر ابن عابدین دمشقی (المتوفی ۱۲۵۲ھ بمطابق ۱۸۳۶ء) مطبوع۔

★ التعليقات الرضوی علی صحیح البخاری، مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی (المتوفی ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء) مشترکہ عمل، مطبوع۔

★ التعليقات الرضویة علی فتاویٰ قاضی خان، مطبوع۔

★ التعليقات الرضویة علی الفتاویٰ البزازیة، مخطوط۔

★ التعليق الرضوی علی غنیة التملی، مخطوط۔

★ التعليقات الرضویة علی الفتاویٰ الهندیة، باب احکام المرتدین، مطبوع۔

جب کہ ڈاکٹر مولانا محمد فضل الرحمن انصاری قادری (وفات ۱۳۹۴ھ بمطابق ۱۹۷۴ء) کے خطبات اور پروفیسر سید شاہ فرید الحق قادری (وفات ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۱ء) کی کتاب (Last Blow to Qadianiat) کا انگریزی سے اردو ترجمہ کیا جوشائع ہوئے۔

مزید یہ کہ امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی (وفات ۳۲۱ھ بمطابق ۹۳۳ء)، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا محمد عبد العظیم صدیقی (وفات ۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۹۵۳ء)، اور جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری (وفات ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۹۹۴ء) کے احوال و آثار پر اردو میں مقالات و کتب ہیں۔ نیز قادیانیت کے تعاقب میں سرگرم ہیں۔

ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری (۱) نے اسی دستاویز کو عربی لباس پہنا دیا۔ مذکورہ تینوں شخصیات کا

(۱) ڈاکٹر مولانا جلال الدین احمد نوری بن محمد اسحاق ۱۳۷۵ھ بمطابق ۱۹۵۶ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ بغداد یونیورسٹی سے ۱۹۷۶ء میں بی۔ اے کیا۔ اور جامعہ ازہر قاہرہ میں اسلامی قانون میں ڈپلومہ نیز امام یونیورسٹی ریاض میں اسلامی دعوت کا کورس کیا اور تنظیم المدارس پاکستان کا نصاب ۱۹۸۱ء میں مکمل کر کے کراچی یونیورسٹی سے ۱۹۸۳ء میں ایم۔ اسلامیات و ایم۔ اے عربی کی سند پائی۔ ۱۹۸۹ء میں کراچی یونیورسٹی سے ”الامام ابن دقیق العہد حیاتیہ و آثارہ“ عنوان سے عربی مقالہ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی۔ اردو کے مقبول ہفت روزہ میگزین ”اخبار جہاں“ میں ”مشرق وسطیٰ کی سیاست“ کے عنوان سے کالم لکھتے رہے۔ اور جمعیت الدعوة الاسلامیہ العالمیہ (ورلڈ اسلامک مشن) کے صدر دفتر کراچی کے جاری کردہ عربی ماہنامہ ”الدعوة“ کے چیف ایڈیٹر رہے۔ جس دوران مولد البنی رحمۃ اللہ علیہ کی مناسبت سے متعدد خاص شمارے سامنے آئے۔ ورلڈ اسلامک مشن، فروغ و دفاع اسلام کے لئے سرگرم ایک غیر سرکاری تنظیم ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی اس کے سرپرست اور کویت کے سابق وزیر و شافعی عالم و مرشد شیخ سید یوسف بن ہاشم رفاعی (وفات ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰۱۸ء) معاون تھے۔ ڈاکٹر جلال الدین نوری ۱۹۸۸ء میں محکمہ تعلیم حکومت پاکستان میں لیکچرار ہوئے اور ۴ فروری ۲۰۰۱ء کو کراچی یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامی کے چیئرمین پھر ۲ فروری ۲۰۰۹ء کو ڈین تعینات ہوئے۔ ان کے دور میں اس شعبہ میں متعدد علمی تحقیقی منصوبوں پر کام انجام دیا۔ نیز چوبیس سے زائد طلبہ و طالبات نے ان کی نگرانی میں ایم۔ فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالات پر تحقیق کے نتیجے میں سند پائی۔

علاوہ ازیں اردو زبان میں تیرہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ اور صوفی کبیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی حسنی بغدادی کی کتاب ”الغنیۃ لطالبی طریق الحق“ کی پہلی جلد پر تحقیق و ترجمہ و حواشی لکھے۔ نیز اردو، عربی، انگریزی زبان میں اسی سے زائد مقالات پاک و ہند نیز سعودی عرب و کویت کے رسائل و اخبارات میں شائع ہوئے۔ عربی میں چند مقالات کے عنوانات و مقام اشاعت حسب ذیل ہیں:

★ التكافل الاجتماعي فی الاسلام، روزنامہ ”المدينة المنورة“ جدہ، ۱۹۸۰ء۔

★ النصيرية وافكار الهدامة، روزنامہ ”الرياض“ ریاض، ۱۹۸۰ء۔

★ الايمان المشترك بين المسيحية والاسلام، ہفت روزہ ”البلاغ“ کویت، ۱۹۸۰ء۔

★ المسلمون فی جزر البحر الکاریبی جنوب امریکا، البلاغ، ۱۹۸۵ء۔

★ احمیة الاسناد فی الحدیث، ماہنامہ ”الدعوة“ کراچی، ۱۹۸۴ء۔

★ الاسراء والمعراج، الدعوة، ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء۔

★ الامام ابراہیم النخعی واثارہ فی الحدیث، الدعوة، ۱۹۸۹ء۔

★ التدلیس و حکمہ عند المحدثین، الدعوة، ۱۴۰۹ھ۔

تعارف ہمارے مدوح عابد حسین شاہ میرزادہ نے اُردو میں قلمبند کیا (جسے حاشیہ میں دیا گیا ہے) جس کا انگلش ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری نے کیا جبکہ اس تعارفی تحریر کو عربی جامہ جانشین شرف ملت ڈاکٹر ممتاز احمد سیدی نے پہنایا۔ یاد رہے ڈاکٹر جلال الدین نوری کا تحریر کردہ عربی نسخہ ہمارے بزرگ رائٹر، محقق خلیل احمد رانا نے عنایت کیا جو نوجوان محقق و قلم کار محمد ثاقب رضا قادری کی وساطت سے ہم تک پہنچا۔ اس ”خصوصی اشاعت“ کی تیاری کے جملہ مراحل میں مشفق و مہربان محمد ثاقب رضا قادری کا تعاون ہر لمحہ ہمارے شامل حال رہا جس کی بدولت ہم کسی حد تک اس کی اشاعت پر کامیاب ٹھہرے۔ ہم نے حوالہ جات کی تخریج، پروف ریڈنگ، محققین سے نظر ثانی اور اشاعت کے جملہ مراحل میں حتی الامکان کوشش کی کہ کوئی سقم نہ رہے باوجود یکہ جو کمی ہوگی اس کی نسبت ہماری طرف ہوگی نہ کہ ہمارے اکابرین محققین کی طرف۔ اللہ کریم اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے۔

★ الزواج بالکتابیات فی الشریعة الاسلامیة، الدعوة، اکتوبر دسمبر ۱۹۹۸ء۔

★ الدعوة الاسلامیة فی فیجی، الدعوة، اکتوبر ۱۹۹۸ء۔

★ الامام ابن دقیق العہد حیاته وآثاره، ماہنامہ ”البعث الاسلامی“ لکھنؤ، ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۲ء، قسط وار۔

★ عبد اللہ بن المبارک واثره فی الحدیث، مجلہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، نومبر ۱۹۹۹ء۔

★ الامام محمد حسن الشیبانی العراقی، مجلہ معارف اسلامیہ، ۲۰۰۰ء۔

★ الخطوط الرئيسیة لاقتصاد الاسلامی، مجلہ امام احمد رضا، کراچی۔
ڈاکٹر جلال الدین نوری کی عربی کتاب ”تطور اللغة العربیة فی المجتمعات الباکستانیة والہندیہ واحمیتہا“ دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔

جب ”الدعوة“ کراچی کے چیف ایڈیٹر تھے۔ تو اس مجلہ میں رد قادیانیت پر متعدد عربی تحریریں شائع کیں۔ نیز پروفیسر شاہ فرید الحق کی کتاب کا عربی ترجمہ کیا جو جمعیت الدعوة الاسلامیہ العالمیہ کراچی کے ہاں سے بنام ”القادیانیة اقلیة غیر مسلمة، القرار التاريخی للمجلس النبابی“ پہلی بار ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۷ء میں آپ کے جامع مقدمہ کے ساتھ شائع کی۔ پاکستان کے سرکاری و نجی اداروں نے ڈاکٹر مولانا جلال الدین احمد نوری کی علمی خدمات کے اعتراف میں آٹھ سے زائد ایوارڈ پیش کئے۔

غلطیاں معاف فرمائے اس ادنیٰ سعی کو نفع مند بنائے۔ فقیر پر تقصیر کی اس تحریر میں جن بزرگوں کے اسماء گرامی آئے جو اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف چل دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھر دے اور جو بقید حیات ہیں اللہ کریم سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے طفیل ان کا سایہ ملت اسلامیہ پر بصحت و سلامتی قائم رکھے۔ آمین

ہماری تحقیق کے مطابق رد قادیانیت کی تاریخ میں ”ادارة الْمُنْتَهَى پاکستان“ کی اولین کاوش ہے کہ مجلہ ”الْمُنْتَهَى“ کا خصوصی نمبر سہ زبانی (اُردو، انگلش، عربی) شائع ہو رہا ہے۔ ایسی کاوش قبل ازیں ہماری فردوس نظر نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم ورسولہ۔

غلام دستگیر فاروقی

بانی: ”ادارة الْمُنْتَهَى پاکستان“

۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، بمطابق 7 مارچ 2021ء

کہنا ہے مجھے کچھ اپنی زباں میں

ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری

(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور)

پروفیسر شاہ فرید الحق (1933-2011ء) کا شمار ساڈھ اور ستر کی دہائیوں کے حوالے سے مملکت خداداد پاکستان کے ان صحیح العقیدہ سیاست دانوں میں ہوتا ہے جو علم و تحقیق اور شناسائی کو سیاست کا جزو لاینفک جانتے تھے۔ شاہ صاحب نے پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کے اہم ترین فیصلے..... قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے..... کو پارلیمانی زبان میں اس کے پس منظر سمیت بیان کر کے تاریخ پاکستان کے اہم ترین واقعہ کو Last Blow to Qadiyanity نامی ایک کتابچے کی صورت میں محفوظ کر دیا۔ سنجیدہ فکر اہل نظر میں سے ایک نام ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری نے اس رسالہ کو عربی میں ”القادیانیۃ اقلیۃ غیر مسلمۃ“ کے نام سے ترجمہ کر کے شائع کیا، کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر حامد علی علیی (پ 1983ء) نے اس دستاویز کو ”قادیانیت پر آخری ضرب“ کے نام سے اردو کے قالب میں ڈھال کر اردو خواں طبقہ کے لیے بھی ایک سہولت بہم پہنچا دی ہے۔ ”قادیان ختم نبوت“ کراچی نے یہ دوزبانی (Bilingual) کتابچہ شائع کیا تو اہل اشتیاق نے محسوس کیا کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کر دیا گیا ہے لیکن اہل تحقیق نے اس کی تحقیق، تصحیح، تخریج اور پیش کش کے حوالے سے کچھ تحفظات کا اظہار کیا۔ اصحاب تحقیق کے خدشات کو دور کرنے کا بیڑا نوجوان محقق، مدرس اور تحفظ ختم نبوت کے قلمی مجاہد خواجہ غلام دستگیر فاروقی (پ 1984ء) نے اٹھایا۔ فاروقی صاحب نے اپنے قلمی جہاد کا آغاز سہ ماہی ”الْمُنْتَهٰی“ کے اجراء سے اپریل

2017ء میں کیا۔ اب تک اس علمی و تحقیقی جریدے کے 13 شمارے اشاعت کے لبادے میں اہل فکر و نظر سے دائیں حسین حاصل کر چکے ہیں۔

”الْمُنْتَهٰی“ کی خصوصی اشاعتیں بھی ایک خاص اعتباریت کی حامل ہیں۔ اس سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر موجودہ سہ زبانی (Trilingual) اشاعت قارئین کے ذوق مطالعہ کی نذر کی جا رہی ہے۔

”قادیان ختم نبوت“ کراچی کے زیر اہتمام سامنے آنے والی دوزبانی اشاعت کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو اس کے اردو حصے کے درج ذیل قابل توجہ پہلو سامنے آتے ہیں۔

1۔ ”چراغ سے چراغ“ کے زیر عنوان ناظم اعلیٰ ”قادیان ختم نبوت پاکستان (کراچی) شیخ عمران الحق نورانی نے اس مختصر کتاب کا ایک ”پیش لفظ“ حوالہ قرطاس کیا۔ یقیناً اسے بہت محبت اور محنت سے لکھا گیا لیکن اس کی دوسری سطر کا ایک جملہ کچھ مبہم سا محسوس ہوا:

”اللہ رب العزت کی خدائی انسان کی خالق ہے۔“ اگر خدائی سے مراد رب تعالیٰ کی قدرت ہے تو اس فقرے میں اس تکلف کی ضرورت ہی نہیں تھی سیدھا جملہ لکھا جاسکتا تھا کہ ”اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے۔“

2۔ ”چراغ سے چراغ“ کے اسی پہلے صفحے پر آیہ مبارکہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالته (الانعام 6:124) کو حوالے کے بغیر لفظ ”اللہ“ سے شروع کرنے کے بجائے ”اھکو“ کے بے معنی لفظ سے شروع کیا گیا ہے۔

3۔ اسی صفحے پر تصحیح اغلاط کے مرحلے میں نظر انداز ہو جانے والے تسمیحات بھی ریت کے ذرات کی طرح آنکھوں میں ٹھٹکتے ہیں۔

4۔ اس پیش لفظ کے دوسرے صفحے پر آیہ مبارکہ کنتمہ خیر امة کا حوالہ سورۃ آل عمران 3:101 لکھا ہے۔

جسے ”آل عمران 3:101“ ہونا چاہیے۔ اس آیہ مبارکہ کے علاوہ دو حوالے اگرچہ غلط نہیں ہیں لیکن انہیں جدید علمی اور تحقیقی ضابطوں کے مطابق نہیں لکھا گیا۔ سورہ بقرہ: 87

کو البقرہ 2:87 اور سورۃ المائدہ 3: کو المائدہ 3:5 لکھنا بہتر ہے۔

5۔ پیش لفظ کے آخری صفحہ پر ”Qadianiat“ کا لفظ دو جگہ لکھا گیا ہے۔ Transliteration کے اصولوں کے مطابق اسے Qadiyaniat لکھنا چاہیے۔

مؤلف کتاب ہذا پروفیسر شاہ فرید الحق کی خدمات پر 18 سطور زیب قرطاس کی گئیں جن میں املاء کی 18 ہی اغلاط موجود ہیں۔ ان کے علاوہ 34 صفحات پر مشتمل اردو حصے کے قریباً ہر صفحے پر اوسطاً املاء کی دو اغلاط ضرور موجود ہیں۔ آیات قرآنی کے حوالوں میں پیش لفظ والا تساہل متن اور ترجمہ دونوں میں موجود ہے۔ اس دوزبانی (Bilingual) رسالے کے انگریزی حصہ میں transliteration کے حوالے سے درج ذیل قابل توجہ پہلو موجود ہیں۔

Mohammad کو Muhammad

نسبت کے لیے لکھی جانے والی زیر کو ”i“ سے ظاہر کیا جاتا ہے لیکن اس اشاعت میں اکثر مقامات پر اسے ”e“ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

Ulema-e-Pakistan کو Ulama-i-Pakistan

Swad-e-Azam کو Swad-i-A‘zam

Nizam-e-Mustafa کو Nazam-i-Mustafa

Muqam-e-Mustafa کو Muqam-i-Mustafa

Qadianis کو Qadiyanis

Al-Hajj کو Al Hajj

Masih-i-Mauud کو Mashie-Mauood

His death came in the latrine of his house

درج بالا جملہ اس اعتبار سے درست نہیں ہے کہ مرزا غلام قادیانی کی موت قادیان یا کسی اور جگہ موجود اس کے گھر میں نہیں ہوئی تھی بلکہ احمدیہ بلڈنگ لاہور کے ایک حصے میں ہوئی جہاں وہ اپنے لاہوری معتقدین کا مہمان تھا۔ اس پر یہ کہنا کہ وہ ”اپنے گھر“ کے بیت الخلاء میں فوت ہوا حقیقت واقعہ کے خلاف ہے۔

9۔ Qadian کو Qadiyan 10۔ Ahmed کو Ahmad

11۔ Qur'an کو Quran لکھنا چاہیے تھا۔

”ادَارَةُ الْمُنْتَهٰی پاکستان“ کے زیر اہتمام جامعہ رحمت میں سالانہ بنیادوں پر عظیم الشان ختم نبوت کورس کا اہتمام بھی اس ادارہ کی پہچان ہے۔ جس میں وطن عزیز کے معروف علماء اور جدید اسکالرز عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت پر علمی محاضرات سے نوازتے ہیں۔ ان لیکچرز کو سننے کے لیے جامعہ رحمت کے دروازے عام سامعین کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ لاہور کے ڈاکٹرز، انجینئرز، پروفیسرز، وکلاء اور تاجر غرض ہر شعبہ زندگی کے سنجیدہ فکر لوگ ان کورسز میں شریک ہوتے ہیں۔

”ادَارَةُ الْمُنْتَهٰی پاکستان“ کے تحت ملک پاکستان کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں آگے عوام کے لیے ختم نبوت کانفرنسز منعقد کی جاتی ہیں جن میں عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے شعور کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ نصف درجن تک ہو جانے والے ختم نبوت کے حوالے سے کورسز اور کانفرنسوں میں رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر شرکاء میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

خواجہ غلام دستگیر فاروقی متعدد کتب کے مؤلف و مصنف ہیں۔ سہ ماہی مجلہ الْمُنْتَهٰی میں فاروقی صاحب ”عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب“ کے مستقل سلسلے کے تحت 10 اسلوب سپرد قلم کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی تحریرات شامل اشاعت ہوتی رہتی ہیں۔ ”الْمُنْتَهٰی“ کے 13 شماروں کے علاوہ

1۔ آئینہ قادیانیت

2۔ تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت

3۔ ”پیش گوئیاں“ (فتنہ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیہ و علماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات)

4۔ کتابیات ختم نبوت (جلد اول)

5۔ انصاف کیجیے

6۔ سوز دل

جیسی دل کو چھو لینے والی تحریریں آپ کے قلم سے اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔

★ خواجہ غلام دستگیر فاروقی کے قلم سے قادیانیوں کی ختم نبوت کے حوالے سے قابل اعتراض اور توہین آمیز عبارات کا ایک مجموعہ ”آئینہ قادیانیت“ کے نام سے مئی 2016ء میں سامنے آیا۔ قادیانی اہل قلم کی خرافات کا یہ مجموعہ 64 صفحات پر مشتمل ہے۔ حواشی اور حوالہ جات نے اس مختصر رسالے کو تحقیقی نقطہ نگاہ سے بہت معتبر دستاویز بنا دیا ہے۔

★ ”سوز دل“ کے نام سے فاروقی صاحب کے قلمی آنسو پہلی بار ستمبر 2017ء میں سامنے آئے۔ چودہ صفحات پر مشتمل اس مختصر رسالے کو اہل علم کی طرف سے اتنی پذیرائی نصیب ہوئی کہ اب تک اس کی تین اشاعتیں منصہ شہود پر آ چکی ہیں۔

★ ایک اہل حدیث اسکالر ڈاکٹر سلیمان اطہر المعروف بہاؤ الدین کی حضرت پیر مہر علی شاہ گلوڑوی (1859-1937ء) پر بے جا تنقید کے محاکمہ پر مبنی 86 صفحات پر مشتمل اعلیٰ اور مضبوط جلد والی کتاب ”تاجدار گلوڑہ اور جہاد ختم نبوت“ جنوری 2018ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اہل حدیث ڈاکٹر کی تنقید کی تنقیح کے ساتھ علامہ عبدالحکیم شرف قادری (1944-2007ء) کا دو رقی مضمون ”پیر سید مہر علی شاہ گلوڑویؒ اور معرکہ قادیانیت“ محمد متین خالد (پ 1960ء) کا متوسط مضمون ”حضرت پیر سید مہر علی شاہ گلوڑویؒ اور فتنہ قادیانیت“ اور مولانا محمد صدیق ہزاروی (پ 1947ء) کی طویل تحریر ”حضرت پیر مہر علی شاہؒ اور وقادیانیت“ بھی اس کتاب کی رونق کو بڑھا رہے ہیں۔

★ خواجہ غلام دستگیر فاروقی کے قلم سے ”فتنہ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیہ و علماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات اور ”پیش گوئیاں“ کے نام سے 206 صفحات پر مشتمل ایک کتاب فروری 2018ء میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب بہت دلچسپ اور ناقابل یقین حقائق کا بے نظیر مجموعہ ہے۔ مضبوط جلد بندی، اعلیٰ کاغذ اور شان دار طباعت نے اس کتاب کی اہمیت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ فاروقی صاحب کی دیگر تحریرات کی طرح حوالے اور حواشی کا اہتمام اس کتاب کی بھی بیچاں ہے۔

★ جناب غلام دستگیر فاروقی کا سب سے شان دار، جاندار، طرح دار اور میدان تحقیق میں حوالے کا درجہ رکھنے والا کام ”کتابیات ختم نبوت“ ہے۔ یہ کتاب حسن صورت، حسن طباعت، حسن اشاعت، حسن تحقیق، حسن ترتیب اور حسن تدقیق کی عدیم النظیر مثال ہے۔ یہ تحقیقی مجموعہ 567 صفحات پر مشتمل ہے جس کی مضبوط جلد، عمدہ کاغذ اور نمایاں شان طباعت نے اس کی طبعی عمر میں پچاس برس کا اضافہ کر دیا ہے۔ ”کتابیات ختم نبوت“ کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ کئی غیر معروف مصنفین و مولفین کی تحریرات کو حسن ترتیب سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے معروف اہل قلم کی غیر معروف تحریریں اس میں نمایاں کیا گیا ہے۔ ”کتابیات ختم نبوت“ کی جلد اول میں صحیح العقیدہ علماء و محققین کی 500 کتب و رسائل کا تعارف زیب قسطاس ہے۔ اس پراجیکٹ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ فاروقی صاحب اس کی جلد دوم پر تحقیق جاری رکھے ہوئے ہیں جس کے اکیسویں صدی کے اکیسویں برس زور طباعت سے آراستہ ہونے کا قوی امکان ہے۔ و ماتوفیقی الابالہ۔ کتابیات ختم نبوت ”میں شخصیات کا چونکہ بکثرت ذکر ہے اس لیے مستقبل کے محققین کی سہولت اور اس کتاب کی اعتباریت کا تقاضا ہے کہ جہاں پہلی مرتبہ کسی شخصیت کا ذکر آئے اس کے ساتھ ہی قوسین میں مرحومین کا سال پیدائش و وفات اور بقید حیات محققین کے سال پیدائش کا ذکر کر دیا جائے۔ آیات قرآنی کے حوالے بھی جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق لکھے جائیں تو کتاب کی قدر و قیمت میں اضافے کا باعث ہوگا۔ مصادر و مراجع کے حوالوں میں اگر سال اشاعت، مطبع اور شہر کا نام بھی شامل کر دیا جائے تو محققین متعلقہ مقام کا خود مطالعہ کرنے میں آسانی محسوس کریں گے۔

★ ماہ و سال کی قید کے بغیر 16 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ”انصاف کیجئے“ بھی فاروقی صاحب کے قلم کی جولانیوں کا مرقع ہے۔ اس میں خواجہ صاحب نے مرزا غلام قادیانی کی تحریروں سے ”تو بین باری تعالیٰ“ تو بین رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تو بین انبیاء

علیہم السلام، تو ہیں صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین، تو ہیں قرآن و سنت، تو ہیں حرمین الشریفین اور تو ہیں اولیاء عظام سے متعلق عبارات کو نقل کر کے اہل اسلام کو دعوت فکر دی ہے۔ رب العزت فاروقی صاحب کے قلم کو سلامت رکھے۔ آمین

کچھ اس تحریر کے بارے میں

پروفیسر سید شاہ فرید الحق رحمۃ اللہ علیہ مجھے اس بات کی انتہائی خوشی ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پاکستان کی قومی اسمبلی کے اُس تاریخی فیصلے کا پس منظر پیش کر رہا ہوں، جس میں قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں کو ”غیر مسلم“ قرار دیا گیا۔ میں نے اس میں مختصراً قادیان کے خود ساختہ نبی مرزا غلام احمد سے متعلق کچھ حقائق اور اُس کے نظریات بیان کرنے کی کوشش بھی کی ہے، جس نے قادیان کا نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اگرچہ میں اپنے آپ کو دینی معاملات پر کچھ لکھنے کا مجاز نہیں سمجھتا، تاہم علامہ مولانا شاہ احمد نورانی جو رکن قومی اسمبلی پاکستان اور صدر جمعیت علماء پاکستان ہیں، اُن کی عمدہ قیادت نے نہ صرف مجھے متاثر کیا بلکہ حوصلہ دیا کہ میں اس مشکل کام کا بیڑا اٹھاؤں، آپ مبلغ اسلام مولانا محمد عبد العظیم صدیقی کے فرزند ارجمند ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی فتنے کے خلاف علماء اہلسنت اور انجمن طلبہ اسلام کے کارکنوں کی اُن تھک کوششیں بھی اس تحریر کا سبب بنیں۔

مجھے عالم فاضل ہونے کا دعویٰ نہیں ہے۔ اس تحریر میں زبان و بیان میں غلطی ممکن ہے، اگر کوئی مسلمان بھائی مجھے ان ممکنہ غلطی کی اطلاع دے گا تو میں انہیں درست کر لوں گا۔ میں آخر میں اپنے رفیق جناب ظہور الحسن بھوپالی، جو صوبائی اسمبلی سندھ کے رکن ہیں، کا شکر گزار ہوں، اس موضوع پر جن کا اردو زبان میں رسالہ ہے، اس سے مجھے اہم مواد دستیاب ہوا۔ میں اپنے پرسنل سیکریٹری جناب ضیاء الاسلام زبیری صاحب کا بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے انتہائی جانفشانی سے اس رسالے کو ٹائپ کیا اور مفید مشورے بھی

دیے۔ میں اللہ تعالیٰ سے بوسیلاً سیدنا محمد خاتم النبیین ﷺ دعا گو ہوں کہ میری اور تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کی بخشش فرمائے اور ہمیں قادیان کے جھوٹے نبی، اس تحریک کی سازشوں اور اس کے اسلام دشمن عقائد و نظریات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

قومی اسمبلی کا فیصلہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزا غلام احمد قادیانی (پنجابی) کے ماننے والوں کو، چاہے لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہوں یا احمدی گروپ سے، غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے، اس طرح پاکستان کے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے اس فیصلے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس سے متعلق کی گئی ترمیم کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے حقوق کا تحفظ بالکل اسی طرح کیا جائے گا جس طرح پاکستان کی حدود میں بسنے والی دیگر اقلیتوں کا کیا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ جو پاکستانی عوام کی درست خواہشات کے مطابق ہے، بڑا دیرینہ تھا۔ پاکستانی عوام ایک طویل عرصے سے اُن عجیب و غریب نبوت کے جھوٹے دعووں اور اپنے محبوب سید عالم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کو برداشت کرتے رہے ہیں، جو اس جھوٹے اور بے حیا مذہب کی بنیاد ہے۔

مرزا غلام احمد کے مختصر حالات زندگی:

یہ ہوشیار اور جھوٹا شخص قادیان، ضلع گورداس پور (پنجاب انڈیا) میں 1839ء میں پیدا ہوا اور 1908ء میں مرا۔ یہ غداروں کی نسل سے تعلق رکھتا تھا، جس نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اور برطانوی سامراج کے ہاتھوں میں بطور کھلونا استعمال ہوئے۔ مرزا خود اس حقیقت کو اپنی ایک تحریر ”تحفہ قیصریہ“ میں تسلیم کرتا ہے کہ اس کے باپ غلام مرتضیٰ کے انگریز حکومت کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات و روابط تھے۔ اس شخص

نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں برصغیر کے مسلمانوں کے خلاف، حکومتِ برطانیہ کے لیے خدمات انجام دیں، تاکہ مسلمانوں کو شکست دی جاسکے اور وہ برطانوی ظلم سے خود کو آزاد نہ کروا سکیں۔

مرزا غلام احمد اُس وقت کے مروجہ نظامِ تعلیم کے مطابق اردو، فارسی اور عربی زبان جانتا تھا۔ پہلے پہل اُس نے ”مختار کار“ کے عہدہ کے لیے کوشش کی، مگر اس امتحان میں بُری طرح سے ناکام ہوا۔ اس ناکامی سے اُسے بہت مایوسی ہوئی کیونکہ وہ برطانوی حکومت کے تحت کسی ملازمت کا حریص تھا۔ تاہم برطانیہ نے اس شخص کے ذریعے مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ برصغیر پر اپنے اقتدار کو اور مضبوط کر سکیں۔ انگریزوں نے مرزا کو ”دین اسلام“ کے نام پر ایک نیا کھیل کھیلنے کا کہا، تاکہ اس کی جھوٹی تبلیغ وغیرہ سے وہ اپنا مطلوب حاصل کر سکیں۔ اس شخص نے اپنی دعوت و تبلیغ کو خصوصاً جہاد کے خلاف استعمال کیا، کیونکہ برطانوی ”جہاد“ سے بہت خوف زدہ رہتے تھے۔ جہاد ایک دینی فریضہ ہے، جس نے پوری تاریخِ اسلامی میں مسلمانوں کو نظامِ ظلم اور کافروں کے خلاف ہتھیار اٹھانے پر آمادہ کیا، اس بات سے قطع نظر کہ مسلمانوں کی طاقت و تعداد کیا تھی۔

مسلمانوں کی ہمدردی و حمایت اور اُن میں شہرت حاصل کرنے کے لیے اس نے عیسائیوں اور آریوں سے اُن کے عقائد و نظریات پر مناظرے شروع کر دیے۔ اس طرح اس نے نہ صرف بہت سامال کمایا کیونکہ اس سلسلے میں مسلمانوں نے اُسے بہت سامال دیا بلکہ عیسائیوں اور آریوں کے خلاف چند کُتب کی طباعت میں تعاون بھی کیا۔ ایک ”مبلغِ اسلام“ کا درجہ حاصل ہونے کے بعد اس نے اپنا اصل کام کرنا شروع کیا اور اپنی ”جھوٹی نبوت“ کی بنیاد ڈالنا شروع کی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برطانیہ نے اُسے مکمل تحفظ فراہم کیا۔

ایک مشہور ”مبلغِ اسلام“ بننے کے بعد اس نے مختلف کُتب تحریر کیں اور خود کو اسلام کا ”مجدد“ قرار دیا۔ پنجاب کے لوگ فطرتاً مذہبی، حساس، علماء کرام، اولیاء کرام،

مبغین اور مجددِ دین سے بڑی عقیدت و محبت رکھنے والے ہیں۔ مسلمانوں نے اسے بھی بطور ”مبلغ و مصلح“ قبول کر لیا۔ لیکن علماء کرام اور اربابِ شریعت مرزا غلام احمد کی حرکتوں پر مستقل نظر رکھے ہوئے تھے۔ انہیں اس پر شروع سے ہی شبہ تھا، کیونکہ یہ شخص جو مصلح و مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ نہ تو مشہور عربی کا عالم ہے اور نہ ہی باقاعدہ تعلیم یافتہ عالم۔

بیسویں صدی کی ابتدا میں مرزا نے اپنا اصلی رنگ دکھایا اور مقاصد کا اظہار کیا، اُس نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے تحت وہ مسیح موعود، ظلی اور امتی نبی ہے، جسے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے وحی آتی ہے۔ اس نے اپنی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے دس لاکھ معجزات و کرامات کا دعویٰ کیا۔ چونکہ یہ شخص حکومتِ برطانیہ کا ایجنٹ تھا لہذا اس کا نیا مذہب حکومتِ برطانیہ کے زیرِ حکومت علاقوں میں اپنے قدم جمائے لگا۔ ترکی، سعودی عرب اور افغانستان اس جھوٹے مذہب سے بالکل محفوظ رہے۔ مصر اور شام میں انقلاب آنے کے بعد اسے ملک سے نکال دیا گیا۔

برصغیر ہندوپاک کے علماء کرام نے فوراً اس کے دعوے کو چیلنج کیا اور اسے علماء کا سامنا کر کے اُن کے سوالوں کے جوابات دینے کو کہا تاکہ شکوک و شبہات دور ہو سکیں۔ مرزا غلام احمد، جس کے پاس نہ کوئی مستند ثبوت تھا اور نہ سچے عقائد، علماء کرام سے عموماً بھاگ جاتا تھا، لیکن جب کبھی علماء کا سامنا کیا تو بُری طرح سے شکست اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی ناکامی کی وجہ اپنے مقصد سے بددیانتی، غرور اور دائمی ذہنی بیماریاں تھیں۔

دوسری جانب یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ڈاکٹر کے بقول یہ شخص بنیادی طور پر بیمار اور شدید ذہنی مرض میں مبتلا تھا۔ 1908ء میں مرضِ ہیضہ سے مرا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے بطور سزا اس کی موت استنجا خانے میں واقع ہوئی، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ واقعہ اس کے بہت سے ماننے والوں کے لیے غفلت سے بیداری کا سبب بنا، جو اس کا جھوٹا مذہب چھوڑ کر بڑی تعداد

میں مسلمان ہوئے، لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے حکومتِ برطانیہ کی ایما پر مال و دولت اور اقتدار کی لالچ میں اس کھیل کو جاری رکھا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے۔ دنیا کا ہر مسلمان جانتا ہے کہ ”عقیدہ ختم نبوت“ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح انداز میں ارشاد فرمایا ہے کہ محمد ﷺ اُس کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ درحقیقت اس بنیادی مسئلہ پر ایمان لانے کا معاملہ اتنا عالمگیر ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس پر متفق ہیں۔ اس ایک مسئلہ پر ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں ہے اور نہ کبھی چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں ہوا۔ مرزا غلام احمد نے اس بنیادی عقیدے پر حملہ کرنا چاہا تا کہ وہ مسلمانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دے، ایک گروہ کی طاقت و قوت کا سرچشمہ مکہ مکرمہ ہو تو دوسرے کا قادیان۔ اس طرح مرزائی فتنہ نہ صرف برصغیر کے متحد مسلمانوں میں افتراق پھیلانے کی سازش بنا بلکہ پورے عالم اسلام کے متحد مسلمانوں کے خلاف بھی۔

مسلمانوں نے اس کے جھوٹے دعوے کو مسترد کیا، بلکہ مسلمان درحقیقت اس جھوٹے کی گستاخیوں اور دعووں پر اس قدر شدید غم و غصہ میں تھے کہ اگر وہ برطانیہ کی حفاظت میں نہ ہوتا تو وہ اس جھوٹے نبی کو قتل کر کے اُسی طرح جہنم پہنچا دیتے جیسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کو اُس مقابلے میں قتل کر کے پہنچایا تھا، جو ملتِ اسلامیہ اور ملتِ مسیلمہ کے درمیان خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں واقع ہوا تھا۔ اس جھوٹے مدعی نبوت نے مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی بھی پروانہ کی، بلکہ بڑے عیارانہ و مکارانہ انداز سے پوری شریعتِ مطہرہ اور ایمان کی ساخت کو ہی غیر مستحکم و بے بنیاد بنانے کی کوشش کی۔ رسول اللہ ﷺ، آپ کے صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، علماء و صوفیائے کرام کی شان میں گستاخی کو جاری رکھا۔ اس نے عیسائی رہنماؤں کا لٹا بھی نہ کیا اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی ذات پر گستاخانہ الزامات

لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مذاق اڑایا، قرآن کریم کی من مانی تفسیر و تشریح بیان کی اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی تحجیت کا انکار کیا۔

علماء کرام نے مرزا غلام احمد کو کافر قرار دیا:

مرزا کے بے بنیاد دعووں اور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر جھوٹے الزامات کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام علمائے اُمت اسلامیہ نے مرزا غلام احمد کو ”کافر و غیر مسلم“ قرار دیا۔

پاکستان میں مرزائیوں کی حرکتیں:

اس جھوٹے مذہب کے عزائم و مقاصد کو محسوس کرتے ہوئے اور اس کی گذشتہ تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے علماء کرام، خصوصاً علمائے اہلسنت نے پاکستان سے متعلق قادیانیوں کی وفاداریوں پر اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔ علماء نے شروع دن سے ہی یہ مطالبہ کیا کہ مرزا غلام احمد کے ماننے والوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، ورنہ یہ لوگ سازشیں کر کے اس ملک کو کمزور کر دیں گے، جو سچے دین ”اسلام“ کے نام پر قائم کیا گیا ہے۔ بعد کے کچھ حالات و واقعات نے یہ ثابت کیا کہ یہ خدشہ حقائق پر مبنی تھا۔

ہر پاکستانی، چوہدری ظفر اللہ خان (1893-1985ء) کے کردار پر حیرت زدہ اور غصے میں تھا، یہ شخص قادیانیت کا وہی مشہور رہنما تھا جس نے گورداس پور کو پاکستان سے الگ کروایا تھا۔ پاکستان کے خلاف قادیانیوں نے مزید سازشوں کو بھی شروع کیا۔ ان کے ایک اور مشہور رہنما ایم۔ ایم احمد (1913-2002ء) نے پاکستانی معاشی منصوبہ اس طرح تیار کیا کہ ملک دو ٹکڑے ہو جائے اور دونوں خطوں کے مسلمانوں کے درمیان نفرت کا بیج بویا جائے۔ تقسیم پاکستان کا واقعہ اسی معاشی نا انصافی کی وجہ سے ہوا، جسے قادیانیوں نے تیار کیا تھا، پھر دنیا نے 1971ء میں ”سقوطِ ڈھاکہ“ کا افسوس ناک واقعہ بھی دیکھا۔ یہ واقعہ یقیناً قادیانیوں کے لیے ایک فتح اور اپنے بانی (غلام احمد قادیانی) کے مذموم مقاصد کی تکمیل

کی جانب ایک قدم تھا۔ تاریخ پاکستان میں قادیانیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے، نامور علماء و مشائخ کی طرف سے بڑی ثابت قدمی سے کیے جاتے رہے، جن میں لاہور کے علامہ ابوالحسنات قادری (1896-1961ء)، کراچی کے مولانا عبدالحامد بدایونی (1901-1970ء)، مولانا عبدالستار خان نیازی (1915-2001ء) جنرل سیکریٹری جمعیت علماء پاکستان، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (1903-1979ء)، مشہور دیوبندی عالم مفتی شفیع (1897-1976ء) اور مفتی محمود (1919-1980ء) وغیرہ شامل تھے، مگر حکومت نے اس مطالبے کی جانب کوئی توجہ نہ دی۔

قادیانیوں کے خلاف 1953ء کی مشہور تحریک:

جب اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے تمام کوششیں ناکام ہوئیں، جو مسئلہ لوگوں کے ذہنوں میں اضطراب پیدا کر رہا تھا، تو پاکستان کے مسلمانوں نے خصوصاً اہل پنجاب نے 1953ء میں اس جھوٹے مذہب کے خلاف ایک ملک گیر تحریک شروع کی۔ جلوس نکالے گئے اور سچے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں نعرے بلند کیے گئے۔ علماء کرام کی سربراہی میں عوام نے حکومت پنجاب پر دباؤ ڈالا کہ وہ اُن کے قانونی مطالبے کو منظور کرے۔ حکومت نے مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے، اس تحریک کو کچلنے کے لیے انتہائی اقدامات کرنے شروع کر دیے۔ پولیس کو حکم دیا گیا کہ وہ مجمع پر گولیاں چلائیں اور یوں ہزاروں مسلمان اپنے دین کی خاطر ان احتجاجی جلوسوں میں شہید کیے گئے۔ قادیانیوں نے بھی مسلمانوں کو بہیمانہ قتل کرنا شروع کیا، ہزاروں شہید کیے گئے اور ہزاروں کو جیل بھیج دیا گیا۔ بالآخر پورے پنجاب میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ مارشل لاء کے تحت عدالتوں نے سخت سزائیں دیں اور کچھ مشہور و معروف رہنماؤں کو سزائے موت سنائی گئی۔ ان افراد میں مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا خلیل احمد قادری ولد مولانا ابوالحسنات قادری وغیرہ شامل تھے۔ بہر حال مسلمانان پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک کے دباؤ پر ”سزائے موت“ کو ”عمر

قید“ کی سزاؤں سے بدل دیا گیا۔

سانحہ ربوہ اور اُس کے نتائج:

میڈیکل کے طلبہ کا ایک گروپ بذریعہ ٹرین سیر و تفریح کرنے کے لیے جا رہا تھا، 22 مئی 1974ء کو وہ ربوہ سے گزرے، جسے پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز (ہیڈ کوارٹر) کہا جاسکتا ہے، یہاں اُن کے اپنے نام نہاد ”خلیفہ“ کے علاوہ پاکستانی عمل داری نہیں چلتی۔ طلبہ نے وہاں سے گزرتے ہوئے ”ختم نبوت زندہ باد“ کے نعرے لگائے۔ جب یہ طلبہ ۲۹ مئی، ۱۹۷۴ء کو اسی ٹرین سے واپسی میں ربوہ اسٹیشن سے گزرے تو ربوہ کے لوگ جو پہلے سے وہاں تیار کھڑے تھے، انہوں نے ان طلبہ پر چڑھائی کر کے مارنا شروع کر دیا، ٹرین وہاں رُکی رہی اور طلبہ کو بوگیوں سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور بُری طرح سے پیٹا گیا، انہیں سخت تکالیف دی گئیں، جس کی وجہ سے کئی طلبہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

یہ خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلی، اہل پنجاب، جہاں قادیانیوں نے یہ ظلم کیا تھا، خاص طور پر اس کے خلاف اُٹھے۔ ایک مرتبہ پھر مسلمانان پاکستان منظم ہو کر سامنے آئے تاکہ اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لیے حل کر سکیں۔ پھر سے جلوس و احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا اور مختلف اجتماعات منعقد کیے گئے، بہت سے مطالبات حکومت کے سامنے رکھے گئے۔ تمام فرقوں سے تعلق رکھنے والے علماء پاکستان نے ایک مرکزی ادارے کو قائم کیا جس کا نام ”مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت“ رکھا، اس کا مقصد لوگوں کی بے چینی کو دور کرنا اور ان کی تحریک کو دیرینہ مسئلے کے مستقل حل کی جانب کوشش کرنا قرار پایا۔ کراچی کے مولانا یوسف بنوری (1908-1977ء) کو اس کا صدر، جبکہ حزب الاحناف لاہور کے مولانا محمود احمد رضوی ولد مولانا ابوالبرکات (1901-1978ء) کو اس کا جنرل سیکریٹری نامزد کیا گیا۔

اس تحریک کا آغاز بڑے پُر امن مگر پختہ یقین اور اس عزمِ مصمم کے ساتھ کیا گیا، کہ

اس بار یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہونا چاہیے۔ حکومت پاکستان نے ایک مرتبہ پھر جارحانہ انداز سے جواب دیا، علماء و طلبہ کو گرفتار کیا گیا۔ مسلسل آنسو گیس کا استعمال اور لاٹھی چارج کیا گیا، مگر لوگ جن کے ذہنوں میں ۱۹۵۳ء کی تازہ یادیں تھیں، انہوں نے خود کو سنبھالا اور حکومت کو پھر یہ موقع نہیں دیا کہ وہ ایک مرتبہ پھر مارشل لاء نافذ کرے اور اس معاملہ کو دبا سکے۔ لوگوں کا یہ پُر امن اور پختہ عزم بالآخر بار آور ہوا اور حکومت نے اس معاملہ کو قومی اسمبلی میں بھیج دیا۔

اس فیصلے کا اعلان پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو (1928-1979ء) نے اُس وقت کیا جب مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اعلان پر ملک گیر ہڑتال کی جا رہی تھی۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اس مسئلہ کو قومی اسمبلی کے سامنے ۳۰ جون، ۱۹۷۴ء کو پیش کیا جائے گا۔ اگرچہ یہ وعدہ کر لیا گیا تھا، تاہم پورے ملک کے لوگ ہوشیار رہے اور اس معاملہ پر مستقل نظر رکھے رہے۔ علماء و طلبہ نے ملک کے طول و عرض میں جا کر تقاریر کیں۔ جلوس نکالے گئے، یہ تمام چیزیں اس مسئلہ میں علماء و طلبہ کے اخلاص کا پتہ دیتی نظر آتی ہیں۔ حکومت ان پُر امن احتجاجوں سے بھی ناخوش ہوئی اور کئی رہنماؤں اور ہزاروں مسلمانوں کو قید میں ڈال دیا۔ اہلسنت کے ایک نامور عالم مولانا محمود شاہ صاحب (گجرات والے) نے لوگوں کو مزید تقویت بخشی اور رہا ہونے سے انکار کر دیا، جس کی پاداش میں انہیں ملک کی مختلف جیلوں میں اذیتیں دی گئیں۔

قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ:

۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو مسلمانانِ پاکستان کی ایک طویل جدوجہد کے بعد، سارا معاملہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے سامنے دو قراردادوں کی صورت میں پیش کیا گیا۔ ان میں سے ایک قرارداد اُس وقت کے وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جبکہ دوسری حزب اختلاف نے، جسے مولانا شاہ احمد نورانی نے آگے بڑھایا، جو حزب اختلاف کے

پارلیمانی گروپ کے سیکریٹری اور جمعیت علماء پاکستان کے پارلیمانی گروپ کے رہنما اور جمعیت علماء پاکستان کے صدر بھی ہیں۔

یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ سوادِ اعظم مسلک حق اہلسنت کے چار علماء پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مولانا شاہ احمد نورانی (1926-2003ء) نے آئین پاکستان میں ”مسلمان“ کی تعریف شامل کرنے اور ”اسلام“ کو پاکستان کا ریاستی مذہب قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ بلاشبہ ان دونوں معاملات کی حمایت پوری حزب اختلاف نے کی، جس میں علماء دیوبند اور جماعت اسلامی کے وہ ممبران شامل تھے جنہوں نے شانہ بہ شانہ کام کیا تھا تاکہ یہ تجاویز منظور ہو کر آئین پاکستان کا حصہ بن جائیں۔

اب یہاں ہم ”قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں“ کی آئینی حیثیت بیان کرتے ہیں، یہ لوگ آئین پاکستان میں موجود مسلمان کی تعریف کے مطابق یقیناً کافر و غیر مسلم ہیں۔ یہ بھی جناب عبدالحفیظ پیرزادہ (1935-2015ء) کی جانب سے پیش کردہ حکومتی قرارداد کا ایک اہم نکتہ تھا۔ اختلاف مولانا شاہ احمد نورانی کی پیش کردہ قرارداد پر اپوزیشن کے ۱۳ ارکان نے دستخط کیے، جن میں نیشنل عوامی پارٹی، مفتی محمود (جمعیت علماء اسلام)، جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور (1927-2012ء)، چوہدری ظہور الہی (1921-1981ء) اور آزاد اُمید وارجی مولی بخش سومرو شامل ہیں۔

حزب اختلاف (Opposition) کی قرارداد:

✽ ہر گاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

✽ نیز ہر گاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہر گاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہر گاہ پوری اُمتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اُسے مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام چھ (6) اور دس (10) اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ایک سو چالیس (140) مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفد نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے، جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

اس قرارداد پر مندرجہ ذیل ارکان نے دستخط کیے تھے:

۱۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (1926-2003ء)

۲۔ مولانا مفتی محمود (1980-1919ء)

۳۔ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری

۴۔ پروفیسر غفور احمد (1927-2012ء)

۵۔ مولانا سید محمد علی رضوی

۶۔ مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک (1988-1912ء)

۷۔ چوہدری ظہور الہی (1981-1921ء)

۸۔ سردار شیر باز مزاری (2020-1930ء)

۹۔ مولانا ظفر احمد انصاری (1991-1908ء)

۱۰۔ جناب عبدالحمید جتوئی (2004-1922ء)

۱۱۔ صاحبزادہ احمد رضا قصوری (پ 1940ء)

۱۲۔ جناب محمود اعظم فاروقی ۱۳۔ مولانا صدر الشہید

۱۴۔ مولانا نعمت اللہ ۱۵۔ جناب عمر خان

۱۶۔ مخدوم نور محمد ۱۷۔ جناب غلام فاروق

۱۸۔ سردار مولیٰ بخش سومرو

۱۹۔ سردار شوکت حیات خان (1995-1915ء)

۲۰۔ راؤ خورشید علی خان

۲۱۔ رئیس عطا محمد مری (1998-1937ء)

۲۲۔ حاجی علی احمد تالپور (1987-1915ء)

اس کے بعد حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے:

۲۳۔ نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی ۲۴۔ جناب کرم بخش اعوان

۲۵۔ مہر غلام حیدر بھروانہ ۲۶۔ صاحبزادہ صفی اللہ

۲۷۔ ملک جہانگیر خان ۲۸۔ جناب اکبر خان مہمند

۲۹۔ حاجی صالح خان

۳۰۔ خواجہ جمال محمد کوریچہ

۳۱۔ جناب غلام حسن خان دھاندلہ

۳۲۔ صاحبزادہ محمد نذیر سلطان

۳۳۔ میاں ابراہیم برق

۳۴۔ صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری

۳۵۔ جناب عبدالسبحان خان

۳۶۔ میجر جنرل جمالدار

اور ۳۔ جناب عبدالملک خان۔

قومی اسمبلی اور قراردادیں:

قومی اسمبلی نے یہ دونوں قراردادیں تمام ارکان پر مشتمل کل ایوانی خصوصی کمیٹی کے سپرد کیں تاکہ ان پر تفصیل سے بحث کے بعد اس کی حتمی رپورٹ پیش کرے۔ اس خصوصی کمیٹی نے بعد میں ایک اور خصوصی کمیٹی ترتیب دی جو قومی اسمبلی میں موجود مختلف جماعتوں کے رہنماؤں پر مشتمل تھی۔ جمعیت علماء پاکستان سے مولانا شاہ احمد نورانی، جماعت اسلامی سے پروفیسر غفور احمد، جمعیت علماء اسلام سے مفتی محمود، مسلم لیگ سے چوہدری ظہور الہی اور آزاد گروپ کی جانب سے مولیٰ بخش سومرو نے حزب اختلاف کی طرف سے نمائندگی کی، جبکہ حکومت کی جانب سے جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور مولانا کوثر نیازی (1934-1994ء) نے حکومتی نقطہ نظر کی نمائندگی کی۔

ان دونوں کمیٹیوں نے اپنا کام شروع کیا، جبکہ اسمبلی سے باہر لوگوں کا احتجاج جاری رہا۔ پولیس کا رویہ روز بروز ظالمانہ ہوتا گیا۔ بحیثیت آخری نبی، رسول اللہ ﷺ کی ”ختم نبوت“ پر کسی کو تقریر کرنے کی اجازت نہ تھی، مساجد میں بھی لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ دفعہ 144 کا نفاذ پورے ملک میں کر دیا گیا تھا، جس کے تحت ایک جگہ پر چار یا چار سے زیادہ افراد کے اجتماع پر پابندی تھی۔ اخبارات و جرائد وغیرہ میں اس مسئلہ سے متعلق مسلمانوں کے احساسات و جذبات شائع کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ ان تمام تر پابندیوں کے باوجود لوگوں کی

جدوجہد جاری رہی، جو یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اپنا سب کچھ محبوب کریم ﷺ پر قربان کر دیں گے۔ پورا پاکستان خصوصاً اہل پنجاب نے اس مسئلہ کو حل کروانے کے لیے گویا اپنا تمام تر چین و سکون اور آسائشوں کو ترک کیا یہاں تک کہ بھوک و پیاس کی تکالیف بھی برداشت کیں، کچھ لوگوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا، جن کی تعداد تقریباً چالیس ہے، جبکہ ہزاروں کو قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں پڑیں۔ اس سلسلے میں خصوصی خراج عقیدت سوادِ اعظم اہلسنت کے علماء و مشائخ کو پیش کرنا ضروری ہے، جنہوں نے مولانا عبدالستار خان نیازی اور مولانا محمود احمد رضوی وغیرہم کی سربراہی میں اپنا کردار ادا کیا، مولانا عبدالستار خان نیازی جمعیت علماء پاکستان کے جنرل سیکریٹری تھے۔ اسی طرح سوادِ اعظم کی طلبہ تنظیم ”انجمن طلبہ اسلام“ بھی مبارک باد کی مستحق ہے، اللہ تعالیٰ سب پر اپنی رحمت و رضوان کی بارش نازل فرمائے۔

مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری دو محاذوں پر کوشش کر رہے تھے، ایک جانب قومی اسمبلی اور اُس کی خصوصی کمیٹی میں اور دوسری جانب اس سے باہر ملک بھر میں لوگوں کے درمیان۔ لوگوں نے تمام تر پابندیوں کے باوجود ان حضرات کا بڑے والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا اور ان کے گرد ایک بہت بڑی تعداد میں جمع ہو جاتے، جہاں انہیں طلب کیا جاتا۔ یہ دونوں حضرات دن میں کمیٹی کی کارروائیوں میں حصہ لیتے جبکہ رات میں لوگوں کے پاس دور دراز علاقوں میں جا کر تقاریر کرتے۔ اسلام آباد میں تین ماہ قیام کے دوران ان حضرات نے صرف صوبہ پنجاب میں تقریباً چالیس ہزار میل کا سفر کیا۔ سوادِ اعظم مسلک حق اہلسنت، قومی اسمبلی کے چار علماء اہلسنت کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے، جن لوگوں نے بے لوث کوششوں کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر اور مقام و مرتبہ کو واضح کیا، ان میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا سید محمود علی رضوی اور مولانا محمد ذاکر صاحب (جہم اللہ تعالیٰ اجمعین) شامل ہیں، سوادِ اعظم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے تاکہ یہ دین اسلام اور مسلمانانِ عالم کی خدمت کریں۔

کمیٹی کی کارروائیاں:

کمیٹی نے اپنی کارروائی اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض سے شروع کی۔ اسی دوران ربوہ کے مرزا ناصر (1909-1982ء) اور لاہور کے صدر الدین (1818-1981ء) نے کمیٹی سے درخواست کی کہ انہیں اپنے موقف کے دفاع میں گفتگو کا موقع دیا جائے۔ کمیٹی نے یہ درخواست منظور کی اور اپنے نقطہ نظر کو کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کو کہا۔ سب سے پہلے مرزا ناصر پیش ہوا، اُس نے ایک تحریری بیان پیش کیا جو دراصل اُس کا محضر نامہ تھا۔ اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار (1921-2003ء) نے تقریباً گیارہ روز تک اس محضر نامے پر جرح کی اور سوال اور جوابی سوال کیا۔ اٹارنی جنرل نے جو سوالات پوچھے انہیں کمیٹی کے ممبران خصوصاً علماء نے ترتیب دیا تھا۔ کارروائی کی تفصیلات کو یہاں ظاہر نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ اسپیکر قومی اسمبلی کے حکم پر کمیٹی کی تمام کارروائی کو خفیہ رکھنے کو کہا گیا ہے اور تمام ارکان سے بھی گزارش کی گئی ہے کہ وہ اسے ظاہر نہ کریں۔

تاہم اتنا کہا جاسکتا ہے کہ مرزا ناصر نے کمیٹی کے سامنے اپنے عقائد و نظریات کا بیان کرتے ہوئے واضح طور پر یہ تسلیم کیا کہ اُن کے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد (1839-1908ء)، محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مسیح موعود اور امتی نبی ہے۔ قومی اسمبلی کے وہ ممبران جو اس مذہب سے ناواقف تھے انہیں اس مذہب کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا ناصر کا یہ اقرار ہی کافی تھا کیونکہ اس اقرار کے مطابق درحقیقت قادیانی غیر مسلم اور کافر ہیں، کہ اُس مذہب کی پیروی کر رہے ہیں جو اسلام اور اس کی تعلیمات سے متصادم ہے۔

کمیٹی کو اس مسئلہ پر فیصلہ دینے میں تین ماہ لگے، قادیانیوں کو اپنی صفائی اور دفاع کا پورا موقع دیا گیا مگر وہ علماء کرام کے مضبوط دلائل کے سامنے اُسی طرح ناکام ہوئے جس طرح اُن کے سردار مرزا غلام احمد کو علماء کرام سے بُری طرح شکست کا سامنا

کرنا پڑا تھا۔ ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو خصوصی کمیٹی کے ممبران کی وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ چار طویل نشستوں کے بعد، اُس تاریخی فیصلے کا وقت آخر آ ہی گیا، چنانچہ ۷ ستمبر کو پوری قوم فیصلے کے انتظار میں تھی، بڑی بے چینی کی کیفیت تھی۔ لوگ ریڈیو اور ٹیلی وژن کے سامنے فیصلہ سننے کے لیے بیٹھے تھے۔ تجارتی، سیاسی اور تعلیمی مراکز الغرض تمام جگہوں پر لوگوں کے ذہنوں میں صرف قومی اسمبلی کے اسی فیصلے کا ذکر تھا۔ اس دن تین بج کر تیس منٹ پر خصوصی کمیٹی نے اپنا متفقہ فیصلہ قومی اسمبلی کو پیش کیا۔ رپورٹ کو قبول کیا گیا اور اُس کے مطابق آئین میں ترمیم ہوئی۔ اُسی دن شام سات بجے سینیٹ نے بھی اس کی منظوری دے دی۔ اس طرح وہ تاریخ ساز فیصلہ ہوا کہ قادیانی اور لاہوری ایک غیر مسلم اقلیت ہیں۔

لوگوں کی چار ماہ کی اُن تھک جدوجہد بالآخر اس تاریخ ساز فیصلے پر منج ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و ہدایت اور رسول اللہ ﷺ کی نظرِ کرم سے اہلیانِ پاکستان اس قابل ہوئے کہ انہوں نے مرزائی فتنے کا پردہ چاک کیا۔ یہ یقیناً ایک بہت بڑی کامیابی ہے جس کا سہرا عوام اور علماء کرام کے سر ہے، کیونکہ شروع میں بظاہر حکومت کی کوئی خواہش نظر نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس معاملہ کی نزاکت کو سمجھے۔ بظاہر اس حکومت سے اُمید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تھی، جو نام نہاد سوشلسٹ افراد پر مشتمل تھی، کہ وہ اس معاملہ پر لوگوں کے مطالبہ پر متفق ہو جائیں۔ برسرِ اقتدار پارٹی کے اکثر ارکان نے اس معاملہ کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیا تھا، کیونکہ ان لوگوں کے خیال میں یہ محض ایک فرقہ وارانہ مسئلہ تھا۔ یہ تو تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے چھوٹے، بڑے، جوان و پیرانہ سال مسلمانوں کی ہمت اور حوصلہ تھا، کہ حکومت مجبور ہوئی اور برصغیر کے مسلمانوں کے بنیادی اور دیرینہ مطالبے کو تسلیم کیا۔

پاکستان کی قومی اسمبلی، جو اکثریت میں پاکستانی مسلمانوں کی نمائندہ ہے، نے ایک نہایت درست اور جمہوری فیصلہ کیا۔ کیونکہ اگر برطانوی پارلیمنٹ، سکھوں کی پوزیشن کا تعین کر سکتی ہے اور پروٹسٹنٹ (Protestant) فرقے کے خلاف کسی قسم کی گفتگو کی

اجازت نہیں دے سکتی، اسی طرح نام نہاد ترقی یافتہ اشتراکی ممالک (Socialist Countries) مثل روس اور چین کسی طرح بھی، Communism، کارل مارکس، لینن اور ماؤ (Mao) کے خلاف کسی قسم کی گفتگو سُننا گوارا نہیں کر سکتے، تو ملک پاکستان، جو خالصتاً نظریاتی طور پر اسلامی ریاست ہے، اور اس کی قومی اسمبلی کو، اُن لوگوں کے بارے میں گفتگو اور اُن کا مقام متعین کرنے سے کیا چیز روک سکتی ہے، جو اسلام اور اُس کے بنیادی عقائد کے خلاف اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ اگر اسلام ایک مذہب ہے تو سوشلزم اور کمیونزم بھی ایک مذہب ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے اسلام میں محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جاتا ہے جو اس جہاں کا خالق اور پروردگار ہے، سوشلزم میں مخلوق پر ایمان لایا جاتا ہے جیسے کارل مارکس (1818-1883ء)، لینن (1870-1924ء) اور ماؤ (1893-1976ء)۔ اسلام اور سوشلزم دونوں بندگی کی تبلیغ کرتے ہیں، اسلام اللہ تعالیٰ کی جبکہ سوشلزم انسانوں کی جیسے مارکس اور لینن وغیرہ۔

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے، یہاں کا ریاستی مذہب ”اسلام“ ہے۔ کسی بھی اسلام کے دعویدار کو مسلمانوں کے بنیادی عقائد کو سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اسلام تحمل و بردباری کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمان اپنے ظاہر میں، مسلمانوں اور غیر مسلم کے لیے فراخ دل (Liberal) ہے، لیکن اُن لوگوں کے لیے ہرگز نہیں جو دعویٰ اسلام کے باوجود اسلام کو بدنام اور اسے نقصان پہچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ اُن لوگوں کے لیے جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں ایسے توہین آمیز کلمات کہتے ہیں کہ جن کی جسارت ایک غیر مسلم بھی نہیں کرے گا۔

لہذا یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اولین فرض تھا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقام و مرتبہ کا آئین پاکستان میں تحفظ کریں۔ یہ کام انجام پا چکا ہے اور اس مقدس کام کے انجام پر قومی اسمبلی کے تمام ارکان، پوری ملت اسلامیہ کی جانب سے ”دلی مبارک باد“ کے مستحق ہیں۔

اس تاریخی فیصلہ کے بعد قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں نے مسلمانانِ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا شروع کیا اور خصوصاً پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس دانشمندانہ فیصلے کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ عالمِ اسلام کے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، وہ اس طرح کہ اپنی باطل تعلیمات اور اصل حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں، نیز اس طرح وہ بہت سے مسلمانوں کو بہکا بھی چکے ہیں۔

اسی لیے ایسے بہکے ہوئے مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے اور دیگر لوگوں کی معلومات کے لیے اب ہم پاکستان قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ رپورٹ اور ترمیم کا بل، نیز قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں کے بنیادی عقائد کا ذکر بھی ذیل میں کرتے ہیں۔

قرارداد کا متن:

قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی قرار دیتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات غور و خوض اور منظوری کے لیے قومی اسمبلی کو بھیجی جائیں۔ پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی جسے اس کی رہبر کمیٹی اور سب کمیٹی کی مدد حاصل تھی، اپنے سامنے یا قومی اسمبلی کی طرف سے حوالے کی جانے والی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات اور گواہوں بشمول سربراہانِ انجمن احمدیہ ربوہ و انجمن احمدیہ اشاعتِ اسلام لاہور کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قومی اسمبلی کے سامنے درج ذیل سفارشات پیش کرتی ہے:

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے:

(اول) دفعہ 106 (3) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ 260 میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 (الف) میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے:

”کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ 260 کی شق (3) کی تصریحات کے مطابق محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ

دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ 1973ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ء میں مندرجہ قانونی اور ضابطے کی ترمیمات کی جائیں۔
(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، کے جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا۔

دستخط:

- ۱۔ عبدالحمید پیرزادہ
- ۲۔ مولانا شاہ احمد نورانی
- ۳۔ مولانا مفتی محمود
- ۴۔ پروفیسر غفور احمد
- ۵۔ غلام فاروق
- ۶۔ چوہدری ظہور الہی
- ۷۔ سردار مولانا بخش سومرو

ترمیم کا تاریخی بل:

مزید یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور مقاصد کے لیے جن کا ذکر ذیل میں آئے گا، ترمیم کرنا ضروری تھا، لہذا حسب ذیل قانون منظور کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز

(۱)۔ یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ 1974ء کہلائے گا۔

(۲)۔ یہ قانون فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 106 کی دفعہ (3) میں لفظ ”فرقے“ کے بعد ”قادیانی گروپ یا لاهوری گروپ“ (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کے افراد کے الفاظ شامل کیے جائیں گے۔

۳۔ آئین کے آرٹیکل 260 میں دفعہ (2) کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی:

گی:

”جو شخص حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھتا ہو، یا حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم یا اظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو، یا اس قسم کے دعویٰ کو نبی یا مصلح مانتا ہو، وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے۔“

مقاصد اور اسباب:

چونکہ قومی اسمبلی نے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے اس بل کو منظور کیا، لہذا یہ بل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں ترمیم کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے ”جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقی اور غیر مشروط ختم نبوت میں یقین نہیں رکھتا، یا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یا کسی بھی لفظ یا بیان کے ذریعے حضرت محمد ﷺ کے بعد ایک ایسے دعویٰ کو نبی تسلیم کرتا ہے، یا کہ مذہبی مصلح جانتا ہے، وہ آئین یا قانون کی رو سے مسلمان نہیں ہے۔“

عبدالحمید پیرزادہ: (وزیر قانون و انچارج خصوصی کمیٹی)

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات:

دعویٰ نبوت:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور روز قیامت پر ایمان لانے کے بعد دین اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لانا بھی ہے۔ یہ کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے بلکہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ اسلام۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہری میں بھی بعض لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، ان میں مسلمانہ کذاب بھی شامل ہے، جسے کبھی نبی تسلیم نہیں کیا گیا بلکہ پہلے خلیفہ المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس کذاب کے جھوٹے دعوے اور افتراء مشہور ہوئے۔ اسلام میں شروع دن سے ہی مسلمانوں نے ایسے جھوٹے دعویداروں کو غیر مسلم و کافر قرار دیا اور اس سلسلے میں کوئی دورائے نہیں۔

قادیان کے اس نئے جھوٹے دعویدار کو بھی برصغیر پاک و ہند اور دنیا کے دیگر ملکوں کے علماء کرام نے بیسویں صدی کی ابتدا میں غیر مسلم و کافر قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح کے جھوٹے دعویداروں کے بارے میں ہمیں خبردار کر چکے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہ ہوں، اُن میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔۔۔ الخ۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بڑے واضح انداز سے عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے، چند آیات قرآنی ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب: 40:33) ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

یہاں لفظ ”خاتم“ کا غلط ترجمہ قادیانیوں کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ جو معنی یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ اُس معنی کے خلاف ہے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ، حضرات صحابہ کرام، مفسرین عظام اور علماء دین (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے پہنچا ہے، نیز یہ سراسر پوری دنیا کے مسلمانوں کے اجماع کے خلاف بھی ہے۔ ضروریات اسلام میں سے صرف یہ ضروری نہیں کہ قرآن کریم کے الفاظ کو مان لیا جائے بلکہ اُن معانی کو بھی تسلیم کیا جائے، جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام، علماء دین اور ائمہ مجتہدین نے بیان کیے اور یہ معانی ہمیں نسل در نسل براہ راست بنا کسی انقطاع کے ملے ہیں۔ لہذا ”خاتم“ کا معنی ہے ختم کرنے والا، سب سے آخر جس کے بعد کوئی نہ ہو۔

۲۔ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (المائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں مذکورہ آیت میں دو چیزوں کی تکمیل کا اعلان فرمایا ہے، ایک: دین اور دوسری نعمت۔ یہ بات معلوم ہے کہ سب سے اہم و اعلیٰ نعمت، کہ جس کے سبب سے ساری نعمتیں ملیں، وہ ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت ہے، قیامت تک نہ تو کوئی نیا دین ہوگا اور نہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی۔

۳۔ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (البقرہ: 4) ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اُتر اور جو تم سے پہلے اُتر اور آخرت پر یقین رکھیں۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ کوئی نیا نبی یا رسول ہوگا اور نہ کوئی نئی وحی اُترے گی۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ پر بصورت وحی نازل کیا گیا ہے اُسی پر ایمان لانا ہے۔ کسی بھی صورت میں نئے نبی کی آمد کا مسلمانوں کو نہیں بتایا گیا۔ قادیانی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، جب وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان تو بطور نبی حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد پر رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد یقین رکھتے ہیں۔ یہ بات اس طرح درست نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پہلے تشریف لائے تھے، بے شک اب وہ دوبارہ تشریف لائیں گے، مگر بطور عیسیٰ بن مریم علیہا السلام جو پہلے سے نبی ہیں، وہ تشریف لا کر یہ دعویٰ نہیں کریں گے کہ میں کوئی نیا نبی ہوں، جس طرح یہ جھوٹا نبی غلام احمد قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ایک نیا نبی ہے۔

مذکورہ آیات کے علاوہ بھی بے شمار قرآنی آیات ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کو ثابت کرتی ہیں، اس رسالہ کے حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اُن تمام آیات کو یہاں ذکر نہیں کر سکتے۔

اب ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی جانب آتے ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اولین و آخرین جب ہر جگہ سے مایوس ہو جائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے:

يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ
اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ أَشْفَعْ لَنَا إِلَى

رَبِّكَ

حضور! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے ہیں، حضور! ہماری شفاعت فرمائیں۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء، بنی اسرائیل کی قیادت فرماتے تھے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آ جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ عنقریب بہت سے خلفاء ہوں گے۔ لہذا اگر اب کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں نبی ہے، تو وہ جھوٹا اور دھوکے باز ہے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ یعنی: میں سب نبیوں میں آخر ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں واضح طور پر لفظ ”خاتم“ کا معنی بتایا گیا ہے، یہ لفظ قرآن کریم میں بھی وارد ہوا ہے قادیانی اس کی غلط تشریح کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ”خاتم النبیین“ کا معنی بتایا کہ ”میرے بعد کوئی نبی نہیں“۔

۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے غرض کی: یا رسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟!، فرمایا: اَمَّا تَرَضَى اَنْ تَكُوْنَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ

هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ اَنْهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ یعنی: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور نبی بھی تھے، اگرچہ غیر تشریفی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ذہنوں سے یہ شک بھی زائل فرمادیا کہ کہیں میرے تبوک جانے کے بعد تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح کا نبی نہ مان لینا۔

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ
بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

مذکورہ بالا آیات و احادیث نبوی عالم اسلام کے نقطہ نظر کی وضاحت کے لیے کافی ہیں۔ دیگر کئی آیات و احادیث نبویہ بھی عالم اسلام کے مسلمانوں کے مذکورہ معتدل نقطہ نظر کے ثبوت کے لیے موجود ہیں، لیکن اختصار کے پیش نظر ان سب کو نقل کرنا یہاں ممکن نہیں۔

جھوٹے مدعی نبوت کے عقائد اور تحریرات کا نمونہ:

۱۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء، ص 11، روحانی خزائن، ج 18، ص 321)

۲۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی، ص 387، روحانی خزائن، ج 22، ص 503)

۳۔ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ قرآن کریم پر۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی، ص 220، روحانی خزائن، ج 22، ص 220)

۴۔ خدا نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء)

۵۔ میں، مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود، امام وقت، مصلح اور اللہ کا ظلی نبی اور

رسول ہوں، مجھ پر اللہ کی وحی آتی ہے۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانہ عبرت)

۶۔ وحی الہی کا سلسلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ختم نہیں ہوا۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانہ عبرت)

۷۔ تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور مجھ سے دس لاکھ۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تحفہ گولڑویہ، ص 67، روحانی خزائن، ج 17، ص 153)

۸۔ اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف

سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، چشمہ معرفت، ص 317، روحانی خزائن، ج 23، ص 332)

مرزا صاحب حکومتِ برطانیہ کے حامی:

اتنا کہنا کافی ہے کہ مرزا غلام احمد کا بنیادی مقصد اور اُس کے مذہب کے پس

پردہ متحرک قوت کا مقصد برصغیر پاک و ہند میں سلطنتِ برطانیہ کی قیادت کو مضبوط کرنا تھا۔

یہاں پر بسنے والے مسلمان آہستہ آہستہ بیدار ہو رہے تھے اور برطانوی حکومت کو معلوم

تھا کہ یہ اُن کی نوآبادیاتی پالیسیوں کے خلاف خطرہ ہے۔ لہذا انہوں نے مرزا غلام احمد کی

حفاظت کی اور اُسے تیار کر کے اُس کے جھوٹے مذہب کے ذریعے مسلمانوں میں تفریق

ڈالنے کے لیے استعمال کیا۔ مرزا غلام احمد نے برطانوی آوردہ کے طور پر اپنی ساری زندگی

برطانوی آقاؤں کی تعریف و توصیف میں بسر کی۔ کئی مرتبہ برطانیہ نے مسلمانوں کے غیض

و غضب سے مرزا صاحب کو بچایا، کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ مرزا صاحب کے خود ساختہ

مذہب کے ذریعے مسلمانوں کے اتحاد کو کمزور کرنے کا موقع ہے۔ ذیل میں اس جھوٹے نبی کے اقوال ہی کسی کو قائل کرنے کے لیے کافی ہیں کہ جو شخص خود کو خدا کا بندہ کہتا پھر تباہ ہے وہ تو

صرف اپنے برطانوی آقاؤں کا غلام ہے:

۱۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں مرزا صاحب کہتے ہیں:

ان لوگوں (مسلمانوں) نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی

طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، روحانی خزائن)

۲۔ سواگر، گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں

-

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، شہادت القرآن، ص 84، روحانی خزائن، ج 6، ص 380)

۳۔ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے، یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے یہ سلطنت مسلمانوں کے لیے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، براہین احمدیہ، ص 40، روحانی خزائن، ج 1، ص 140)

۴۔ میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں کہ محسن گورنمنٹ برطانیہ کی سچی اطاعت اور سچی شکرگزاری کی جائے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، کشف الغطاء، ص 37، روحانی خزائن، ج 14، ص 213)

۵۔ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تریاق القلوب، ص 28، روحانی خزائن، ج 15، ص 156)

۶۔ میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے ”اولی

الامر“ میں داخل کریں۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، ضرورۃ الامام، ص 23، روحانی خزائن، ج 13،

ص 493)

۷۔ ایک رسالہ حضرت قیصرۂ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ

قیصر یہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عورت دی جائے گی اور اُمید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا۔۔۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا۔۔۔ لہذا اُس حسن ظن نے جو میں حضورِ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف سے جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ستارہ قیصر، ج 2، روحانی خزائن، ج 15، ص 110)

مرزا غلام احمد اور منسوخی جہاد:

مرزا غلام احمد اپنے برطانوی آقاؤں کی اندھی محبت میں اتنا آگے بڑھا کہ اُس نے جہاد جیسے مقدس فرض کو منسوخ قرار دے دیا، چنانچہ وہ ”خطبہ الہامیہ“ ص ۲۸ پر لکھتا ہے:

”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان و صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔“

مرزا غلام احمد کے اس اعلان کے بعد اب ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ آیا مرزا صاحب ایک سچے مسلمان تھے یا منافق۔ یہاں قادیان کے جھوٹے نبی نے واضح طور پر ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن جہاد کا انکار کیا ہے، تاکہ وہ اپنے برطانوی آقاؤں کو خوش کر سکے۔ جیسا کہ شروع میں بتایا جا چکا ہے کہ دشمنوں سے جہاد کرنا اور شہادت کی جستجو کرنا ہمیشہ سے مسلمانوں کی خواہش و مقصد رہا ہے۔

مرزا غلام احمد جہاد کو منسوخ قرار دے کر مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کو تباہ کرنا چاہتا ہے، یہ اتحاد و یکجہتی، برطانوی حکومت کے لیے ایک بڑا خطرہ تھی، کیونکہ انگریز جانتا تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے شوقِ جہاد نکالے بغیر برصغیر پاک و ہند پر حکومت ممکن نہیں۔

مرزا کے اس موقف کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مبارک فرمان پیش کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

یہ دین قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت جہاد کرتی رہے گی حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔

مرزا خود اس بات کا اقرار اپنی کتاب ”تزیاق القلوب“ میں کر چکا ہے کہ جہاد کے خلاف کئی کتب اور پمفلٹ لکھے، جن میں نہ صرف جہاد کے خلاف لکھا گیا بلکہ برطانیہ کی اندھی فرمانبرداری کی ترغیب بھی دلائی۔

مرزا غلام احمد کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ:

۱۔ اپنی کتاب ”نجم الہدیٰ“ میں اپنے مخالفین کے لیے یہ کلمات استعمال کیے ہیں: ”دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور اُن کی عورتیں کیتوں سے بڑھ گئی ہیں۔“

(قادیانی، غلام احمد، نجم الہدیٰ، ص 53، روحانی خزائن، ج 14، ص 53)

۲۔ ایک اور جگہ لکھتا ہے: ”میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے، اور اُسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، آئینہ کمالات اسلام، ص 547، روحانی خزائن، ج 5، ص 548)

۳۔ مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ جہنمی ہے۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، طبع چہارم، ص 280)

۴۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، انوار خلافت، ص 90، مندرجہ انوار العلوم، ج 3،

جو زبان مرزا نے اپنے مخالفین کے لیے استعمال کی ہے، اس سے واضح ہوتا ہے

کہ وہ سچا نبی نہیں تھا۔ اس قدر گندی زبان صرف ایک بازاری آدمی استعمال کر سکتا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا کوئی نبی۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے مخالفوں کی تکالیف پر صبر کیا اور اذیتوں اور گالیوں کے جواب میں کبھی ایسی زبان کا استعمال نہ کیا جس طرح مرزا نے کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کسی پاگل اور فاجر عقل شخص کی باتیں ہیں۔ انسان حیرت کرتا ہے کہ آیا دیگر لوگوں کو کیا چیز آمادہ کرے گی کہ وہ ایسے ذہنی مریض کو اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھیں۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں:

۱۔ جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ خود کو یقیناً نبی کے حواریوں (صحابہ) سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا خود تو (کسی نبی سے) بہتر نہیں تھا، لہذا اُس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں شروع کر دیں، مثلاً حقیقۃ الوحی میں کہتا ہے: ”مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔“ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی) ۲۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، مجموعہ اشتہارات، ج 3، ص 278)

۳۔ کہیں کہتا ہے:

”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اُس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی

تلاش کرتے ہو۔“ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، ملفوظات احمدیہ، ج 1،

ص 400)

۴۔ کسی جگہ لکھتا ہے:

”اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے، کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء، ص 17، روحانی خزائن، ج 18، ص 233)

اختتامیہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی مذکورہ بالا تحریرات و اقوال اور اس کی جسارتیں محض بطور مثال کے پیش کی گئی ہیں، ورنہ اس کی تمام تحریرات اس قسم کی بکواسات اور بے ہودہ باتوں سے پُر ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ کوئی بھی ذی شعور شخص جو دین و مذہب سے رغبت رکھتا ہے، وہ کبھی قادیان کے اس جھوٹے اور بے بنیاد ”مذہب“ کو نہیں قبول کرے گا، ہاں یہ ضرور ہے کہ ایسا شخص اس جھوٹے مدعی نبوت کی تحریرات اور اس کے عقائد و نظریات دیکھ کر رد ضرور کر دے گا۔

دنیا کے مسلمانوں سے اپیل:

میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اُس دشمن کو پہچانیں جو بڑی خاموشی سے آپ لوگوں میں کام کر رہا ہے۔ ہرگز قادیانیوں اور احمدیوں کی جھوٹی تبلیغ سے دھوکہ نہ کھائیے گا، جو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے ہیں۔ وطن عزیز پاکستان میں ان کے مذہب کو جھوٹا قرار دے کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ اس جھوٹے مذہب کی حقیقت کو، قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے سے جانا جاسکتا ہے، جہاں قادیانی اپنے اس نومولود مذہب کا دفاع نہیں کر سکے اور قومی اسمبلی کے غیر جانب دار ممبروں کو یہ باور نہ کرا سکے

کہ یہ لوگ ”مسلمان“ ہیں، لہذا پوری دنیا میں اس مذہب کا کیا مستقبل ہو سکتا ہے؟! اے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کے دیوانو! اپنے رحیم و مشفق نبی ﷺ کی تعظیم کرو اور اُن کا چرچا کرو، ان سے رہنمائی، حفاظت اور شفاعت کا سوال کرو۔ سچی ہدایت اور اپنے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ اجاگر کرنے کے لیے پاکستان و بیرونِ ملک کے علماء و مشائخ اہلسنت کی صحبت میں جاؤ، اُن کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا تعلق ورلڈ اسلامک مشن بریڈ فورڈ اور پاکستان میں موجود جمعیت علماء پاکستان، کراچی، لاہور اور مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ کراچی میں قائم دفاتر سے جوڑو۔

اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو اس عظیم فتنہ قادیانیت کے خطرات سے محفوظ فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وانا خاتم النبیین لانی بعدی

[الحديث]

القادیانیة اقلية غير مسلمة

[القرار التاريخي للمجلس النيابي]

بقلم

الاستاذ شاه فريد الحق

[نائب الرئيس لجمعية الدعوة الإسلامية العالمية]

نقله إلى العربية

جلال الدين احمد نوري

[رئيس التحرير لجمعية الدعوة العربية كراتشي]

تعريف بثلاثة من نقاد القاديانية

التحرير: الدكتور ممتاز احمد سديدي

فى عصرنا الراهن يقوم عدد كبير من العلماء بالرد على القاديانية ونحن فيما بلى نقوم بتعريف ثلاثة من نقاد القاديانية وجهودهم، ولك للعدد الخاص الذى تصدره مجلة ”المنتهى“ عن القاديانية، وهذا مجرد خطة لمشروع كبير على هذا النهج والذى سيقوم الباحثون بتكميله فى المستقبل ان شاء الله تعالى-

(١) الأستاذ السيد شاه فريد الحق بن السيد بشير الحق الجيلانى الحسنى والذى ولد فى اسوة دينية وصوفية فى قرية اسكندر بور الواقعة فى اقليم اوتار پرديش بالهند عام ١٣٥٢هـ / ١٩٣٣م- وانتقل الى رحمة الله تعالى سنة ١٤٣٣هـ / ٢٠١١م ودفن فى مدينة كراتشى-

لقد فال درجة البكالوريوس من جامعة آغرة عام ١٩٥٦م ثم حصل على درجة الماجستير من جامعة مسلم على كره عام ١٩٥٦م اضافة الى شهادة البكالوريوس فى القانون-

اكرمته الشيخ المفتى محمد عبيد الرحمن رشيدى بالاجازة فى الطرق الصوفية، كما اجازته فى الطريقة القادرية مولانا ضياء الدين احمد المدنى- كان السيد شاه فريد الحق من مؤيدى حركة استقلال باكستان والدعاة اليها لذا هاجر من الهند الى باكستان بعد اكمال الدراسة عام ١٩٥٨م وأقام بمدينة كراتشى- واشتغل بالمحاماة الا انه بعد عام واحد

الاهداء

الى سباعة الداعية الاسلامى الكبير

مولانا شاه احمد نورانى الصديقى

عضو المجلس النيابى (سابقاً)

رئيس جمعية علماء الباكستان

ورئيس جمعية الدعوة

الاسلامية العالية

تنحی عن المحاماة اذانه عين محاضر بالكلية الاسلامية بكراتشى - ثم قام بمهمة التدريس بجامعة كراتشى بجانب قيامه بالقدر بس فى الكلية الاسلامية، وكان فيما بعد مؤسسا وعمير الكلية لمير القومية بكراتشى -

دخل السيد شاه فريد الحق مجال السياسة الباكستان فيه عام ١٩٤٠ م والتحق بجنوب جمعية علماء باكستان، فانتخب عضوا لبرلمان السند الاقليمى ثم غين قائدا بحرلما نيا لحزبه، كما انه ظل قائد حزب الاختلاف فى برلمان اقليم السند من غرة مايو ١٩٤٢ م الى ٣ فبراير ١٩٤٤ م، وانه بوصفه قائد حزب الاختلاف قدم قرار الى المتحدث باسم البرلمان بتوقيع ثلاثة عشر عضوا من اعضاء البرلمان للحكم على الفئة القاديانية كافيلى غير مسلمة - وانه كان قد قام بهمة ضربة ازدحام العجلة لتحقيق الهدف المذكور آنفا - وانه تحمل متاكل الحبس والسجن من اجل تنفيذ النظام الاسلامى واستمر فى اللكفاح الياسى، وانه خالف التقسيم على الاساس اللسانى وواجه الظلم والتهديدات بالصبر والاستقامة الايمانية، وهكذا ظل فضيلة زميلا مساعدا مولانا الشاه احمد النورانى فى جهده الدعوية والسياسية - لقد تم تنصيبه امينا عاما لرحب جمعية علماء باكستان، ثم حاز منصب نائب الرئيس، ثم ممثل الرئيس، واخبر احصل على منصب الرئيس بعد رحيل مولانا الشاه احمد النورانى الى دار الافرة، وكان فضيلة رئيس اللجنة التى قامت باعداد الدستور لجمعية علماء باكستان والذى صدر فى ٢٢ ستمبر ١٩٤٩ م -

لقد كان السيد الشاه فريد الدين نائب رئيس لجمعية الدعوة الاسلامية العالمية فقام الزيارة الدعوية الى كل من اوروبا، وامريكا، وافريقيا الجنوبية ونيروبى وما ريش وعيد ذلك من البلاد برفقة مولانا الشاه احمد النورانى و مولانا عبدالستار النيازى وانه خلال زيارته الى

البلاد المذكورة آنفا ظل يرد على طائفة القاديانية فى تلك البلاد - اضافة الى ذلك ظل فضيلته عضوا للمجالس الحكومية مثل مجلس الفكر الاسلامى، ومجلس الزكاة الفيدرالى قرابة ثلاث سنواته -

لقد ادرجت مؤلفاته الثلاثة: دستور الحكومة الباكستانية، و دساتير العالم المدنية، والسياسية النظرية فى المناهج والمقررات الدراسيه بقسم القانون لجامعة كراتشى - هذا وقام فضيلته هو بالترجمة الاعلانية لترجمة معانى القرآن الدراسية التى قام فيها الامام احمد رضا خان باسم "كنز الايمان" خلال سبع مغوث، كما انه أصدر المجلة الانجليزية The Message intermtic؟؟ من مكتب جمعية الدعوة الاسلامية العالمية بكراتشى الترجمة الانجليزية لكنز الايمان تطبع فى هذه المجلة لمدة طويلة، ثم طبعت هذه الترجمة الانجليزية مع المتن العربى من المكتب نفسه و ثم توز فى ارجاء العالم، وطبعت الترجمة الانجليزية يعيش امرأ من المؤخرة والتى كان قد شرح بها السيد محمد نعيم الدين المراد آبادى اسم "خزائن العرفان" فى اعداد المجلة الانجليزية The Message من ١٩٩٠ م الى ٢٠٠١ م -

ومن المؤلفات الانجليزية للسيد الشاه فريد الحق كتاب عن الصلاة باسم The Pooyer salat وقد طبع هذا الكتاب ايضا فى المجلة الانجليزية المذكورة آنفا -

عقد كتب مقاله انجليزيا عن تنة القاديانية وطبعه فى مجلته المذكورة آنفا فى عددها الصادر فى نوفمبر و ديسمبر ١٩٤٦ م وذلك تحت عنوان:

"The Historic 1914 Moment." (P: 23-26)

وقد ألف كتابا باللغة الاردية تحت عنوان "الضربة الاخيرة على القاديانية" ثم ترجمته الى اللغة الانجليزية بعنوان:

"Last Blow to Qadiyaniat."

فقامت جمعية الدعوة الاسلامية العالمية بطبع هذا الكتاب وتوزعه

في العالم-

(٢) ولد مولانا الدكتور جلال الدين احمد النوري بن محمد اسحاق

(١٣٤٥هـ/١٩٥٦م) في مدينة كراتشي- حصل على درجة

البكالوريوس عام ١٩٤٦م من جامعة بغداد، وحصل على وبلوم

في القانون الاسلامي من جامعة الازهر بالقاهرة، وحصل

على شهادة الدعوة الاسلامية من جامعة الامام بالرياض- لقد

اكمل المناهج والمقررات لتنظم المدارس باكستان عام ١٩٨١م

وحصل على درجة الماجستير في اسلاميات وواللغة العربية من

جامعه كراتشي سنة ١٩٨٢ء وقال درجة الدكتوراة عام

١٩٨٩م من جامعة كراتشي باعداد بحث علمي تحت عنوان:

"الامام ابن دقيق العيد، حياته وآثاره"

ظل الدكتور جلال الدين يكتب عمودا في المجلة

الاسبوعية: "اخبار جهان" (اخبار العالم) باللغة اللدرية تحت عنوان:

"سياسة الشرق الاوسط" كما انه ظل رئيس تحرير المجلة

"الدعوة" الصادرة من مكتب جمعية الدعوة الاسلامية العالمية بكراتشي،

فاصدر بعض الأعداد بمناسبة المولد النبوي الشريف، وهذه جمعية غير

حكومية لنشر الاسلام والدفاع عنه في ارجاء العالم، وكان مولانا الشاه

احمد النوراني (المتوفى ١٤٢٢ھ ٢٠٠٣م) مشرفا ورئيسالها كما كان انورير الكويتي السابق، والعالم الشافعي المرشد الكبير السيد يوسف السيد هاشم الرفاعي (المتوفى ١٤٣٩ھ/٢٠١٨م) كان مساعدا له في ادارة هذه الجمعية-

لقد تم تعيين الدكتور جلال الدين كمحاضر عام ١٩٨٨م في قسم التربية والتعليم للحكومة الباكستانية، واصبح رئيس قسم العلوم الاسلامية بجامعة كراتشي في ٢ فبراير ٢٠٠١م، ثم عميدا في عام ٢٠٠١م، لقد تم انجاز المشاريع العلمية في عهده، كما قال اربعة وعشرون باحثا درجة الدكتوراه باعداد الرسائل العلمية تحت استرامه- له مؤلفات قيمة بلغات مختلفة منها ثلاثة عشر مؤلفا باللغة اللدرية- كما انه قام بتحقيق المجلد الاول وترجمته وكناية الحواشي على الغنية لطالبي طريق الحق للمصومي الكبير الشيخ السيد عبدالقادر الجيلاني الحسنی البغدادي- اضافة الى انه طبع مقالاته العلمية التي تريد على الثمانين باللغة اللدرية والعربية والانجليزية في المجلات والجرائد الباكستانية والهندية، والسعودية والكونينة، وفيما يلي عناوين بعض مقالاته مع ذكر المجلات ومواضع صدورها:

(١) التكافل الاجتماعي في الاسلام، جريد المدينة المنورة، جدة،

١٩٨٠م-

(٢) النصيرية وافكارها الهدامة، جريدة الرياض، الرياض،

١٩٨٠م-

(٣) الايمان المشترك بين المسيحية والاسلام، المجلة الاسبوعية

البلاغ، كويت، ١٩٨٠م-

- (۴) المسلمون فى جزر الكاريبى جنوب امريكا، البلاغ، ۱۹۸۵م-
- (۵) اهمية الاسفاد فى الحديث، المجلة الشهرية الدعوة، كراتشى، ۱۹۸۴م-
- (۶) الامرادو المعراج، الدعوة، ۱۴۰۹هـ/ ۱۹۸۹م-
- (۷) الامام النخعى وأثره فى الحديث، الدعوة، ۱۹۸۹م-
- (۸) التدليس وحكم عن المحدثين، الدعوة، ۱۴۰۹م-
- (۹) الزواج بالكتايبات فى الشريعة الاسلامية، الدعوة، اكتوبر و نوفمبر ۱۹۹۸م-
- (۱۰) الامام ابن دقيق العيد، حياته وآثاره المجلة الشهرية البعث الاسلامى، لكنائو، ۱۴۱۳هـ / ۱۹۹۲م (طبع بشكلا لالحقات)-
- (۱۱) عبدالله بن المبارك وأثره فى الحديث، مجلة المعارف الاسلامية جامعة كراتشى، نوفمبر ۱۹۹۹م-
- (۱۲) الامام محمد حسن الشيبانى فى العراقى، مجلة المعارف الاسلامية، ۲۰۰۰م-
- (۱۳) الخطوط الرئيسية للاقتصاد الاسلامى، مجلة الامام احمد رضا، كراتشى-
- لقد طبع التاليف العربى للدكتور جلال الدين من دار الكتب العربية بيروت عام ۱۴۳۹هـ/ ۲۰۱۸م تحت عنوان: "تطور اللغة العربية فى المجتمعات الباكستانية والعربية-"
- وقام الدكتور بطبع كنايات عربية فى الرد على الفتنة القاديانية عند

- ما كان رئيس التحرير لمجلة الدعوة اشهرية- كما انه قام بالترجمة العربية الكتاب بالذ الفه السيد الشاه فريد الحق باللغة الانجليزية فى الرد على القاديانية- فطبع هذا الكتاب المترجم الى اللغة العربية اتمام الجمعة الاسلامية تحت عنوان "القاديانية اقلية غير مسلمة، القرار التاريخى للمجلس النيابى-"
- لقد قامت جمعيات حكومية واهلية بتكريم الدكتور جلال الدين بالجوائز التى هى اكثر من ثمانية جوائز اعترافا بخدماته العلمية-
- (۳) ولد الدكتور حامد على العليمى بن على احمد الركاتى عام ۱۴۰۳هـ/ ۱۹۸۳م فى مدينة كراتشى، نال درجة الدكتوراة فى العلوم الاسلامية من جامعة كراتشى، صدرت اعماله بحونه باللغات الثلاثة الادرية والعربية والانجليزية وما زالت نفسه-
- لقد قام الدكتور حامد على العليمى بترجمة الكتب التالية من العربيه الى الاردية:
- (۱) المعجم الصغير للامام ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى (المتوفى: ۳۲۰هـ/ ۹۷۱م) مخطوط-
- (۲) الحضال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، شيخ الاسلام شهاب الدين احمد بن على بن حجر العسقلانى (المتوفى: ۸۵۲هـ/ ۱۴۴۹م) مخطوط-
- (۳) ابوب السعادة فى اسباب الشهادة، للامام جلال الدين عبدالرحمن بن ابى بكر السيوطى (المتوفى: ۹۱۱هـ/ ۱۵۰۵م) مطبوع-

- (۴) شرح الرسالة في بيان الكبائر والصغائر من الذنوب، للامام زين الدين بن ابراهيم بن نجيم المصري (المتوفى: ۹۷۰ھ / ۱۵۲۳م) مطبوع۔
- (۵) لمعات الانوار في المقطوع لهم بالجنة والمتطوع لهم بالنار، للامام عبدالغنى بن اسماعيل النابلسي الدمشقي (المتوفى: ۱۱۲۳ھ / ۱۷۳۱م) مطبوع۔
- (۶) نظم الدر في سلك شق القمر، للشيخ عبدالحكيم بن امين الله مطبوع۔
- هذا وقد قام الكدكتور حامد على العليمي بتحقيق بعض الكتب والتعليق عليها وترجمتها الى اللغة الدراية، وهي ؟؟؟؟:
- (۱) تفسير السبيل، لمولانا عبدالعزيز بن احمد البرباروى الملتاني (المتوفى: ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳م)۔
- (۲) نعم الوجيز في اعجاز القرآن العزيز، مولانا عبدالعزيز البرهاروى، مطبوع۔
- (۳) شرح عقد رسم مفتي، للامام محمد بن امين بن عمر بن عابد عابدين الدمشقي، (المتوفى: ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶م) مطبوع۔
- (۴) التعليقات الرضوية على صحيح البخارى، لمولانا احمد رضا خان القادري البريلوى (المتوفى: ۱۳۴۰ھ / ۱۹۳۱م) عمل مشترك مع محقق ؟؟؟ مطبوع۔
- (۵) التعليقات الرضوية على الفتاوى قاضى خان، مطبوع۔
- (۶) التعليقات الرضوية على الفتاوى البزازية، مطبوع۔

- (۷) التعليق الرضوى على غنية ؟؟؟؟، مخطوط۔
- (۸) التعليقات الرجوة على الفتاوى الهندية، باب احكام المرتدين، مطبوع۔
- هذا وقد قام الدكتور حامد على بترجمة الخطب التي كان قد القاها مولانا الدكتور محمد فضل الرحمن الانصارى القادري (المتوفى: ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴م) والكتاب الانجليزى للسيد الشاه فريد الحق القادري (المتوفى: ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱م) والد كتبه عن القاديانية باللغة الانجليزية تحت عنوان: "Last blow to Qadiyanat" وهذه الترجمة الدراية لهذا الكتاب مطبوع۔
- لقد كتب الدكتور حامد على بعض المقالات والكتب عن الاحوال والآثار العلمية الامام ابى جعفر احمد بن محمد الطحاوى الحنفى (المتوفى: ۳۳۱ھ / ۹۳۳م) ولمولانا احمد رضا خان البريلوى، ولمولانا عبدالعليم الصديقى (المتوفى: ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴م) وللقاضى بالمحكمة الشرعية سابقا المفتى السيد سجاغت على القادري (المتوفى: ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳م) وانه مازالى يقوم بالرد على طائفة القاديانية۔

البقدمة

الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على خاتم المرسلين اول الانبياء وآخرهم بعثا وآله وصحبه والتابعين ولعن وقتل وأخزى وخذل مردة الجن وشياطين الانس اعاذنا ابداً من شرهم أجمعين وبعد: قال الله تعالى: ”ما كان محمد اباً احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شىء عليماً“

ابتلى المسلمون فى باكستان والهند منذ مطلع القرن العشرين- الميلادى بمشكلة دينية المظهر، سياسية الجوهر، استفحل امرها وتفاقم خطبها على مر الايام الا وهى النحلة ”القاديانية“ أو بالاحرى المؤامرة الاستعمارية ضد الاسلام والمسلمين- وبمجرد أن رفعت هذه النحلة رأسها وتطايير شررها- بادر علماء المسلمين وقادتهم إلى مواجهتها ومقاومتها- فالقوامولفات كثيرة أماطوافها اللشام عن وجه هذه النحلة المرتدة وكشفوا عما فيها من مواطن الخطورة على كيان الأمة الاسلامية-

فكتب اولا العلامة الشيخ بسير مهر على كولروى (المتوفى سنة ١٣٥٢هـ) كتاباً باسم شمس الهداية، وسيف جشتيانى فى عام ١٣١٤هـ والامام احمد رضا خان البريلوى (المتوفى سنة ١٣٢٠هـ)-

١- السوء والعقاب على المسيح الكذاب فى عام ١٩٢٥م-

٢- جزاء الله عدوة بابائه ختم النبوة فى عام ١٣١٤هـ-

٣- المبين ختم النبيين فى عام ١٣٢٦هـ-

٢- قهر الديان على مرتد بقاديان ١٣٢٣هـ-

٥- الجراز الديانى على المرتد القاديانى الذى الفه قبل انتقاله فى عام ١٣٢٠هـ-

٢- حسام الحرمین على منحرك الكفر والمين ١٣٢٢هـ- فى مكة المكرمة بعام ١٣٢٢هـ-

طلب عن سادات علماء البلد الحرام الامانة والا استمداد لدفع جرثومة القاديانية من الهند: بقوله:
سلام منا ورحمة الله وبركاته على ساداتنا علماء البلد الأمين وقادتنا كبراء بلد سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وبارك عليه وعليهم اجمعين- وبعد:

فان المعروف على جنابكم ان السنة فى الهند غريبة وظلمات الفتن والمحن مهيبة، قد استعلى الشر، واستولى الضر، وتفاقم الأمر، فالسن السادة القادة الكرام، اعانة الدين واهانة المفسدين اذ ليس باليسوف فيا الاقلام- فالغياث يا فرسان عساكر رسول الله امدونا واعدو الدوافع الاعداء عدة- وشدو وضدنا فى هذه الشدة كا ومن الميسور على القدر المقدور فى ابانة هذه الامور ... الخ ... رجال من بلادنا ... فمنهم ”المرزائية“ ونحن نسميهم ”الغلامية“ نسبة إلى غلام أحمد القاديانى، دجال حدث فى هذا الزمان، فادعى اولا مماثلة ”المسيح“ وقد صدق والله فانه المسيح الدجال الكذاب ثم ترقى به الحال فادعى الوحي وقد صدق والله بقوله تعالى فى شان الشياطين، يوحى بعضهم الى بعض زخرف القول غروراً-

اما نسبة الايحاء الى الله تعالى وجعله كتابه: براهين ”الغلامية“

کلام اللہ عزوجل فذلک ایضاً مما اوحی الیہ ابلیس۔ ان خذمنی والنسب الی اللہ العالمین ثم صرح بادعاء النبوة والرسالة۔ وقال: هو اللہ الذی ارسل رسولہ فی قادیان۔ وزعم أن مما نزل اللہ تعالیٰ علیہ: انا انزلناه بالقادیان وبالحق نزل۔ وزعم انه هو:

احمد الذی تشربہ ابن البتول، وهو المراد من قوله تعالیٰ عنه: ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ وزعم ان اللہ تعالیٰ قال له: انک مصداق هذه الایة ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودين الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ ثم اخذ بفضل نفسه اللشیمة علی كثير من الانبیاء والمرسلین علیہم اجمعین وخص من بینہم کلمة اللہ وروح اللہ، ورسول اللہ، عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقال: بالاردیة۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

ای اتر کو اذکر ابن مریم فان غلام احمد افضل منه واذ قد اوحذبانک تدعی مماثلة عیسیٰ رسول اللہ علیہ السلام والسلام فاین تلك الایات الباهرة التی انی بها عیسیٰ کاحیاء الموتی وأبرہ الاکمہ والابرص وخلق هیأة الطیر من الطین فینضح فیہ فیكون طیراً باذن اللہ تعالیٰ فاجاب بأن عیسیٰ انما کان یفعلہا بمسربزم، اسم قسم من الشعوذة قال ولولا ان اکرۃ امثال ذلک لاتیبت بها واذ قد تعود الانباء عن الغیوب الآتیة کثیراً ویظہر فیہ کذبہ کثیراً بشیرا دوی داءہ هذا بان ظہور الکذب فی اخبار الغیب لاینافی النبوة فقد ظہر ذلک فی اخبار اربعمانۃ من النبیین واكثر من کذبت أخبارہ عیسیٰ وجعل یصعد مصاعد الثقاوة حتی عد من ذلک واقعة الحدیبۃ فلعن اللہ من اذی رسول اللہ ﷺ ولعن من اذی احدًا من

الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علی انبیاک وبارک وسلم واذ اراد قہر المسلمین علی أن یجعلوہ ایاہ المسیح الموعود۔ ابن مریم البتول ولم یرض بذلک المسلمون واخذوا یتلون فضائل عیسیٰ صلوات اللہ علیہ قام بالنضال وطفق یدعی له علیہ الصلاة والسلام مثالیہ ومعاہب حتی تعدی إلی امہ الصدیقة البتول المصطفیٰ المطہرة المبرۃ بشهادة اللہ تعالیٰ ورسولہ ﷺ وصرح ان مطاعین اليهود علی عیسیٰ وامہ لاجواب عنہا عندنا ولا نستطیع ردها اصلاً وجعل یلمز البتول المطہرة من تلقاء نفسه فی عدة مواضع من رساملہ الخبیثۃ۔

بما یستثقل المسلم نقلہ وحکایتہ ثم صرح ان لادلیل علی نبوة عیسیٰ قال بل عدة دلائل قائمة علی ابطال نبوتہ ثم تستر فرقا عن المسلمین أن ینفروا عتہ كافة فقال والنسما نقول بتبوتہ لان القرآن عدہ من الانبیاء ثم عاد فقال لا یمکن ثبوت نبوتہ وفی هذا کما ترى کذاب للقران العظیم ایضاً حیث حکم بما قامت الادلة علی بطلانہ الی غیر ذالک من کفریاتہ الملعونة اعاذ اللہ المسلمین من شرہ وشر الدجاجة اجمعین فاجاب علماء الحرمین الشریفین۔ باقوالہم:

۱۔ ہولاء رجال الاسیہا ”المرزائیة“ ویریح الناس من قبائح اقوالہا، افعالہا، وینادی علی قطع دابرہا ان لم یتب باللہ اکبر فان ذلک من اعظم مہمات الدین۔ وقال الامام الغزالی فی نحوہا: ان القتل منہم افضل من قتل مائة کافر لان ضرورہم بالدين اعظم واشد۔

وہم... الخبیث اللعین...

غلام احمد القادیان الدجال الکذاب مسلمۃ آخر الزمان۔ فلا شک

فی کفر القادیانی ووجوب قتله على كل من يمكن ذلك۔

کتبہ عمر بن الحمد ان المرسى المالکی
خادم العلم بالمسجد النبوی المدنیة (۱۳۲۰ھ)
توقيع:

احمد المکی الخفی ابن الشیخ محمد ضیاء الدین القادری
الجشتی الصابری الامدادی المدرس بالحرم الشریف
المکی وبالمدرسة الصولیة الاحمدیة بمكة المحمّتیة (۱۲۲۴ھ)

اما ما ذكر عن غلام أحمد القادياني من دعواه مماثلة للمسيح ودعواه
الوحي اليه والنبوة ونفضيله على كثير من الانبياء وغير ذلك من
الاباطيل التي تمجها الاسماع، وينفر عنها مستقيم الطباع، فهو في ذلك
أكو مسلمة الكذاب، واحد الدجالين بلا ارتياب، لا يقبل الله منه علم
وعملاً ولا قولاً ولا صرفاً ولا عدل... لانه قد مرق عن دين الاسلام
مروق السهم عن السرمية وكفر بالله ورسوله وآيات الجليّة فيجب على
كل مومن بخشى الله وعذابه. وكل من انما بشيء من مقالاته الباطلة
واستحسنه او اتبعه عليها فهو كافر في ضلال مبين۔ ووقع الاجماع من
اول الامة الى اخرها بين المسلمين على ان نبينا محمد ﷺ خاتم النبيين۔
وآخرهم لا يجوز في زمانه ولا بعدة نبوة جديدة لاحد من البشر۔ وان من
ادعى ذلك فقد كفر۔

مفتی الشافعية بالمدينة المنورة في عام ۱۳۲۴ھ

الشيخ شريف أحمد البرزنجي

[حسام الحرمين، ص: ۱۳۲-۱۳۳]

فتاوی العالم الاسلامی بتکفیر القادیانیین

إن الفتاوى التي صدرت في العالم الإسلامي بتكفير القاديانيين و
إخراجهم عن دائرة الإسلام يصعب إحصاؤها، ولكن نكتسعي هنا
بذكر أهم ما نشر منها۔

۱۔ قدم استفتاء في رجب ۱۳۳۶ھ إلى علماء جميع الفرق الإسلامية
في شبه القارة الهندية، وقد أجمع فيه علماء الفرق والمراكز الدينية
في دہلی، وکلکتہ، وبنارس، وکھنؤ، وآگرہ، وبنار، وبریلی،
ومراد آباد، ولاہور، وأمرتسر، ولدهيانہ، وبشاور، وراولپنڈی
، وملتان، وجہلم، وسیالکوٹ، وغوجرانوالا، وغجرات،
وحيدر آباد دکن، وبہوفال، ورام فور، على تكفير القاديانيين
وإخراجهم عن دائرة الإسلام۔

۲۔ [راجع "فتوى تكفير قاديان" الناشر كتب خانہ اعزازیہ دیوبند]
ونشرت فتوى أخرى مماثلة في ۱۹۲۵م بعنوان "فسخ نكاح
مرزائيان" من مكتب أهل الحديث بأمرتسر، وعليها توقيعات
علماء الفرق الإسلامية في شبه القارة۔

۳۔ إن الفتاوى التي قدمت ؟؟؟؟؟؟ بها ولفور الشهيرة كانت
تشمل فتاوى علماء شبه القارة والبلاد العربية۔

["حجية شرعية" - الناشر: مجلس تحفظ ختم نبوة لاہور وملتان]

٢- كانشرت "مؤسسة مكة للطباعة والإعلام" فتلوى علماء الحرمين الشريفين وبلاد الشام، وقد جاء فيها: لا شك أن أذنبه من القاديانية واللاهوتية كلهم كافرون-
[القاديانية فى نظر علماء الامة الاسلامية: ص ١١]

مطالبة ٣٣ عالمًا من علماء باكستان بالتعديل

وفى ١٩٥٣م انعقد مؤتمر كار العلماء المندوبين عن جميع الفرق الإسلامية للبحث فى دستور باكستان، وكان من ضمن التعديلات المقترحة اعتبار القاديانيين أقلية غير مسلمة، وتخصيص مقعد واحد لهم فى برلمان إقليم بنجاب، وأن يعطى القاديانيون فى المناطق الأخرى حق الترشيح والتصويت لهذا المقعد، وكان نص هذا التعديل ما يأتى:

"تعديل":

هذا تعديل مهم لطالب به بغاية الإلحاح: لا ينبغى لواضعى دستور الدولة أن يضعوا دستوراً على حسب نظرياتهم الشخصية، غافلين عن ظروف بلادهم ومسائلهم الاجتماعية الخاصة، وليعملوا أن المناطق التى يعيش فيها كثرة القاديانيين مع المسلمين بلغت فيها الحالة إلى غاية الخطورة وينبغى لهم ألا يكونوا مثل المستعمرين فى العصر الماضى، الذين لم يحسوا بقضية المسلمين والهندوس إلى أن تلطخت أرجاء الهند المتحدة بدماء الفريقين، ومن كان من واضعى الدستور من سكان

هذه البلاد فخطوه يكون مؤسفاً غاية الأسف، إذ كيف للأسف، إذ كيف لا يشعر بأن هناك قضية قاديانية تحتاج إلى حل، هل ينتظر حتى يرى اصطدام القاديانيين والمسلمين كشعلة النار؟-
والذى أدى بهذه القضية إلى غاية مخطورتها هو أن القاديانيين يخالطون المسلمين متظاهرين بالإسلام فى فاحية، وينفصلون عنهم فى العقائد والعبادات والروابط الاجتماعية- ويقومون ضدهم صفاً واحداً، ويكفروا لهم علانية فى فاحية أخرى- فعلاج هذا الفساد اليوم- كما كان فى الماضى حسب قول المرحوم الدكتور إقبال قبل عشرين عاماً- هو اعتبار القاديانيين أقله غير مسلمة-

[انظر: ص: ٤٨، موقف الامة الاسلامية من القاديانية للدكتور عبدالرزاق اسكندر]

قرار رابطة العالم الاسلامى:

فى ربيع الأول ١٣٩٢هـ الموافق أبريل ١٩٧٢م انعقد مؤتمر كبير فى مكة المكرمة المركز الإسلامى والبلد الطيب للمجمعيات الإسلامية فى جميع العالم الإسلامى، وحضره مندوب ١٢٢ جمعية إسلامية من بلاد إسلامية بل من بلاد العالم؛ ومثل هذا المؤتمر المسلمين من المغرب إلى إندونيسيا فالقرار الذى اتخذوه فى هذا المؤتمر وأجمعوا عليه يعتبر إجماع الأمة الجديد على تكفير القاديانيين، وهذا نص القرار:

القاديانية نحلة هدامة تتجذ من اسم الإسلام شعاراً لستر أعراضها الخبيثة وأبرز مخالفتها للإسلام ادعاء زعيمها النبوة، وتحريف النصوص القرآنية، وإبطالهم للجهاد، القاديانية ربيبة الاستعمار البريطانى ولا تظهر إلا فى ظل حمايته تخون القاديانية قضايا الأمة الإسلامية، وتقف موالية للاستعمار والصهيونية، فتعاون مع القوى الناهضة للإسلام،

وتتخذ هذه القوى واجهة لتحطيم العقيدة الإسلامية وتحريفها، وذلك بما يأتي:

الف- إنشاء معابد تمولها القوى المعادية، ويتم فيها التضليل بالكفر القادياني المحرف-

ب- فتح مدارس ومعاهد وملاجئ للإيتام، وفيها جميعاً تمارس القاديانية فشاطها التخريبي لحساب القوى المعادية للإسلام وتقوم القاديانية بنشر ترجمات محرفة لمعاني "القرآن الكريم" بمختلف اللغات العالمية-

ولقاومة خطوها قرر المؤتمر:

- ١- تقوم كل هيئة إسلامية بحصر النشاط القادياني في معابدهم ومدارسهم وملاجئهم، وكل الأمكنة التي يمارسون فيها نشاطهم الهدام في منطقتهم، وكشف القاديانيين والتعريف بهم للعالم الإسلامي تضادياً للوقوع في حبالهم-
- ٢- إعلان كفر هذه الطائفة وخروجها على الإسلام-
- ٣- عدم التعامل مع القاديانيين أو الأحمديين ومقاطعتهم اقتصادياً واجتماعياً وثقافياً، وعدم التزوج منهم، وعدم دفتهم في مقابر المسلمين، ومعاملتهم باعتبارهم كفاراً-
- ٤- مطالبة الحكومات الإسلامية بمنع كل نشاط الاتباع مرزا غلام أحمد مدعى النبوة، واعتبارهم أقلية غير مسلمة، ويمنعون من تولى الوظائف الحساسة للدولة-
- ٥- نشر مصورات لكل التحريفات القاديانية في "القرآن الكريم"

مع حصر الترجمات القاديانية لمعاني "القرآن" والتنبيه عليها، ومنع تداول هذه الترجمات-

[انظر: ص: ٤٨، موقف الامة الاسلامية من القاديانية للدكتور عبدالرزاق اسكندر]

احكام البحاكم

وتقدم الآن ملخص الأحكام القضائية التي صدرت بتكفير القاديانيين وإخراجهم عن دائرة الإسلام-

حكم قضية بهاولفور:

"في جلسة قاضي المحافظة المنشى محمد أكبر خان (بى-اى-ايل-ايل-بى) محافظة بهاولفور لدعوى المسماة غلام عائشة بنت المولوى إلهى بخش من سكان "أحمد فور شرقية" فى ولاية "بهاولفور" على المسمى عبد الرزاق بن المولوى جان محمد من سكان قرية "مهند" مديرية "أحمد فور شرقية" فى ولاية "بهاولفور" بطلب إصدار الحكم بقسخ نكاح الفريقين لارتداد زوجها المدعى عليه، تاريخ الحكم ١٩٣٥م- والمحكمة المذكورة بنت تفاصيل القضية ثم كتبت حكمها وأسمعته، وهذا نصه:

لقد ثبت من المناقشة السابقة أن مسألة ختم النبوة من أصول الإسلام الأساسية، وأن عدم الإيمان بخاتم النبيين بمعنى أنه آخر الأنبياء يقع به الارتداد، كما أن الإنسان يخرج عن دائرة الإسلام إذا نطق بكلمة

الكفر كم تقرر هذا في العقائد الإسلامية- والمدعى عليه يعتبر مرزا غلام أحمد نبياً على حسب العقائد القاديانية، ويعتقد- على حسب تعليمهم- أن سلسلة النبوة مستمرة إلى يوم القيامة في الأمة المحمدية، أي أنه لا يؤمن بمحمد ﷺ كخاتم النبيين، وقد فصلنا القول في القبائح التي تستلزم باعتبار شخص نبياً جديداً بعد محمد ﷺ، إذاً يعتبر المدعى عليه مرتداً لانحرافه عن هذه العقيدة التي أجمعت عليها الأمة الإسلامية، ولو قصدنا من الارتداد هو الانحراف الكلي عن أصول المذهب، فالمدعى عليه يعتبر أيضاً تابعاً للمذهب الجديد لإيمانه بالمرزا نبياً، لأن في هذه الحالة هو يعتبر وحى المرزا تفسيراً للقرآن الكريم وما يجب اتباعه لا الأحاديث وأقوال الفقهاء التي مازاله عليها مدار الإسلام، والتي مسلم حجية بعضها المرزا لنفسه-

وعلاوة على ذلك يوجد في المذهب الأحمدي القادياني أحكام زائدة على الإسلام، وبعضها مخالف له كأداء التبرعات الشهرية- كما بينا سابقاً- حكم زائد على الزكاة، وكذلك منع صلاة الجنازة على غير الأحمدي- ومنع إنكاح بنت الأحمدي غير الأحمدي، وعدم الصلاة خلف غير الأحمدي كلها أعمال مخالفة للشريعة الإسلامية- والمدعى عليه قدم توجيهاً هذه الأمور وبين لما إذا أنهم لا يصلون على غير الأحمدي صلاة الجنازة، ولما إذا لا يزوجونهم بناتهم؟ ولكن هذه التوجيهات لا تستقيم، إن أن هذه الأمور ثابتة في أحكام أئمتهم، فتعتبر جزءاً من الشريعة في نحلته- وتلك الأحكام لا يمكن أن تكون موافقة للشريعة المحمدية- ومع ذلك لو نظرنا إلى أنهم يكفرون غير الأحمديين عامة فلا تبقى أية شبهة في اعتبار مذهبهم مذهباً مستقلاً عن الإسلام- وعلاوة على ذلك فإن بيان شاهد المدعى عليه المولوى جلال الدين شمس حول مسيلمة

الكذاب وغيره ممن ادعوا النبوة يثبت أن دعوى النبوة الكاذبة ارتداد عند هذا الشاهد، والذي يؤمن بمدعى النبوة الكذاب فهو مرتد- وقد أثبتت المدعية أن المرزا الكذاب مدع النبوة، وعلى ذلك فالمدعى عليه يعتبر مرتداً لأنه يرى المرزا نبياً، لذلك تقرر المحكمة بعد إثبات التفقيحات الابتدائية التي وضعت في المحكمة القضائية في "أحمد فور شرقية" في ٤ نوفمبر ١٩٢٢م في حق المدعية- أن المدعى عليه أصبح مرتداً لاتناقه القاديانية، وقد انفسخ فسكاحه مع المدعية من يوم ارتداده، ولو نظرنا في عقائد المدعى عليه في ضوء المناقشة السابقة لوجدوا أن المدعية نجحت- على حسب ادعاء المدعى عليه- في إثبات أن لانبى بعد محمد ﷺ في أمته، وأما ما نسبته المدعى عليه إلى نفسه من العقائد غير ما ذكر سابقاً، فإنها وإن كانت مطابقة للعقائد الإسلامية العامة إلا أنه يعتبر عاملاً بتلك العقائد بالمعاني التي فسرهما المرزا وهذه المعاني تخالف المعاني التي تمسك بها جمهور الأمة، ولهذا لا يعتبر مسلماً في كلتا صورتين هو مرتد-

ولما كان فكاح المرتد يفسخ بارتداده أصدرنا حكماً في حق المدعية بأنها لم تبقي زوجة للمدعى عليه من يوم ارتداده، ولها حق تسلم مصاريف القضية من المدعى عليه- وفي ضمن ذلك قدم المدعى عليه سؤالاً وهو أن الفريقين لما كانوا يعتبرون "القرآن" كتاب الله أصبحوا أهل كتاب- ونكاح أهل الكتاب جائز، فلا ينبغي أن يصدر الحكم بفسخ نكاح المدعية، فأجابت المدعية بأن كل فريق لما كان يعتبر الآخر مرتداً فلا سقى بينهما النكاح حسب عقائدهما، وعلاوة على ذلك يجوز نكاح المرأة الكتابية لا الرجل الكتابي، وعلى حسب دعوى المدعية لما أصبح المدعى عليه مرتداً فإنه لا يبقى معه النكاح كأهل الكتاب، وحجة المدعية هذه قوية، فبغاء على تستحق المدعية الحكم-

الجواب عن حكم محكمة المدراس العليا وغيرها:

إن القاديانيين قدموا - كعادتهم - حكم محكمة المدراس العليا تأييداً لحقهم، فأجاب عنه القاضي الفاضل قائلاً -
لقد قدمت من جانب المدعى عليه عدة نظائر قانونية تأييداً لحقه، أما حكم محكمة "بتنه" "بهار" محكمة "پنجاب" العالية، فالمحكمة العليا لا تراه مؤثراً على وقائع هذه القضية، وأما حكم محكمة وللمدراس، فالمجلس الخاص للمحكمة لا يعتبره قابلاً للبحث، وأما حكم محكمة "بهاولفور" العليا في قضية المسماة "جندو دي" ضد "كريم بخش" فتفصيله كما يأتي:

أن هذا الحكم صدر في جلسة القاضي "مهته او دھو داس" وقد جعل مدار حكمه على حسم محكمة "المدراس" ولم يناقش الأمور الخلافية التي جاء ذكرها في أثناء هذه القضية، وكان عذره أن القضية كانت مسجلة منذ أمد بعيد، فلم يجب أن يتركها معلقة إلى مدة طويلة، فأصدر الحكم اتباعاً للحكم السابق المذكور - فالمحكمة لما لم يعتبر حكم محكمة "المدراس" قابلاً للبحث فالحكم الذي لبتني على هذا الحكم لا يكون للحكمة مقيدة به أيضاً - وقد حضر من الفريقين وكيل المدعية فأسمع له هذا الحكم، وأما المدعى عليه فقد مات بعد ما تمت الاجراءات حول القضية، وكانت القضية تحت البحث، فيعتبر هذا الحكم ضده حسب الحكم رقم ۲۲ وحسب أصول المحكمة رقم - ترتب وثيقة الحكم وتوضع له صورة في المكتب -

۷ من فبراير ۱۹۳۵ م الموافق ۳ ذى القعدة ۱۳۵۳ هـ بهاولفور -

توقيع: محمد أكبر قاضي المحافظة محافظة بهاولنجر، ولاية بهاولفور

[انظر: ص: ۸، موقف الامة الاسلامية من القاديانية للدكتور عبدالرزاق اسكندر]

حكم قضية راولبندی:

في جلسة القاضي الشيخ محمد أكبر قاضي محافظة راولبندی نظرت الدعوى المدنية ۱۹۵۵ م المرفوعة من أمة الكريم بنت كرم إلهي راجفوت جنجوعه القاديانية رقم البيت ۵۰۰ - ب محله ترك بازار راولبندی، على عقيد نذير الدين ملك خلف ماستر محمد دين أعوان المسلم محلة كرشن فوره راولبندی - تاريخ الحكم ۳ يوليو ۱۵۵ م -
إن المحكمة المذكورة أصدرت حكمها بعد بحث طويل حول القضية وأسمه - وهذا نصه: في ضوء الصورة المذكورة انتهت إلى النتائج الآتية:

- ۱ - أجمع المسلمون على أن محمدًا ﷺ كان آخر الأنبياء، وأن لانبى بعده -
- ۲ - انعقد إجماع المسلمين على أن من لم يؤمن بالنبى ﷺ خاتم النبيين فليس بمسلم -
- ۳ - أجمع المسلمون على أن القاديانيين غير مسلمين -
- ۴ - إن مرزا غلام أحمد نفسه ادعى - حسب نشراته - بأن الوحي ينزل عليه مثل وحى النبوة -
- ۵ - إن المرزا نفسه وضع معايير في كتبه السابقة فهي نفسها تكذب دعواه النبوة -
- ۶ - إن المرزا ادعى النبوة المطلقة، أما قصة الظل والبروز فهي خدعة خالصة -

۷۔ إن وحى النبوة لا ينزل بعد النبى ﷺ على أحد، ومن ادعى ذلك فقد خرج عن دائرة الاسلام۔

فبناہ على الاستدلال والنتائج المذكورة أرى أن حکم محكمة السماعة الأولية صحيح، وأنا أوثق كل هذا الحكم، ولا وزن فى دعوى أمة الكريم، وأنا ألغى هذه الدعوى۔ وأما ما يتعلق يطلب الاستئناف المقدم من العقيد نذير الدين، فلم يوضح لى عنها محاميه السيد ظفر محمود إلا شيئاً يسيراً۔ لقد وجدت أدوات تجهيز أمة الكريم فى قبضته وقومت، فلا وزن أيضاً فى استئنائه، فألغيه أيضاً، ولما ألغيت دعوى الفريقين فلا أحکم بالنفقة على أحد۔

توقيع: شيخ محمد أكبر (قاضى محافظة راولبندى، ۳ يونيو ۱۹۵۵ م)۔

حكم قضية جيس آباد سندھ:

رقم ۹- ۱۹۶۹ م دعوى المسماة أمة الهادى بنت سردار خان على حكيم نذير أحمد بربق۔ لقدلين من المناقشة السابقة أن نكاح المدعية۔ التى هى امرأة مسلمة۔ مع المدعى عليه۔ الذى اعترف انه كان قاديانياً عند النكاح وبذلك تقرر كونه غير مسلم۔ غير مؤثر، وليس له حيئية قانونية، فالمدعية ليست زوجة للمدعى عليه حسب التعليقات الاسلامية، إذن بصدر الحكم بفسخ النكاح فى حق المدعية حسب طلبها، ويمنع المدعى عليه عن أن يعتبر المدعية زوجة له، وللمدعية حق تسلم مصاريف القضية۔ ونطق بهذا الحكم فى المحكمة العلنية نائب الشيخ محمد رفيق جريجة السيد "قيصر أحمد" الذى عين الآن مكانه قاضياً للقضايا المدنية وقضايا الأحوال الشخصية فى "جيمس آباد"۔

أكبر قضية فى محكمة ماريش العليا:

تعتبر "قضية مسجد روز هل" أكبر قضية فى تاريخ "ماريش" لأن المحكمة العليا استمرت فى جمع الدلائل وأقوال الشهود حول القضية حولين كاملين، وأصدرت الحكم فى أول مرة بأن المسلمين أمة واحدة وأن القاديانيين أمة واحدة۔ وفى هذه القضية استجلب كل من المسلمين والقاديانيين المحامين المشهورين من خارج البلاد، وكان من أبرز المسلمين اجتهداً فى استرداد المسجد من القاديانيين محمود إسحاق جى وإسماعيل حسن جى وإبراهيم حسن جى، وكانت هؤلاء المكانة الكبرى فى الأوساط التجارية، وكان أساس القضية التى قدموها إلى المحكمة لى:

دعوى

إن "مسجد روز هل" الذى كان يصلى فيه المسلمون أهل السنة والأحناف، وهم الذين بينوه واستمرت عليه توليتهم۔ استولى عليه القاديانيون الذين ليست لهم صلة بالمسلمين، وإنهم يعترفوننا معشر الأمة الاسلامية كفاراً، ولا تصح صلاتهم خلفنا، وبناء على ذلك فطالب بطرف هؤلاء من المسجد المذكور۔ فسجلت هذه القضية فى ۲۶ فبراير ۱۹۱۹ م۔ وقدمت ۲۱ شهادة صد القاديانيين، وأهما كانت شهادة مولانا عبد الله رشيد نواب، الذى كشف فيها الستار عن القاديانيين بغاية الجرأة والبسالة، وحاول يهد فاجع إقناع المحكمة بتقديم عديد من الكتب والمعجلات والجرائد على أن المسلمين أمة واحدة وأن القاديانيين أمة واحدة، وقدم أيضاً كتب مرزا غلام أحمد ونواب عن القادين المولوى غلام

محمد بی۔ ای، وساعد المحامین وأعد جواباً للدعوى، وكان المولوى غلام محمد اختار السفر إلى قاديان خصيصاً لهذا الغرض۔

وكان من بين محامى المسلمين مستر رولرد كى سى واى سوبز، وكى سى اى اسنوف و اى نياريك، وكان محامى القاديانيين مستر آرفزاني۔ وكان آلاف من المسلمين يحضرون أعمال المحكمة العليا وفى أول مرة علم أهل البلاد أن القاديانيين غير مسلمين، وأنهم يقضون أغراضهم فى زى المسلمين۔ وأخيراً أصدر رئيس القضاة ”سراى هر جيز ودر“ حكماً نطقته المحكمة وهذا نصه:

”إن المحكمة العليا قد انتهت إلى أن ليس للمدعى عليهم القاديانيين الحق فى أن يصلوا فى ”مسجد روز هل“ خلف إمام يستحسنونه، فلا يصلح فى المسجد إلا المدعى المسلمون فى ضوء عقائدهم“

وقد وافق على هذا الحكم قاضى المحكمة الثانى تى اى روزلى أيضاً۔

راى صاحب فكرة باكستان العلامة اقبال:

وفى النهاية نورد أقوالاً لشاعر المشرق صاحب فكرة باكستان العلامة ”محمد اقبال“ الذى أحس بعداء القاديانيين للإسلام۔ وفيه المسلمين إلى خطرهم فى مقالات كثيرة، ومن الصعب أن تذكر هنا كل هذه المقالات، ونكتفى بذكر نماذج مهمة۔ كتب فى صحيفة ”استيتمين“ المومية: أهل الاسلام جماعة دينية حتم لها حدود ثابتة أى الايمان بالتوحيد، والايمان

بالأنبياء، والايمان بختم رسالة النبى ﷺ، والحق أن الايمان الأخبر هو الذى يتميز به المسلم عن غير المسلم؛ وهو الأمر الفصل فى أن فرداً أو جماعة يعتبرون داخلين فى المسئلة الاسلامية أو خارجين عنها، إن فرقة ”برهمو“ - مثلاً: يؤمنون بالله، ويؤمنون برسالة محمد ﷺ، ومع ذلك لا يدون فى الملة الاسلامية لأنهم يعتقدون كالقاديانية باستمرار الوحي عن طريق الأنبياء، ولا يؤمنون بختم نبوة محمد ﷺ، والذى أعلمه هو أن أية فرقة من فرق اسلامية لم تجترى على أن تتعد هذا الحد الفصل۔

وفى ”إيران“ كذب البهائيون أصل ختم النبوة ولكنهم صرحوا بانهم أمة واحدة وليسوا من جماعة المسلمين، ... وإنى أرى أن يختار القاديانيون إحدى السبيلين: إما أن يقلدوا البهائيين فيعتبروا أنفسهم أمة واحدة، وإما أن يتركوا تأويلاتهم حول ختم النبوة، ويؤمنوا بها بمفهومها الكامل، وليست تأويلاتهم الجديدة إلا ليعدوا فى عداد المسلمين، ويجتوا بذاك الفوائد السياسية۔

[حرف اقبال: ص ۱۲۷ و ۱۲۸، طبع لاهور ۱۹۵۵ء]

وكتب فى موضع آخر: إن المسلمين المتعلمين بزعمهم۔ لم يفكروا فط فى مسألة ختم النبوة من ناحية مدفية، والشفافة الغربية قد أنستهم شعورهم بحفظ أنفسهم أيضاً، وبعض هؤلاء المسلمين۔ المتعلمين بزعمهم قد أشاروا على إخوانهم المسلمين بالمداراة۔ ثم يخاطب حكومة الهند غير المسلمة قائلاً۔ ولتفكر الحكومة فى الحالة الموجودة، ولتقدر عقلية العالم الاسلامى فى الأمر الذى بهم وحدة الأمة، لأن أمة إذا أحست خطراً بهدد وحدتها تضرط إلى أن تقوم ضد القوى المعادية دفاعاً عن نفسها ... ولكن السؤال هو: ما طريق الدفاع؟ ... والطريق الوحيد هو أن تقوم الجماعة الأساسية بتكذيب دعاوى كل من تجده

یتلاعب بالدين بالقلم واللسان-

ثم هل من المنقول أن تلقن الجماعة الأساسية بالمدارة و وحدتها في خطر؟ وأن تصرح للفشة الباغية بالحرية الكاملة وإن كانت دعوتها مليئة بالكذب والشتائم؟ وإن كانت هذه الفشة التي تراها الجماعة الأساسية باغية- مقيدة للمحكومة، فللمحكومة حق في أن فكافأها، وليس للمجموعات الأخرى الاعتراض على- هذا الحق، ولكن ليس للمحكومة أن تنتظر من الجماعة الأساسية أن تغفل عن القوى التي تهدد وحدتها- يقال: إن بعض الفرق الإسلامية تكفر بعضها بعضاً، فلا عبرة بفتاواها، فأجاب عن هذا المرحوم إقبال قائلاً: ولا حاجة هنا إلى إعادة القول بأن تنازع الفرق الإسلامية المذهبة لا يؤثر على المسائل الأساسية التي اتفقوا عليها جميعاً وإن أفتى بعضهم في حق البعض بالاحاد-

ثم يقدم شاعر الشرق اقتراحاً لحل المسألة القاديانية قائلاً:

إن أحسن طريق للحكومة- في رأيي- أن تعتبر القاديانيين فرقة واحدة، وهذا هو ما تقتضيه سياسة القاديانيين، ويكون تعامل المسلمين معهم كمعاملاتهم مع بقية أهل المذاهب غير المسلمة-

[حرف اقبال: ص ۱۲۷ و ۱۲۸، طبع لاہور ۱۹۵۵ء]

هذا هو الطلب الذي قدمه الدكتور إقبال إلى الحكومة الانجليزية، والآن على الحكومة التي ظهرت باسم شاعر الشرق تعبيراً لوؤياه- بل واحببها الأول- أن تقوم بتحقيق ما قد طالب به وتمناه شاعر الشرق-

وهذا هو الكتاب الآخر ولا أخير "الضربة الأخيرة للقاديانية" للاستاذ السيد الشاه فريد الحق نائب رئيس جمعه علماء الباكستان وجمعية الدعوة الإسلامية الفه باللغة الانجليزية في عام ۱۹۷۵م-

بعد عقب قرار مجلس الأمة الباكستاني باعتبار القاديانية اقلية غير

مسلمة اتقدم بعد ترجمة الى شباب العربي الناهض-

والرجاء من السادة العلماء والمشائخ الصوفية والجمعيات والهيئات الاسلامية أن يقوموا باعلان كفر هذه الطائفة وخروجها عن الاسلام، وعدم التزوج منهم، ودم دفنهم في مقابر المسلمين- ومعاملتهم كأقلية غير مسلمة، وبحصر نشاطا في مراكزها التي يمارسون فيها نشاطهم، وكشفهم- لعامة المسلمين حتى لا يقعو في حبالهم، ومطالبة الحكومات الاسلامية بمنع نشاطهم وتولى الوظائف الأساسية للدولة- والله يوفقنا واياكم لما فيه خير الاسلام والامة الاسلامية-

خادم العلم والعلماء

جلال الدين أحمد نوري

رئيس التحرير

لمجلة: "الدعوة" كراتشي ۱۲ اكتوبر ۱۹۸۷م

تہید

انہ لمن دواعی سروری ان اقدام لاخوتنا المسلمين نبذه عن خلفية القرار التاريخي للمجلس التبائي الباكستاني القاضي باعتبار القاديانيين او الاحمديين غير مسلمين، وحاولت في هذا الكتب ان اورد بعض الحقائق والارقام حول المعتقدات الأسلاسية لمرزا غلام أحمد الذي ادعى النبوة في قاديان۔

وانا لا أجد نفسى مخولا بالكتابة عن الدين ولكن القيادة الحكيمة لمولانا شاه احمد نوراني نجل الداعية العظيم المرحوم شاه عبدالمعلم صديقي الهني وشجعني على الدخول في هذه المغامرة الصعبة وعلاوه على ذلك فان الجهود التي بذلت من قبل علماء اهل السنة خلال حركة القاديانية او جبت كتابة هذا الكراس۔

انا لا ادعى بانى عالم اور جل الكلمة فانه من الممكن ان تكون هناك بعض الاخطاء في الحقائق او في اللغة واتمنى لو وجدت مثل هذه الاخطاء ان ينهني اليها اخواني المسلمون واسأل الله عز وجل ان يغفرلى وللمسلمين كافة ويحفظنا من مكائد الغدر والخيانة والمعتقدات الباطلة لنبي قاديان المزعوم۔

قرار المجلس النيابي (البرلماني):

اعتبر المجلس البرلماني لجمهورية باكستان الاسلامية القاديانيين والاهوريين (الاحمديين) وهم اتباع مرزا غلام أحمد القادياني اقلية غير مسلمة وبهذا تحققت الرغبة القديمة لمسلمي الباكستان ووفقاً لهذا القرار

والتعديل اللاحق في الدستور الباكستاني فان حقوق اتباع غلام أحمد ستكون محفوفة تماماً كما هي حقوق الاقليات الاخرى التي تقيم ضمن حدود الدولة، وان هذا القرار الذي ينسجم مع أمانى الشعب جاء متأخراً جداً حيث كان الشعب لمدة طويلة مستاء من الادعاء الباطل للنبوة واهانة النبي الحبيب محمد من قبل اتباع الدين القادياني الزائف۔

نبذة مختصرة عن حياة مرزا غلام احمد:

ولد هذا الافاك الداهية سنة ١٨٣٩ ميلادية في مدينة قاديان التابعة لمحافظة جور داسبور۔ مقاطعة البنجاب بالهند وسط عائلة معروفة بالخيانة حيث خان افرادها قضية المسلمين في الهند وعملوا كادوت عملية للاستعمار البريطاني، وقال ميرزا في كتابه (التحفة القيصرية) عن والد غلام مرتضى بان له اتصالات جيدة وعلاقات ودية مع الحكومة الانجليزية وقدم خدمات جيدة لها وعمل ليل نهار لافشال حركة۔ التحرر التي بدأها مسلمو شبه القارة في سنة ١٨٥٤م لتحرير انفسهم من العبودية للحكم البريطاني۔

وبتقن مرزا غلام احمد اللغات الفارسية والاردية والعربية طبقاً للنظام التعليمي السائد آنذاك۔ وحاول في بداية حياته ان يحصل على وظيفة المختار ولكنه فشل في الاختيار مشكل يشير الرثاء فأصيب بنجبية اول كبيرة من جراء امانيه في الحصول على وظيفة لدى الحكومة البريطانية وان الانجليز رأوا في هذا الشخص قرصة جيدة لتفريق ضف المسلمين وبالتالي تقوية سيطرتهم على شبه القارة، فاشاروا عليه القيام بلعبة جديدة باسم الدين ليصلوا الى النهاية المطلوبة بواسطة دعوته الزائفة، وقد كرس هذا الرجل نفسه للدعوة ضد الجهاد لأن الانجليز

كانوا يخافون كثيراً من الجهاد، الفريضة التي الهمت المسلمين عبر التاريخ حمل السلاح ضد الظلم والاحاد.

ولكسب تعاطف المسلمين وتحقيق الشهرة بينهم بدأ بتحدى معتقدات المسيحيين والهنود وبهذه الطريقة استطاع ايضاً ان يكسب مبالغ طائلة من المال تبرع بها المسلمون المخلصون بسخاء لأجل نشر الكتب التي تنقضي عقائد المسيحيين والهنود، وخلال عمله كداعية للاسلام بداء يوضع الاساس لنبوته الزائفة حيث قدم له الانجليز الدعم الكامل من اجل الوصول الى النتيجة المطلوبة.

وبعد ان اصبح مرزا غلام أحمد معروفاً كداعية كتب العديد من الكتب واعتبر نفسه مجدداً للاسلام.

واهل البنجاب يتصفون أصلاً بالتدين والتعاطف مع العلماء ورجال الدين والدعاة والمصلحين ونتيجة لهذا اصبح مرزا غلام مقبولا بينهم كمصلح ديني ولكن العلماء ورجال الشريعة كانوا يلاحظون بدقة فشاطات مرزا غلام أحمد وينظرون بريية منذ البداية الى هذا الشخص الذي بدعى الاصلاح والتجديد وكانوا يشكون في كونه ضليغاً بالعربية او عالماً مؤهلاً.

كان ذلك في بداية القرن العشرين عندما ظهر مرزا غلام على حقيقته وانكشفت نواياه حيث اعلن نفسه المسيح الموعود ونبياً يوحي اليه من الله مباشرة وادعى بان له مليون معجزة كدليل على نبوته.

ولكونه اداة وعميلاً للانجليز استطاعت دعوته ان تجد لها مواضع قدم في الاراضى الواقعة تحت حكم الانجليز، وبقيت زكيا والسعودية وافغانستان في مأمن من دعوته الكاذبة فيما حرمت دعوته من حماية القانون في مصر وسوريا بعد نجاح الثورة فيهما. وان علماء شبه القارة

الهندية الاكستانية تحذوا ادعاء انه الباطلة مرة واحدة ودعوه لمواجهتهم للجواب على اسئلتهم لازالة الشكوك التي كانت تحايرهم، وعادة ما كان مرزا غلام أحمد يتهرب من العلماء لانه يفتقر الى البراهين القوية ولكنه وفي جميع مواجهاته لهم كان يهزم هزيمة نكراء ويمنى بالخزي والذل، وان فشله يرجع بصورة رئيسية الى هدفه الى غطرسته والخلل العقلي المزمّن الذين كان يعاني منه ومن جانب آخر فقد ثبت عن طريق الوصفات الطبية التي كان يكتبها طبيبه الخاص بانه كان اساساً يعاني من المرض وتعرض للاختلال العقلي مرات.

وقدمات غلام أحمد في سنة ١٩٠٨ ميلادية نتيجة اصابته بمرض الكوليرا وقد عاقبه الله على اقترائه على دينه الحق بان جعل وفاته في مرحاض بيته، وجاءت هذه الحادثة لتنبه الكثيرين من اتباعه حيث زكوا معتقدتهم ودخلوا في صفوف المسلمين باعداد كبيرة ولكن البعض ظل على اعتقاده الباطل نتيجة الاغراء بالمال والمناصب من قبل الانجليز للاستمرار في لعبة خداع الناس وتضليلهم.

ان كل مسلم في العالم يعلم حقيقة كون الايمان بختم النبوة هو معتقد اساسي في الاسلام وقد اوضح الله سبحانه في كتابه العزيز بان محمداً ﷺ هو آخر الانبياء وانه لا نبي بعده، والحق بان هذا الاعتقاد متفق عليه بين كل الفرق الاسلامية ولم تكن هذه النقطة موضع اختلاف ابداً منذ ظهور الاسلام قبل اربعة عشر قرناً وجاء مرزا غلام لهاجم هذه الحقيقة الاساسية وتقسيم المسلمين الى مجموعتين، تستمد احدهما وحيها قوتها من مكة والاخرى من قاديان وعليه فان دين غلام أحمد كان مؤامرة دينية ليست ضد وحده مسلمي شبه القارة فحسب بل كانت ضد وحدة العالم الاسلامي ككل. وان المسلمين رفضوا الادعاء الكاذب لهذا

المفتري وانه لو لا حماية الانجليز له لذبحوه مثلما ذبحوا صاحبه بالامس مسلمية الكذاب في المواجهة التي حصلت بينه المسلمين مسيلمة الكذاب في عهد الخليفة الأول ابوبكر الصديق رضى الله عنه-

والادعاء الكاذب للنبوّة يعتبر تحدياً للعقيدة الاساسية للمسلمين وليس هذا فحسب بل انه بمعناه الدنى، يؤثر على هيكل الشريعة والايان ويؤدى الى الافتراء والحاق الاهانة بمقام الرسول ﷺ ومقام الصحابة واهل البيت وزوجات الرسول والاولياء والعلماء وقد سخر المرزا من علامات النبوة وفسر القرآن الكريم حسب اهوائه واوهامه ورفض ان يقر بصحة الاحاديث النبوية الشريفة وعليه فقد اجمع علماء الامة الاسلامية على اعتباره كافراً وملحدًا نظرًا لتهمته الكاذبة والباطلة على الرسول محمد ﷺ ونظرًا لادعائه الزائف للنبوّة-

القاديانية مصدر للاذى في باكستان:

مع ادراك مقاصد واهداف هذه العقيدة الباطلة وأخذ تاريخها الاسود بنظر الاعتبار اظهر العلماء وخصوصاً علماء اهل السنة شكوكهم حول ولاء القاديانيين للباكستان- وانهم طالبوا منذ تأسيس الباكستان باعتبار اتباع مرزا غلام أحمد اقلية غير مسلمة وإلا فانهم سوف يتأمرّون لاضعاف البلاد الذى اسس باسم الدين الاسلامى الحق كما اثبتت الاحداث الاخيرة بان هذا الخوف لم يكن بلا اساس-

وكل باكستان كان مندهشاً وغازباً على الدور الذى لعبه شوردى ظفر الله خان الزعيم القاديانى الشهير فى فصل ”جور داسبور“ عن باكستان بالاضافة الى مؤامرات عديدة اخرى دبرها القاديون ضد البلاد، وزعيم قاديانى آخر هو إم، إم- أحمد وضع اسس الاقتصاد

الباكستانى على شكل خطة شيطانية تؤدى الى تقسيم البلاد وتزرع البغضاء بين المسلمين فى شطرى البلاد-

وان سقوط دكا المأساوى سنة ۱۹۷۱ ميلادية والذى شاهده العالم كان نتيجة للظلم الاقتصادى خطط له القاديانيون بدقة وكان هذا بمثابة انتصار للاتحاد يانين وخطوة نحو تحقيق الخطط الشريرة التى وضعها مؤسس هذه العقيدة-

وانه خلال تاريخ الباكستان فان الطلب المتواصل باعتبار القاديانيين اقلية غير مسلمة كان- من قبل العلماء المشاهير امثال المرحوم مولانا ابو الحسنات قادرى من لاهور والمرحوم مولانا عبد الحامد بدايونى من كراتشى و مولانا عبدالستار خان نيازى وآخرين امثال السيد ابو الاعلى المودودى والعالم الديوبندى الشهير المفتى محمد شفيع من كراتشى والمفتى محمود، ولكن الحكومة لم تلتفت الى هذا المطلب-

حركة ۱۹۵۳ الشهيرة اتباع المرزا غلام احمد:

عندما فثلت جميع الجهود التى بذلت لحل هذه المشكلة التى اثارت مشاعر المسلمين فقد قام الشعب الباكستانى وخاصة فى القليم البنجاب بمظاهرات ضخمة مرددين الشعارات تأييداً للنبي الحقيقى محمد ﷺ واراد الشعب بقيادة علمائه الضغط على حكومة البنجاب وقبول طلبهم الشرعى، ولن الحكومة لم تحل المشكلة بل لجأت الى اتخاذ اجراءات قمعية ضد الحركة وقد أمرت الشرطة باطلاق النار على المتظاهرين وان الكثير بن منهم استشهدوا دفاعاً عن الدين الحق وقد اشترك القاديانيون أيضاً فى المذبحة فقتل وسجن الآلاف وفى النهاية اعلنت الاحكام العرفية فى جميع مناطق البنجاب وقد اصدرت المحاكم العسكرية العديد من

الاحکام وحکم على العديد من زعماء الحركة بالموت ومنهم مولانا عبدالستار خان نیازي ومولانا خليل أحمد قادري بن الشيخ ابو الحسنات قادري وآخرين، ونتيجة للضغط الكبيرة التي مارسها المسلمون داخل الباكستان وخارجها استدلت احكام الاعدام بالسجن المؤبد.

احداث مدينة ربوة ونتائجها:

مرت مجموعة من طلبة كلية الطب اثناء العطلة الدراسية بمدينة ربوة وذلك في الثاني والعشرين من مايو سنة ١٩٤٢ ميلادي وتعتبر ربوة المقر الرئسي للقاديانيين في باكستان حيث لا اثر فيها لأى سلطة مدنية ما عد سلطة الخليفة وعند وصول القطار الذي يقلهم الى محطة المدينة اطلق الطلبة شعارات (يعيش ختم النبوة) وفي رحلة العودة على نفس القطار المحمل بالطلبة، استعد اهالى ربوة لاطلاق العنان لبريريتهم وهمجيتهم على هؤلاء الشباب، فتأخر القطار عن المسير وسحب الطلاب خارج العربات وانهاوا عليهم المبرح دون رحمة مما اسفر عن جرح العديد منهم ووقع عدد آخر على الارض فى حالة اغملو وانتشر خبر هذه الحادثة كالنار فى الهشيم فى طول البلاد وعرضها، وقد ثار هل البنجاب خاصة لان هذا التحدى القاديانى وقع على ارضه. ونزل شعب الباكستان الى الميدان مرة اخرى ونظم نفسه لحل هذه المشكلة نهائيا وعقدت الاجتماعات الجماهيرية وطافة المظاهرات معظم المدن وقدمت العديد من الطلبات الى الحكومة.

وقد اسس علماء الباكستان الذى يمثلون مختلف المذاهب منظمة مركزية اسموها المجلس المركزى للحفاظ على عقيدة ختم النبوة وذلك للسيطرة على مشاعر الشعب وتنظيم تورثهم نحو الحل الدائم لهذه

المشكلة التى طل أمدها. واختير الشيخ يوسف بنورى من كراتشى رئيساً لهذا المجلس فى حين اختير الشيخ محمود أحمد رضوى ابن المفتى الاعظم السيد ابو البركات من حزب الاحناف بلاهور اميناً عاماً.

وقد انطلقت الحركة للعمل بسلام مثوب برغبة حازمة وقوية على حل المشكلة بشكل نهائى، وردت الحكومة مرة اخرى باجراء ات فمعية فاعتقلت العلماء والطلبة واستخدمت الغازات المسيلة للدموع والجات الى الضرب بالعصى واهروات مراراً، ولكن الشعب الذى يحتفظ فى ذاكرته باحداث سنة ١٩٥٣ سيطر على انفعالاته ولم يعط الفرصة للحكومة باعلان الاحكام العرفيه مرة أخرى لسحق الحركة ونتج عن هذا الموقف السلمى والراسخ من الشعب قرار الحكومة بتحويل كامل القضية الى المجلس الوطنى لمناقشته.

واذبح هذا القرار من الاذاعة على لسان السيد ذوالفقار على بهوتو رئيس الوزراء (السابق) عشية الاضراب العام الذى دعا اليه المجلس المركزى للحفاظ على عقيدة ختم النبوة واعلن بان المسألة سوف تعرض على المجلس الوطنى فى الثلاثين من يونيو سنة ١٩٤٢ ورغم ان هذا الوعد قد تحقق ولكن الشعب ظل يترقب بقلق ولم يتخل عن يقظة. وقد تجول العلماء والطلبة فى طول البلاد وعرضها والقوا الخطب وسيرت المظاهرات لتبديد كل الشكوك حول صدق اهدف الذى بنادى به العلماء وابناء الشعب ولكن الحكومة لم تقدر هذه الاحجاجات السلمية بل استمرت فى زج قيادات العلماء فى السجون مع الالاف من ابناء الشعب واحد هؤلاء العلماء هو المرحوم مولانا محمود شاه من مدينة غجرات حث رفض الخروج منه السجن بكفالة نتيجة لتعذيبه فى مختلف سجون البلاد.

القرار التاريخي للمجلس الوطني:

في الثلاثين من يونيو سنة ١٩٤٢ وبعد الكفاح الطويل لمسلمي باكستان وضع الأمر كله امام المجلس الوطني الباكستاني على شكل قرارين، حيث تبنت الحكومة أحد هذين القرارين وقدمه وزير القانون انذاك السيد عبد الحفيظ بيرزادة في حين تبنت المعارضة القرار الآخر بزعماء سماحة الشيخ شاه أحمد نوراني امين المجموعة البريطانية للمعارضة وزعيم المجموعة البريطانية لجمعية علماء باكستان ورئيس جمعية علماء باكستان والجدير بالذكر انه لأول مرة يشير مولانا شاه احمد نوراني مسألة تضمين الدستور الباكستاني لتعريف المسلم واعتبار الاسلام دين الدولة الرسمي وانه مما لا شك فيه بان هذين المشروعين لقيام تأييداً من جميع اتجاهات المعارضة بما فيها علماء ديوبند واعضاء الجماعة الاسلامية الذين عملوا جنباً الى جنب لتحقيق المصادقة على هذه التوصيات وادراجها ضمن الدستور.

وحان الوقت لتحديد الوضع الدستوري للقاديانين وفقاً لمادة تعريف المسلم الوارد في الدستور الباكستاني بانهم غير مسلمين او بالاحرى كفرة وكان هذا ايضاً جوهر المشروع الذي تقدمت به الحكومة بواسطة السيد عبد الحفيظ بيرزادة وزير العدل.

وان مشروع القرار المقدم من قبل المعارضة ورئيسها شاه احمد نوراني قد ذيل باعضاء سبعة وثلاثين عضواً في المعارضة بضمنهم حزب عوامي الوطني والمفتي محمود من جمعية علماء الاسلام والأستاذ غفور أحمد من الجماعة الاسلامية وتشودري ظهور الهي من حزب الرابطة الاسلامية (Muslim League) والحاج مولی بخش سومرو ممثلاً عن المستقلين في المجلس الوطني.

"مشروع قرار المعارضة":

حيث ان الحقيقة هو ان المرزا غلام أحمد القادياني اعتبر نفسه نبيا بعد النبي محمد ﷺ وحيث ان ادعاءه الباطل للنبوّة ومحاولته تحريف العديد من الايات القرآنية والغاء فريضة الجهاد باعتبار خيانة للمفهوم الاساسي للاسلام، وحيث انه نتاج الاستعمار والامبريالية و ان هدفه الوحيد هو هدم وحدة المسلمين وتحريف الاسلام وحيث ان الامة الاسلامية جمعاء متفقة على فكرة ان اتباع مرزا غلام أحمد خارجون عن الاسلام سواء اعتبروه نبيا او نادوه باى شكل آخر او اعتبروه مجدداً او زعيم دينيا. وحيث ان اتباعه يمكن ان ينتحلوا أى اسم يمزجهم بالمسلمين ويتظاهرون بكونهم فرقة اسلامية وهكذا فهم مشغولون بالفعاليات الهدامة سرّاً وعلناً.

وحيث ان منظمة العالم الاسلامي قد قررت في اجتماعها المنعقد بين السادس والعاشر من شهر ابريل سنة ١٩٤٢ ميلادية في مكة المكرمة وبا شتراك حوالى مئة واربعون منظمة اسلامية من العالم الاسلامي، قررت متحدة بان القاديانية التي تعتبر نفسها واحدة من الفرق الاسلامية هي حركة هدامة ضد الاسلام والعالم الاسلامي.

ولهذا يجب على هذا المجلس اعتبار اتباع مرزا غلام أحمد تحت اى اسم كانوا غير مسلمين ويجب على الحكومة تقديم مشروع قانون لاجراء التعديل الضروري في دستور جمهورية باكستان الاسلامية، وان يكون هذا البيان نافذ المفعول مع ضمان المصالح والحقوق القانونية لهذه الاقلية الغير مسلمة.

اسماء الموقعين على مشروع القرار:

- ۱۔ مفتی محمود
- ۲۔ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری
- ۳۔ مولانا شاہ احمد نورانی الصدیقی
- ۴۔ الأستاذ غفور أحمد
- ۵۔ مولانا سید محمد علی رضوی
- ۶۔ مولانا عبدالحق اخور اختک
- ۷۔ تشو دری ظہور الہی
- ۸۔ سردار شیرباز مزاری
- ۹۔ مولانا ظفر أحمد انصاری
- ۱۰۔ السید عبد الحمید جتوئی
- ۱۱۔ صاحب زادة أحمد رضا قصوری
- ۱۲۔ السید محمود اعظم فاروقی
- ۱۳۔ مولانا صدر الشہید
- ۱۴۔ مولوی نعمت اللہ
- ۱۵۔ السید عمرہ خان
- ۱۶۔ مخدوم نور محمد
- ۱۷۔ السید غلام فاروق
- ۱۸۔ سردار مولیٰ بخش سومرو
- ۱۹۔ سردار شوکت حیاہ خان
- ۲۰۔ راو خورشید علی خان
- ۲۱۔ رئیس عطا محمد مری

- ۲۲۔ الحاج علی احمد تالبور
- و بعد مدہ وجیزہ وقع المدرجة اسماعہم ادناہ علی مشروع القرار
- ۲۳۔ نواب زادة میان ذاکر قریشی
- ۲۴۔ السید کرم بخش ایوان
- ۲۵۔ مہر غلام حیدر بہروانہ
- ۲۶۔ صاحب زادة سیف اللہ
- ۲۷۔ ملک جہانگیر خان
- ۲۸۔ السید اکبر خان محمد
- ۲۹۔ الحاج صالح خان
- ۳۰۔ خواجہ جمال محمد کوریجا
- ۳۱۔ غلام حسن خان دادلا
- ۳۲۔ صاحب زادة محمد نذیر سلطان
- ۳۳۔ میان ابراہیم برق
- ۳۴۔ صاحب زادة نعمت اللہ خان
- ۳۵۔ السید عبد السبحان
- ۳۶۔ الفريق جمال دار
- ۳۷۔ السید عبد الملک خان

مشروع القرار بین یدی المجلس:

شكل المجلس الوطنی لجنة خاصة المناقشة المشروعین المقدمین بصورة تفصیلیة وتقديم التقرير النهائی الى المجلس الوطنی واخیر

لعضویتها عددًا من الزعماء المتتمين الى مختلف التكنلات وقد مثل المعارضة في هذه اللجنة كل من سباحة الشيخ شاه أحمد نورانی من جمعية علماء باكستان والاستاذ غفور أحمد من الجماعة الاسلامية والمفتی محمود من جمعية علماء الاسلام وتشودری ظہور الہی من حزب الرابطة الاسلامية ومولا بخشر سومرو من المستقلين في حين رشحت الحكومة السيدین عبدالحفیظ بیرزادہ ومولانا کوثر نیازي ممثلين لوجهة نظرها في اللجنة۔

وبدأت اللجان عملها في حين ظلت الجماهير خارج المجلس مستمرة في ثورتها والشرطة صعدت من قمعها اكثر واكثر ولم يسمع الا أحد ان يخطب دفاعًا عن المكانة المقدمة للرسول محمد ﷺ كخاتم للانبيا ومنع استعمال مكبرات الصوت حتى في المساجد وفرضت المادة ۱۴۲ في جميع انحاء البلاد والتي يمنع بموجبه مجمع اكثر من اربعة اشخاص في مكان واحد، والصحافة التي كانت خاضعة للرقابة أصلاً فرضت عليها اجراءات رقابية اكثر ومعنت من نشر اراء الناس وعواطفهم حول المسألة۔ وبالرغم من كل هذه القيود ظل الشعب الذي صمم على تقديم كل التضحيات لحبيبه الرسول الاكرم صلوات الله وسلامه عليه مستمرًا في نضاله وكفاحه۔ وكان واضحا تصميم الشعب الباكستاني وخاصة اهل البنجاب على التضحية بكل ما يملك من وسائل الراحة والمتعبل وحتى الغروريات الاساسية مثل الخبز والماء من اجل انهاء هذه المشكلة وبعضهم قدم هياته لهذه المهمة المقدمة وبلغ عدد الذين استشهدوا في هذه الحركة اربعون رجلاً وبهذا الخصوص تذكر بمزيد من الاجلال والتقدير علماء السواد الاعظم واهل السنة الحقيقي تحت قيادة سماحة الشيخ عبدالستار خان نیازي الأمين العام لجمعية علماء

الباكستان ومولانا السيد محمود أحمد رضوی ومنظمة طلبة السواد الاعظم (انجمن طلبة الاسلام) اغدق الله تعالى عليهم بركاته الخالدة۔ وكان الشيخ شاه أحمد نورانی والشيخ عبدالمصطفى الازهری يحركون النضال على جبهتين احدهما داخل لجان المجلس الوطني والاخرى خارج المجلس وسط الشعب الذي رجب بهما وفتح لهما الأيدي والصدور اينما خلوا رغبوا عن القيود المفروضة، ففي النهار كانا يشعلان نفسيهما بمداولات المجلس بينما يقضيان الليالي مع الشعب مسافرين الى مختلف المناطق لرأس اجتماعات الجماهير۔ وانه في غضون انشلاثة أشهر التي قضياها في اسلام آباد قطعاً اكثر من اربعين الف ميلاً داخل البنجاب وحدها وان السواد الاعظم منه اهل السنة تقدم ثنائها وتقديرها للعلماء الاربعة في المجلس الوطني مولانا انشاء احمد نورانی ومولانا المصطفى الازهری ومولانا سيد محمود علي رضوی ومولانا ذاكر صاحب على جهودهم المخلصة من اجل حفظ مقام النبوة وتدعو الله عز وجل ان يطيل اعمارهم لخدمة الاسلام والمسلمين في العالم۔

مداولات اللجنة:

وبدأت اللجنة بمناقشة مختلف وجوه القضية في حين تقدم المرزا ناصر من مدينة ربوة وصدر الدين لاهور وهما من زعماء القاديانية برجا الى اللجنة بالسماح بتقديم دفاعهما، وقبلت اللجنة طلبهما وودعتهما للمشول امام اللجنة وكان المرزا ناصر هو اول من مثل امام اللجنة المذكورة حيث قدم شرحاً كتابياً درسها المدى العام الباكستاني السيد يحيى بختيار خلال احد عشر يوماً وان الاسئلة التي سألها المدعى العام الباكستاني أعدت من قبل اعضاء اللجنة وخاصة العلماء منهم وان

تفاصيل الاجراءات لا يمكن نشرها هنا لأن الأمر كان واضحاً من قبل رئيس المجلس بالحفاظ على سرية جميع مداوالات اللجنة وطلب من الاعضاء عدم الكشف عما يجري داخل اللجنة.

ولكننا نستطيع ان نقول بان المرزا ناصر أحمد كشف عن الاركان الاساسية لعقيدته امام اللجنة موضحاً بان مرزا غلام أحمد هو المسيح الموعود والنبي بعد الرسول محمد ﷺ حسب العقيدة القاديانية وهذا الاعتراف كان كافياً لا قناع اولئك الاعضاء الذين كانوا يجهلون مضمون هذه العقيدة الفاسدة بان القاديانيين هم غير مسلمين او بالحقيقة كفر لانهم يتبعون ديناً يتعارض مع الاسلام وتعاليمه.

وبعد ثلاثة أشهر استطاعت اللجنة التوصل للقرار النهائي وفحت للقاديانيين كل الفرص الممكنة للدفاع عن وضعهم ولكنهم كانوا يهزمون دائماً كما كان نبههم المزعم يهزم دائماً امام العلماء الاعلام ولم يستطيعوا الصمود امام قوة الحجج والبراهين التي كان يوردها العلماء وانه في السادس من سبتمبر سنة ١٩٤٢ ميلادية وبعد اربعة اجتماعات مطلوبة للجنة مع السيد ذو الفقار على بهو تورئيس الوزراء تم التوصل الى القرار التاريخي عندما دقت الساعة معلنة انتصاف الليل.

وفي السابع من سبتمبر كانت الأمة باجمعها تنتظر الحكم، وكان التوتريسود الجميع وتحلقت الجماهير حول اجهزة الراديو والتلفاز لسماع القرار الحيوي. وكانت الجماهير اينما وجدوا، في المراكز التجارية وفي مكاتب الاحزاب السياسية وفي للمعاهد التعليمية وفي كل حقول الحياة لا يدور في خلد هم أي شيء سوى انتظار قرار المجلس الوطني، فسفى نفس اليوم وفي الساعة الثالثة والنصف قدمت اللجنة باجماع تقريرها الى المجلس الوطني الذي وافق على التقرير وتعديل الدستور

وفقاً لذلك وفي الساعة السابعة من ماء نفس اليوم صادق مجلس الشيوخ على القرار، وبهذه الطريقة صدر القرار التاريخي القاضي باعتبار القاديانيين والاحمديين اللاهوريين اقلية غير اسلامية، وتوج النضال الجماهيري الذي امتد لاربعة أشهر طويلة ومتعبة بهذا القرار التاريخي وانه بفضل الله والرسول ﷺ استطاع مسلمو الباكستان من اماطة اللثام عن شر القاديانية، وهذا في الحقيقة هو نصر عظيم يرجع فضل حقيقة فقط الى الجماهير والعلماء لأنه لم تكن هناك اية علمة لفهم الحكومة لخطورة الموقف ولم يكن في الحسبان بان الحكومة المؤلفة من مجموعة من الاشتراكين سوف ترسخ او تستمع الى رغبة الجماهير وان غالبية اعضاء الحزب الحاكم قد اخذوا الأمر ببساطة لا اعتقادهم بان المسألة لا تعدى كونها مشكلة طائفية، وكان هذا عملاً جريئاً للمسلمين بمختلف طبقاتهم، الشباب والشيوخ والطلبة والعمال والعلماء البطاء حيث اجبروا الحكومة على قبول هذا الطلب الاساسى لمسلمى شبه القارة، ولا شك ان المجلس الوطنى الذى يمثل الغالبية من مسلمى الباكستان قد اتخذ قراراً صحيحاً وديموقراطياً.

واذا كان البرلمان البريطانى يستطيع تحديد موقفه من الشيخ ولا يسمع بأى نقاش ضد البروتستانت فان الدول المتقدمة والاشتراكية مثل الصين وروسيا الأتطيق سماع اى شيء ضد الشيوعية و كارل ماركس ولينين وماوتس تونغ وباكستان وهى الدولة التى تستمد استراتيجيتها من الاسلام يجب على برلمانها مناقشة وتحديد وضع اولئك الذين يعملون ضد معتقداتها الاساسية باسم الاسلام، فاذا كان الاسلام ديناً فأن الاشتراكية والشيوعية هما ايضاً من الاديان، والفرق بين هذين الدينين هو ان الاسلام يوجب على اتباعه الولاء ولايمان بخالق العالم

وهو الله عز وجل من خلال حبيبه النبي الخاتم محمد ﷺ في حين ان اتباع الدين الاخر يؤمنون بالخلقين والبشر امثال كارل ماركس ولينن وماو واذن فالاسلام والاشتراكية كلاهما يدعوان الى العبادة فالأول يدعو الى عبادة الله عز وجل والثاني يدعو الى عبادة البشر امثال كارل ولينن۔

القرار الصحيح:

باكستان هي جمهورية اسلامية ودينها الرسمي الاسلام ولا يسمع لأحد بتخريب المعتقدات الاساسية للدين الاسلامي وهو يتظاهر بالاسلام۔ فالاسلام يعلم التسامع والمسلمون كرماء في نظرتهم لغير المسلمين ولكن ليس لأولئك الذين يتظاهرون بالاسلام يحيكون المؤمرات على الدين ويتناولون على مقام الرسول الاكرم ﷺ والذي لا يتجرأ على فعله غير المسلم۔

وانه من اعظم واجبات المجلس الوطني لجمهورية باكستان الاسلامية الفاظ على مكانة الرسول الاعظم في الدستور الوطني وبما ان هذا الهدف الديني المقدس قد تحقق لدافان اعضاء المجلس يستحقون التهئة القلبية من الامة الاسلامية جمعاء۔

وبعد صدور هذا القرار التاريخي ضاعف القاديانيون والاحمديون حملاتهم المغرضة ضد الاسلام ووجهوا التهم الى هذا القرار وصانعيه من اعضاء المجلس الوطني، وهم يجاولون ذر الرماد في عيون المسلمين في جميع انحاء العالم بواسطة تعاليمهم الخاطئة وللشوهة وتحريف الحقائق وبذلك تم لهم خداع العديد من المسلمين۔

ولا رشاد أولئك الذين خدعوا، ولا اعلام الآخرين رأينا ان نور ديفيا بلى التقرير الذي قدمته اللجنة الخاصة للمجلس الوطني ومسودة قرار

التعديل في الدستور وبعض الاعتقادات الاساسية للقاديانيين ولا احمديين۔

القرار:

ان اللجنة الخاصة في المجلس الوطني قررت باجماع على ارسال هذه التوصيات الى المجلس لدراستها واتخاذ القرار بشأنها وان اللجنة الخاصة وبمساعدة اللجنة الموجهة واللجنة الفرعية ترى ان القرارات التي حولت اليها من المجلس وبعد الاطلاع على الوثائق واستجواب الشهود بما فيهم رئيس الجمعية الاحمدية بربوة والجمعية الاحمدية۔ اشاعت اسلام بلاهور على التوالي جمعت على تقديم هذه التوصيات الى المجلس الوطني:

- ا۔ يجب تعديل الدستور الباكستاني كالاتي:
- ١۔ ادراج ذكر القاديانيين واللاهوريين او الاحمديين في المادة رقم ١٠٢۔
- ٢۔ تعريف المسلم بفقرة جديدة في المادة ٢٦٠ من القانون ولاضفاء الاهمية على التوصيات السابقة فقد اتفق بالاجماع على مسودة القرار الملحقہ۔
- ب۔ يجب اضافة الشروحات الآتية الى القسم ٢٩٥ ألف من قانون العقوبات الباكستاني۔
- الشرح۔ ان المسلم الذي يجاهر وبارس ويدعو ضد مفهوم ختم النبوة للرسول ﷺ كما في الفقرة۔
- ٣۔ من المادة ٢٦٠ من الدستور فانه يعاقب بموجب هذا القسم۔

- ج۔- وهكذا فان التعديلات التشريعية يجب ان تشمل القوانين ذات الصله مثل قانون التسجيل الوطنى لعام ١٩٤٣ واحكام قوائم الانتخابات لعام ١٩٤٢م۔
- د۔- يجب الدفاع والحفاظ على حياة وحرية واملاك وشرف والحقوق الاساسية لكل مواطنى الباكستان بغض النظر عن انتماعلتهم۔

التواقيع:

- ١۔ عبد الحفيظ بيرزادة
- ٢۔ مفتى محمود
- ٣۔ مولانا شاه أحمد نورانى الصديقى
- ٤۔ الاستاذ غفور أحمد
- ٥۔ غلام فاروق
- ٦۔ تشودرى ظهور الهى
- ٧۔ سردار مولى بخش سومرو

مشروع القانون:

- فيما بلى تعديل الدستور لمهورية باكستان الاسلامية:
- حيث ان الاضافة الملائمة لتعديل دستور جمهورية باكستان الاسلامية هي لغرض الوضوح المستقبلى وبموجبها نسن ما بلى:
- ١۔ عنوان قصير واستهلال
- (١) يسمى هذا القانون بالتعديل الثانى فى قانون ١٩٤٢م۔

- (٢) ينقذ فى الحال۔
- ب۔- يجب ان يدرج عبارة (افراد مجموعة القاديانيين او مجموعة الاهوريين الذين يسمون انفسهم (الاحمدين) بعد كلمة (الجماعات) فى الفقرة ٣ من المادة ١٠٦ ويعدل حسب القانون۔
- ج۔- تعديل المادة ٢٢٠ من الدستور يجب اضافة التبدل الجديد الاتى الى المادة ٢٢٠ الفقرة (٢) بالاسم۔
- د۔- أى شخص لا يؤمن بختم النبوة محمدًا ﷺ خاتم الانبياء او يدعى النبوة بأى معنى من معانى الكلمة وبأى وصف مهما كان بعد النبي محمد ﷺ او يعترف باى ادعاء مماثل للنبوة والتجديد فى الدين۔ هو غير مسلم۔ لاغراض الدستور والقانون۔

البيان والاهداف والاسباب:

كما قرر المجلس الوطنى بعد التوصيات المقدمة من اللجنة الخاصة فان هذا المشروع ينشد الى تنقيح الدستور لجمهورية باكستان الاسلامية باعتبار أى شخص لا يؤمن بصورة مطلقة بختم النبوة بمحمد ﷺ او يدعى النبوة بعد محمد ﷺ او يعترف بأى ادعاء مماثل للنبوة والتجديد فى الدين (غير مسلم)۔

عبد الحفيظ بيرزادة
الوزير المسئول

معتقدات میرزا غلام احمد القادیانی

ادعائه النبوة: ان واحدة من المعتقدات الاساسية للاسلام بعد التوحيد والمعاد هو الايمان بمحمد ﷺ كخاتم للانبياء وهذه الفكرة ليست بدعة جديدة بل هي قديمة قدم الاسلام-

وحتى في حياة الرسول الاكرم ﷺ ادعى البعض النبوة ومنهم مسلمية الشهير بالكذاب حيث لم يقبل به نبياً ابداً حتى ضرب عنقه في عهد الخليفة الاول ابو بكر الصديق (رضى الله عنه) لافتراءه الفاضح وادعائه الكاذب للنبوة وانه منذ فجر الاسلام اعتبر المسلمون دائماً مثل هذا الدجال كافراً وملحداً، ولا يوجد هناك ادنى اختلاف في هذا الأمر- وهذا الادعاء الجديد للنبوة من قاديان اعتبر أيضاً مخالفاً للاسلام بل وكفراً والحاداً كما افتي بذلك علماء شبه القارة الهندية الباكستانية وعلماء الدول الأخرى في بداية القرن العشرين-

وان النبي محمد صلى الله عليه وسلم كان قد حذر أصلاً من مثل هؤلاء الدجالين وانه لا تقوم الساعة حتى يدعى هذا الأمر ثلاثون كذاباً ورجالاً كما في صحيح البخاري و مسلم و اشار القرآن الكريم بوضوح في عدة مواضع الى مسألة ختم النبوة وفيها بلى بعض هذه الايات:

قال تعالى: ما كان محمد ابا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليماً- [الاحزاب: ٣٠]

وقد حرف القاديانيون تفصير كلمة (خاتم) في هذه الآية المباركة بما

ينافى التفسير الذى أخبر به الرسول محمد ﷺ والصحابة والعلماء والمفسرين وأن تفسيرهم يخالف ما عليه اجماع المسلمين فى العالم- وان الايمان بالاسلام ليس فقط فى قبول الآيات القرآنية بل وقبول التفسير الذى ورد على لسان الصحابة والعلماء دائمة الشريعة والذى توارثه المسلمون جيلاً بعد جيل وهكذا فان معنى كلمة (خاتم) ليس إلا الذى يختم وهو الخاتم حيث لا يأتى بعده أحد-

قال تعالى: "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى" -[المائدة: ٣] لقد اعلن الله تعالى فى هذه الآية اكمال شيئين اثنين الاول هو اكمال الدين والثانى اكمال النعم ومما لا شك فيه بان من اهم النعم هو بعث الرسول الأعظم ﷺ وعليه فانه سوف لا يظهر أى دين جديد ولا نبى جديد بعد النبى محمد ﷺ حتى قيام الساعة-

قال تعالى: "والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون" -[البقرة: ٢]

تشير هذه الآية بوضوح الى انه لا نبى ولا رسول ولا وحى بعد محمد ﷺ وكل الذى كان انما جاء قبل الرسول الاعظم عليه السلام والمؤمن انما يؤمن بما انزل على الرسول وما انزل من قبله على الرسل ولم تصل اية اخبار للمؤمنين عن ظهور نبى جديد بعد النبى محمد عليه السلام بلى شكل كان وان القاديانيين انما يتلاعبون بالالفاظ ويحاولون غش المسلمين بقولهم بظهور النبى عيسى عليه السلام بعد النبى محمد عليه السلام فهذه ليست عين الحقيقة، وانه لا شك فى نزول المسيح فى آخر الزمان ولكنه ينزل بصفته المسيح ابن مريم والذى كان نبياً أصلاً ولا يدعى بعثه كنبى جديد مثل النبى الكذاب غلام أحمد الذى ادعى النبوة-

وهناك الكتب من الايات القرآنية الشريفة التى تؤكد على ختم

النبوة على يد الرسول محمد ﷺ وأنه ليس من الممكن عرض جميع هذه الآيات مراعاة للاختصار في هذا الكتب-

وفيهما بلى أشهر الأحاديث النبوية الشريفة بهذا الخصوص:

(١) عن أبي هريرة قال: قال الرسول ﷺ

يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم

يزعمون أن رسول الله - [مسند امام احمد، ج: ٥، ص: ٢٤٨]

وبهذا فان اى شخص يدعى النبوة بعد النبى محمد ﷺ باى صورة او شكل فانه دون ريب غشاش وكاذب-

(٢) انا خاتم النبيين ولا نبى بعدى ففي هذا الحديث المعنى الواضح لكلمه (خاتم) وهى كلمة القرآن الكريم التى حرف تفسيرها على ايدى القاديانيين، حيث يصرح الرسول بان ختم النبوة يعنى ان لا نبى بعده-

(٣) عن سعد بن ابى وقاص قال بان الرسول ﷺ عندما استخاف علياً فى المدينة اثناء توجهه عليه السلام الى غزوة تبوك خاطبة بقوله: أما ترى ان تكون منى بمنزلة هارون منه موسى ولكن لا نبى بعدى-

(٤) مع ان هارون كان اخاموسى ونبياً غير مرسل ولكن الرسول اراد أن يخلص اذهان المسلمين من الشكوك حول على اثناء مقارفته اياه مع هارون لئلا يتخذون علياً نبياً بعد الرسول ﷺ وبهذا سدت جميع الابواب أمام أى ادعاء بالنبوة بأى شكل كان-

(٥) عن انس بن مالك - (ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعد ولا نبى - [الترمذى، ج: ٢، ص: ١٠٢]

ان الآيات القرآنية والأحاديث النبوية السابقة تكفى لإثبات موقف العالم الاسلامى وكما اسلفنا فان هناك العشرات من الآيات والأحاديث الشريفة التى توضح الموقف الاسلامى ولكننا اعرضنا عن ابرادها جميعاً بغية الاختصار:

عقائد نبى قاديان المزعم من خلال كتبه:

وفيهما بلى تأتى بعض النهاذج من الكتابات البغيضة المليئة بالافتراء للمرزا غلام أحمد الدجال:

١- الرب الحقيقى هو ذلك الذى بعث رسولا فى قاديان-

(قاديانى، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء، ص: 11، روحانى خزائن، ج: 18، ص: 321)

٢- اقسام بالله بانه هو الذى بعشى وسمانى نبياً-

(قاديانى، غلام احمد، مرزا، حقيقة الوحي، ص: 387، روحانى خزائن، ج: 22، ص: 503)

٣- انا او من بالوحي المنزل على بنفس الاسلوب الذى او من به بالقرآن-

(قاديانى، غلام احمد، مرزا، حقيقة الوحي، ص: 220، روحانى خزائن، ج: 22، ص: 220)

٤- ان الله وضع يده بيدى-

(قاديانى، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء)

٥- انا مرزا غلام أحمد المسيح الموعود و امام الزمان والمجدد ونبى الله ورسوله ويوحى إلى من الله-

(قاديانى، غلام احمد، مرزا، تازيانه عبرت)

۶۔ ان الوحی الالہی لم یتوقف بعد الرسول محمد۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانہ عبرت)

۷۔ ان النبی محمد له ثلاثة آلاف معجزة وانالی مليون۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تحفه گولڑویہ، ص 67، روحانی خزائن، ج 17، ص 153)

۸۔ ان اللہ تعالیٰ اظهر الآلاف من العلامات لاثبات انی مرسل من قبلہ وان هذه العلامات لو وزعت على الف نبی لكانت كافة على اثبات نبوتهم والذي لا يؤمن هو شیطان۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، چشمہ معرفت، ص 317، روحانی خزائن، ج 23، ص 332)

مرزا غلام احمد عییل الانجلیز المخلص:

ان أقل ما يقال عن اهداف دعوة مرزا غلام أحمد القادیانی هو تقوية السيطرة البريطانية على شبه القارة الهندية الباكستانية حيث كان المنطقة ينهضون من سباتهم ببطه ورأى فيهم الانجلیز تهديداً محملاً لمصالحهم الاستعمارية ولهذا قدموا الغلام أحمد التدريب والدعم لاستخدام دينه المزيف لتفريق المسلمين۔

ومرزا المدعوم من بريطانيا قضى حياته كلها في الاطراء والاكبار لاسياده الانجلیز الذين انقذوه عدة مرات من غضب المسلمين عندما وجدوا فيه وفي دعوته فرصة لاضعاف وحدة المسلمين وفيها بلى بعض ما قاله هذا الدجال وفيه ما يكفي لاقتناع أى شخص بانه لم يكن خادماً لله كما يدعى بل كان خادماً لاسياد المستعمرين۔

(۱) قال المرزا غلام حول حركة سنة ۱۸۵۷ التحريرة:

ان هؤلاء (المسلمين) اصطدموا مع حكومتهم الرحيبة مثل الصوص واولاد الحرام ومسو حركتهم بالجهاد۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، روحانی خزائن)

(۲) اذا تمردنا على حكومة بريطانيا فكون قد تمردنا على الله ورسوله والاسلام وعندما نطيع الملك تكون قد اديننا العبادة الحقيقية بمعناه الحقيقي۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، شہادت القرآن، ص 84، روحانی خزائن، ج 6، ص 380)

(۳) ان الحكومة الانجليزية هي واحدة من نعم الله علينا بل هي نعمة كبيرة مباركة من السماء للمسلمين۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، براہین احمدیہ، ص 40، روحانی خزائن، ج 1، ص 140)

(۴) انه من الواجب على وعلى اتباعي ان يشكروا حكومة بريطانيا المباركة۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، كشف الغطاء، ص 37، روحانی خزائن، ج 14، ص 213)

(۵) منحت للاسلام حياة ثانية بظل السلام البريطاني۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ترياق القلوب، ص 28، روحانی خزائن، ج 15، ص 156)

(۶) انا أشير على افراد جماعتي بقبول المملكة البريطانية۔ (اولی الامر)

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ضرورة الامام، ص 23، روحانی خزائن، ج 13، ص 493)

(4) ان ہدیۃ قادیان ارسلت الی حضرۃ قیصر الہند مثل ہدیۃ الاولیاء وکنت متأكدًا بأنی ساشرف بذلك وترحیى يكون من املی ولكنى اتعجب بأننى لم أشکر ولم يتفضل على حتى بکلمات ملکىة والفکرۃ الجیدۃ التی احملها لک یا سیدی یلزمتمی ان الفت انتباهکم المیجل الی کلمات الہدیۃ القصریۃ والمبارکۃ بعدۃ کلمات منه بقبولکم الامبرا طورى۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ستارۃ قیصر، ص 2، روحانی خزائن، ج 15، ص 110)

الجهاد ونبي قاديان:

لقد ذهب نبي قاديان بعيدًا في حبه الأعمى لآسيادة البريطانيين حتى اعلن الغاء الجهاد وكتب في الصفحة 28 من الخطبة الألهامية: (من اليوم قد توقف الجهاد بالسيف، وكل شخص يرفع السيف بوجه اى كافر ويسبى نفسه غايًا فإنه يعصى الرسول محمد ﷺ والذي اعلن قبل الف وثلاثمائة سنة بأن الجهاد بالسيف سوف ينتهى بعد مجيء المسيح الموعود وبعد ظهورى الآن لاجهاد بالسيف وانا ارفع شعار السلام الابيض)۔

والآن بعد اعلان مرزا غلام أحمد يستطيع أى شخص وبساطة ان يحكم فيما اذا كان هذا الرجل مسلمًا حقيقيًا ام منافقًا، فهذا النبى المزعوم يرفض بوضوح احد الاركان الاساسية للاسلام وهو الجهاد ارضاء

لآسياده الانجليز وكما اسلفنا سابقًا۔ بان فريضۃ الجهاد والشهادة كافتا دائئًا حافزًا للمسلمين ضد الاعداء۔ والدجال القاديانى اراد بابطاله الجهاد هدم التضامن الاسلامى الذى يشكل خطرًا كبيرًا على الانجليز۔ وان الانجليز يعلمون بانهم اذا لم يزيلوا حب الجهاد من قلوب المسلمين لا يستطيعون أبدًا الحكم فى شبه القارة الهندية الباكستانية وعلى الجانب الاخر من هذيان مرزا الدجال يقول الرسول ﷺ سوف يبعثى هذا الدين الى لابد وان هناك قوم من المسلمين يظلمون مشغولين بالجهاد حتى يوم القيامة۔

[مشكاة المصابيح]

وان مرزا القاديانى نفسه يعترف فى كتابه "ترياق القلوب" بان كتب الالاف من الكتب والكراريس التى تدعو الى نبذ الجهاد والطاعة العمياء للانجليز۔

موقف مرزا غلام من المسلمين:

(1) يصف هذا الدجال خصومه كما جاء فى كتاب "نجم الهدى" بخنازير الغابة ويصف نسائهم بالفناسدات القذرات والبغايا۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، نجم الهدى، ص 53، روحانی خزائن، ج 14، ص 53)

(2) وفى مكان آخر يقول (ان الذين لا يقبلون دعوتى هم فقط اولاد الراقصات المومسات)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، آئينہ کمالات اسلام، ص 547، روحانی خزائن، ج 5، ص 548)

(3) ويقول (ان الله اوحى الى بان الذى يخاصمك ولا يطيعك هو فى جهنم)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، طبع چہارم، ص 280)

(۴) من الواجب علينا ان لا تقبل غير الاحمدين مسلمين ولا تؤدى الصلاة خلفهم ولا تشارك في صلاة الجنازة لموتاهم۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، انوار خلافت، ص 90، مندرجہ انوار العلوم، ج 3، ص 148)
بالتمعن في لغته الوضيعة التي استخدمها ضد خصومه اثبات كاف على انه ليس بنبي لان لغته من القاهرة بمكان بحيث لا يمكن قبولها حتى من المشردين في الطرقات۔

وليس نبي مرسل من الله وان جميع الانبياء كانوا يظهرون التسامح تجاه خصومهم ولم يلجأوا أمام السب البغيض الذي تعرضوا له الى استخدام هكذا لغة مثلها استخدمها المرزا۔

وهذه التعبيرات المبتذلة انما هي فتاج المجنون والفساد العقلي ومن العجيب ان يؤمن البعض بان هذا الذي يعاني من الاختلال هو رسول مرسل من الله۔

اقوال المرزا الدجال بحق الصحابة واهل البيت:

(۱) من الطبيعي ان الشخص الذي يدعى النبوة يرى نفسه في وضع افضل من الصحابة ولهذا دأب المرزا الدجال على الانتقاص من مكانة الصحابة وآل بيت الرسول۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقيقة الوحي)

وانه يقول مثلاً في كتاب حقيقة الوحي (اني اعطيت ما لم يعط اي انسان في الدنيا وفي الآخرة)۔

(۲) قال مرزا الدجال (انا نفس ذلك المهدي الذي سئل عنه ابن سيرين اذا ما كانت درجته تعادل درجه ابى بكر فاجاب ابن سيرين: انت

تحدث عن ابى بكر فالمهدي افضل سنه بعض الانبياء)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، مجموعہ اشتہارات، ج 3، ص 278)

(۳) يقول المرزا غلام (اعرضوا عن الخلاف السابق حول الخلافة واقبلوا الخليفة الجديد فان علياً الحى بينكم وتبحثون عن على الميت)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ملفوظات احمدیہ، ج 1، ص 400)

(۴) يقول مرزا الكذاب (يا أيها الشيعة لا تصروا على كون الحسين متقدّم فانا اخبركم الحقيقة وهي ان بينكم من هو أعظم من الحسين)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، رافع البلاء، ص 17، روحاني خزائن، ج 18، ص 233)

الخاتمة

ان ما عرضناه من اقوال وكتابات المرزا غلام أحمد ما هي سوى امثلة فقط والإ فان جميع مؤلفاته مليئة بالكلام الفارغ والملاحظات القدرة وانا لعلی ثقة بان ای انسان مشقف وحيادی وميال الى الدين سوف لا يقبل ابداً بالدين القادياني الباطل يرفض كلياً هذا النبي المصطنع بعد ان يتعمق في كتب وعقائد هذا الدين-

نداء الى مسلمي العالم

انا شد مسلمي العالم ان يتعرفوا على عدوهم والذي يعمل بينهم بصمت فلن يضلنكم التعاليم الزائفة للقاديانيين والاحمديين والذين ينعبون شراك الغش والخداع باسم الاسلام فانهم قد أرينوا في الباكستان وصفوا ضمن الاقليات الغير مسلمة-
وان ضعف وزيف هذا الدين يمكن ان يلمس من خلال القران التاريخي للمجلس الوطني لجمهورية باكستان الاسلامية-
وان القاديانيين الذي لم يستطيعوا أن يصونوا دينهم في محل ولادته ولم يستطيعوا اقناع المجريدين وذوى النزاهة من اعضاء المجلس الوطني فأى مستقبل اسود ينتظر دينهم في بقية انحاء العالم-
ايها المسلمون، احتراموا وتذكروا نبيكم الكريم الرحيم واسألوا هدايته وحمايته وشفاعته-

وللارشاد الحقيقي ومضاعقة العاطفة والحب للرسول الاكرم ﷺ في قلوبكم اتصلوا بعلماء أهل السنة في باكستان والخارج وقرأوا كتبهم

ووطدوا علاقتكم مع ”جمعية الدعوة الاسلامية العالمية“ ای WORLD ISLAMIC MISSION وبمكاتب جمعية علماء الباكستان ای J.U.P في كراتشي ولاهور بارك الله فينا وفيكم وفي جميع المسلمين في انحاء العالم ونسأله تعالى ان ينقذنا منه الخطر الحقيقي لقاديانية-
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين-

☆.....☆.....☆

- (3) Mirza says in yet another place “Leave the old tussle of Khilafat, accept this new Khilafat. The living Ali is amongst you and you leave him and seek a dead Ali. (Malfūzāt-i-Ahmadiyah Volume 1, page: 131).
- (4) Mirza says “O the people of Shi'a faith do not insist that Husain is your Salvator, I tell you the truth that today one such is amongst you and that he is greater than Husain”. (Mohāsabah-i-Qādiyāni Mazhab).

Epilogue

The above quotations from Mirza Ghulam Ahmad's writings and his utterances have been given merely as an example; otherwise his entire work is full of such idle talk and obscene remarks. I am of the firm opinion that no neutral and educated man inclined towards religion will ever accept the baseless and false religion of Qādiyān and would totally reject this self-made Prophet after going through his writings and the beliefs of his religion.

Appeal to the Muslims of the World

I appeal to the Muslims of the World to recognize their enemy, who is silently working amongst them. Do not be misguided by the false preaching of Qādiyānis and Ahmadies who are spreading their web of deceit in the name of Islam. In Pakistan their religion has been outlawed and they have been declared a Non Muslim Minority. The falseness and wickedness of this religion can be judged by the historic decision of the National Assembly. When the Qādiyānis could not defend their religion in its birth place and have failed to convince the impartial members of the National Assembly that they are Muslims what future, can their religion have in the rest of the world. O Muslims and beloved of Prophet Muhammad (Peace be upon him) respect and

remember your benevolent and merciful Prophet, seek his guidance and protection and Shafa'at. For true guidance and for developing the love and affection of the Prophet in your hearts meet Ulama-i-Ahl-i-Sunnat, the saints of Ahl-i-Sunnat in Pakistan and abroad, read their literature and establish your relation with World Islamic Mission Bradford and in Pakistan with the office of Jami'at Ulama-i-Pakistan Karachi and Lahore and Maktaba-i-Rizviyah Gari Khata Karachi.

May God bless me and you and the entire Muslims of the world and save us from this great and imminent danger of Qādiyāniyat.

وَأَخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

appearance there is no Jihad by sword. The white banner of peace has been raised by me.”

Now by this declaration of Mirza Ghulam Ahmad one can easily judge whether he was a true Muslim or a hypocrite منافق (Munafiq). Here the so-called prophet of Qādiyān has clearly rejected the fundamental principle of Islam, Jihad in order to please his British masters. As stated earlier the principle of Jihad and the promise of a glorified death (Shahādat) were always an inspiration for the Muslims against their enemies. Mirza by rescination of Jihad wanted to destroy the unity and solidarity of the Muslims which was a source of great danger to the British. The British knew that without erasing the love of Jihad from the hearts of the Muslims they would never be able to rule over the Indo-Pakistan sub-Continent.

In utter contrast to Mirza Ghulam Ahmad's ravings the Prophet Muhammad (Peace be upon him) says “This Dīn (Religion) will remain for ever and one group of Muslims will always be busy in Jihad till the Day of Judgment”. (Mishkat)⁰.

Mirza himself admitted in his book “Tiryaq-ul-Qulub” that he has written thousands of books and pamphlets preaching against Jihad and propagating blind obedience to the Britishers.

Mirza Ghulam Ahmad and his attitude towards Muslims

- (1) In a book “Najmul Huda” he calls his opponents as pigs of the forest and their women as dirty vile women and prostitutes.
- (2) At one place he says “Only the sons of dancing women and prostitutes do not accept my call”.

- (3) God has revealed to me that one who does not obey you, and opposes you is a man of hell.
- (4) It is obligatory upon us not to accept non-Ahmadis as Muslims and not to offer prayers behind them or take part in their funeral prayers.

The language used by Mirza against his opponents clearly proves that he was not Prophet. The language is so vile that it can only be expected from street urchins and not from a Prophet sent by God. All the Prophets of God exercised tolerance towards their opponents and in the face of vile abuses never resorted to such language as is used by Mirza. It clearly shows that these utterances were the product of an insane and decaying mind and one wonders what prompted others to believe that this mentally sick man could ever be a messenger of God.

Mirza's utterances against the sacred companions of the Prophet and his Family

- (1) A man who claims himself to be a Prophet naturally considers himself to be in a better position than any companion of the Prophet. Therefore since Mirza could not be greater he sought to reduce the status of the companions of the Prophet and of his family. For example Mirza says in “Haqiqatul Wahi” that “I have been given the thing which has not been given to any man in this world or in the world hereafter.
- (2) Mirza says “I am the same Mehdi about whom Ibne Seerin was questioned that whether he is on the same level as Abu Bakar and Seerin had replied “You talk of Abu Bakar. He (The Mehdi) is better than some of the Prophets.”

to one thousand Prophets they would be enough to prove their Prophethood, but however, those who among the people are devils do not accept. (Chashma-i-Ma'rifat Page 317).

Mirza the Staunch Supporter of the British

To say the least, Mirza Ghulam Ahmad's prime concern and motivating force behind his religion was to strengthen the hegemony of the British Empire in the Indo-Pakistan sub-Continent. The Muslims of this area were slowly awakening and the British saw in them a potential threat to their colonial policies. They protected and trained Mirza Ghulam Ahmad and used his fake religion to divide the Muslims. Mirza a protege of the British spent his whole life in praising and admiring his British masters. He was many a time saved from the wrath of the Muslims by the British, who saw in him and his make believe religion a chance to weaken the unity of the Muslims. The following utterances of this liar Prophet are enough to convince any one that while he propagated to be the servant of God he was a servant of none other than his British masters:—

- (1) About the freedom movement of 1857 A.D. Mirza says “These (Muslims) have attacked their kind government like thieves and illegitimate sons and have named it as Jihad (Hāshyah Izala-i-Auhām page 724).
- (2) So if we rebel against the government of Britain then we rebel against God, His messenger and Islam. When we obey such king then in the true sense we really worship. (Shahāda-Tul-Qur'ān).
- (3) The English Government is one of the favours of God. It is the grand mercy. This empire is a heaven's blessing for the

Muslims. (Shahāda-Tul-Qur'ān) for the cognizance of the government page 12).

- (4) It is obligatory on me and my followers to remain thankful to this blessed government of Britain. (Izala-i-Auhām).
- (5) A second life has been given to Islam by the peace giving shadow of the British Government. (Tirayaqul Qulub, Page: 28).
- (6) I advise the people of my group to accept the kingdom of Britishers as (أُولِي الْأَمْرِ) (Those who are in the capacity to rule and to order). (Necessity of Imam page 23).
- (7) The gift of Qādiyān had been sent to Hazrat Qaisarah-i-Hind as the gift of a priest and I was sure that I would be honoured and my greetings would be greater than my hope. But I am surprised that I was not obliged and thanked even by a kingly word. The good opinion which I have for you Sir, necessitated me to divert your glorified attention towards the gift of Qaisariyah and be blessed by the few words of your empirical acceptance. (Sitarae Qaisaira page 2).

Jihad and Mirza Ghulam Ahmad:

Mirza went so far in the blind love of his British masters that he announced the rescination of Jihad (Holy War). He wrote on page 28 of “Khutbah-i-Ilhāmiyah”: “From today the Jihad by sword is closed. Now after this, one who takes sword against any infidel and calls himself Ghazi disobeys the Prophet Muhammad (Peace be upon him) who declared 1300 years ago that Jihad by sword would end after the coming of the promised Messiah. Now after my

“No Prophet after me.”

- (4) Sa'd bin Waqas relates a conversation between Prophet Muhammad (Peace be upon him) and Hazrat Ali as such: “When Hazrat Ali was being left behind in Madinah in the war of Tabuk by the Prophet. The Prophet Muhammad (Peace be upon Him) told Ali “Do you not agree that you are to me like Harūn was to Mūsa, but there is no Prophet after me”. Harūn was the brother of Mūsa but he was also a prophet though Non Tashri'i (Not a law giver). Prophet Muhammad (Peace be upon him) removed this doubt from the minds of his followers that because of this comparison any one should take Ali as a Prophet after Prophet Muhammad (peace be upon him) like Prophet Harūn. By this the doors of any kind of Prophethood, whether a law-giver or a non-law-giver are completely closed and none can claim Prophethood after the last Prophet.

(Muslim, Tirmizi & Bokhari).

- (5) Anas Bin Malik quotes through Prophet Muhammad (Peace be upon him) that “Messengership and Prophethood have been closed so there is neither any messenger nor any Prophet. (Tirmizi).

The above verses of the Holy Qur'ān and sayings of the Prophet are enough to prove the stand of the Islamic world. There are several other verses of the Qur'ān and a number of sayings of the Prophet to prove the above just stand of the Muslims of the world over but due to shortage of space it is not possible to quote all of them here.

The belief and writings of Ghulam Ahmad the so-called prophet of Qādiyānis and Ahmadies:

Now we come to the objectionable and blasphemous writings of Mirza Ghulam Ahmad the self proclaimed prophet of Qādiyān:

- (1) “The true God is that who sent a messenger in Qādiyān. (Daf'ul-Bala Page 150 and Tāziyāna-i-'Ibrat page 12).
- (2) I swear by God that he has sent me and has named me as Prophet'. (Haqiqatul Wahi, page 67 Tāziyāna-i-'Ibrat).
- (3) I believe in my revelation in the same manner as I believe in the Qur'ān. (Hawala Arba'in page 4 and 19).
- (4) “God has given His Hand into my hand. (Daf'ul-Bala).
- (5) I, Mirza Ghulam Ahmad, am a promised Masih and Imam of the day and reformer and Prophet of Allah and messenger like Shadow and the revelation of Allah is sent upon me. (Tāziyāna-i-'Ibrat the signed document presented in the court).
- (6) The revelation of Allah was not closed with Prophet Muhammad (Peace be upon him).
- (7) The Prophet Muhammad (Peace be upon him) had three thousand miracles and I have about ten lacs. (Tohfa-i-Golarwiyah and Barāhīn-i-Ahmadiyah pages 67 and 57 respectively).
- (8) God has shown thousands and thousands of Signs to prove that I have been sent by Him. If those signs are distributed

“Today I have completed for you, your Dīn and finished my favours on you.”

Allah has announced the completion of two things in the above verse of the Holy Qur'ān. The first thing is Dīn (i.e. religion) and the second thing is the favour and the most important favour from which other favours are derived is Prophet Muhammad (Peace be upon him) himself. Now till the last day there would be neither new religion of Allah nor any new Prophet of Allah after the last Prophet Muhammad (Peace be upon him).

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾

(Al-Baqarah ٢ : ٠٤)

“They are only guided and God fearing who have faith in what has been sent down upon you and what has been sent before you and are sure of the last day”.

This verse clearly indicates that there is nothing as prophet or messenger or revelation after the last Prophet Muhammad (May peace be upon him). In this verse it has been said that one is not to believe in anything except which have already been revealed to the Prophet Muhammad (May peace be upon him) in the shape of revelations. No news has been conveyed to the believers, of the coming of any new prophet in any shape. The Qādiyānis are twisting the facts and trying to cheat the Muslims when they say that the Muslims believe in the coming of Jesus Christ as a prophet after Prophet Muhammad (Peace be upon him). This is not true. The fact is that Christ has already made his appearance. He will come again no doubt but he would come as Christ, son of Maryam who has, already been a Prophet and will not claim to be a new Prophet like the liar prophet Ghulam Ahmad who claimed to be a new prophet.

Besides the above there are other verses of the Holy Qur'ān establishing the finality of the prophethood of Prophet Muhammad (Peace be upon him) but keeping in view the brevity of this booklet it is not possible to quote all the verses.

We now come to the most important sayings (Hadith) of the Holy Prophet.

- (1) Abu Horaira says that Prophet Muhammad (Peace be upon him) said “On the day of resurrection when people, after being disappointed from every where, would come to the Prophet Muhammad (Peace be upon Him) and say: “You are the messenger of Allah and last of the prophets, and verily Allah would forgive the sins of your succeeding and preceding generations because of you. (Bokhari & Tirmizi).
- (2) Abu Hazim, through Abu Hurairah, says: “The Prophet Muhammad (Peace be upon him) said: “The political work of the people of Israel was being done by prophets, whenever any prophet died another prophet took his place but there is no prophet after me, but there would be my assistants in large numbers. (Bokhari & Muslim).

Now if any one claims that he is a prophet of any type or kind after the last prophet Muhammad (Peace be Upon Him) he is undoubtedly a great liar and cheater.

- (3) أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

“I am the last of the Prophets and there is no Prophet after me”. In the above saying the Hadith has explained the meaning of the word Khātim, a word of the Qur'ān which has been misinterpreted by the Qādiyānis. Here the Prophet clearly says that “Khātim-Un-Nabiyyīn” means

religious reformer, is not a Muslim for the purposes of the Constitution or law.”

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

As resolved by the National Assembly following the recommendation of the Special Committee of the Whole House, this Bill seeks to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan so as to declare to be a non-Muslim any person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) or claims to be a prophet after Muhammad (peace be upon him) or recognizes such a claimant as a prophet or a religious reformer.

'ABDUL HAFIZ PIRZADAH
Minister-in-Charge

The Beliefs of Mirza Ghulam Ahmad Qādiyāni: His Claim of being a prophet:

One of the basic beliefs of Islam after the oneness and Unity of God and the Day of Judgment is the last, and final prophethood of Prophet Muhammad (Peace be upon him). This is not a new and concocted belief but is as old as Islam itself. Even in the lifetime of Prophet Muhammad (Peace be upon him) some claimed to be prophets. Among them was Musalama. He was never accepted as a prophet and during the caliphate of Sayedna Abu Baker Siddique, (May Allah be pleased with him) the imposter was beheaded for his slanderous utterances and false claim to prophethood. From the dawn of Islam, Muslims have always termed such imposters as infidels and non-believers and there are no two opinions on this subject.

This new claimant of prophethood from Qādiyān was also declared a non-Muslim and infidel by the Ulamas of the Indo-Pakistan sub-Continent and of the other countries of the world in the beginning of the 20th century.

Prophet Muhammad (Peace be upon him) had already forewarned about such imposters. According to him, “The day of resurrection will not occur unless thirty liars and Dajjals claim to be prophets and messengers of Allah” (Bokhari and Muslim). The Holy Qur'ān at various places has firmly established the belief of last and final prophethood, some of the verses of the Qur'ān in this connection are as follows:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رَّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلِيمًا﴾ (Al-Ahzab ٣٣ : ٤٠)

“Muhammad (Peace be upon him) is not the father of any one of you, but he is the messenger of Allah and the last of the prophets and Allah knows everything”.

Here the word "Khātim" is being wrongly translated by Qādiyānis. The meaning which they attach to it is against the meaning given by the Prophet Muhammad (peace be upon Him) himself, by his companions, his Ulamas and Mufasserīn and is totally against the consensus of the Muslims of the entire world. The necessities of Islam are not only the acceptance of the words of the Qur'ān but also to accept the meanings attached to these words by the companions of the Prophet, the Ulamas and Imams of Shār'ah and which have come to us directly without break from one generation to another. Thus the meaning of Khatim is nothing but the one who ends or of one who is the last and there is no one after him.

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ (Al-Ma'idah ٥٥ : ٠٣)

themselves 'Ahmadis').

- (ii) That a non-Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.

- (b) That the following explanation be added to section 295A of the Pakistan Penal Code:—

Explanation:— A Muslim who professes, practices or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be punishable under this section.”

- (c) That consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws such as, the National Registration Act, 1973 and the Electoral Rolls Rules, 1974.

- (d) That the life, liberty, property, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan, irrespective of the communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded.

1. 'Abdul Hafeez Pirzadah.
2. Maulvi Mufti Mahmood.
3. Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui.
4. Prof. Ghafoor Ahmad.
5. Ghulam Farooq.
6. Ch. Zahoor Elahi.
7. Sardar Maula Bakhsh Soomro.

THE BILL

Further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

WHEREAS it is expedient further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan for the purposes hereinafter appearing; it is hereby enacted as follows:

1. Short title and commencement.—

- (1) This Act may be called the Constitution (Second Amendment) Act, 1974.

- (2) It shall come into force at once.

2. Amendment of Article 106 of the Constitution.— In the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, hereinafter referred to as the Constitution, in Article 106, in clause (3), after the word “communities”, the words and brackets “and persons of the Qādiyāni group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis')” shall be inserted.

3. Amendment of Article 260 of the Constitution.— In the Constitution, in Article 260, after clause (2), the following new clause shall be added, namely:—

- “(3) A person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) the last of the Prophets or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him), or recognizes such a claimant as prophet or a

beliefs in the name of Islam. If Islam is a religion then socialism and communism are also religions. The difference in both is this that Islam adheres faith in the creator and sustainer of the world, Allah, through his beloved last prophet Muhammad (peace be upon him), and the later adheres faith in creatures and human beings like Karl Marx, Lenin and Mao. Islam and socialism both preach worship, the former to Allah the Almighty and the later to human beings like Karl Marx and Lenin.

A Right Decision:

Pakistan is an Islamic Republic. Here the state religion is Islam. No one can be allowed to sabotage the very belief of Muslims while pretending to be a Muslim. Islam teaches tolerance.

Muslims are liberal in their outlook but only for non-Muslims and for their own kind, not for those who while pretending to be Muslims defame and try to destroy Islam. Not for those who utter defamatory words against Prophet Muhammad as even the non Muslims would not dare to do.

It was, therefore, the prime duty of the National Assembly of the Islamic Republic of Pakistan to safeguard the position and place of Prophet Muhammad (peace be upon him) in the constitution of Pakistan. This has been done and for this pious and glorious work the members of the National Assembly deserve the whole hearted congratulations of the whole Millat-i-Islamiyah.

After this historic decision these Qādiyānis and so called Ahmadis have stepped up their propaganda against the Muslims of Pakistan and are propagating against this timely and wise decision of the National Assembly of Pakistan. They are trying to throw dust in the eyes of Muslims all over the

world by their wrong and distorted teachings and by twisting the actual facts, and thereby they have misguided several Muslims.

Therefore now for the guidance of such Muslims as have been misled and for the information of others we place here the report of the special committee of the National Assembly of Pakistan and the draft bill of amendments and also the basic beliefs of the Qādiyānis and so-called Ahmadis.

The committee of the whole house of the National Assembly of Pakistan submitted its unanimous report as follows:

RESOLUTION:

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly unanimously resolves that the following recommendations be sent to the National Assembly for consideration and adoption.

The Special Committee of the Whole House, assisted by its Steering Committee and Sub-Committee, having considered the resolutions before it or referred to it by the National Assembly and after persual of the documents and examination of the witnesses, including the heads of Anjuman-i-Ahmadiyah, Rabwah, and Anjuman-i-Ahmadiyah Isha'at-i-Islam, Lahore, respectively, unanimously makes the following recommendations to the National Assembly:

- (a) That the Constitution of Pakistan be amended as follows:
- (i) That in Article 106(3) a reference be inserted to persons of the Qādiyāni Group and the Lahori Group (who call

not to disclose the same.⁽¹⁾

This much, however, can be said that Mirza Nasir Ahmad disclosing the basic beliefs of his faith, before the committee, clearly accepted that according to the Qādiyāni faith Mirza Ghulam Ahmad (1839-1908) was the promised Messiah and Ummatti prophet after Prophet Muhammad (peace be upon him). This admission on the part of Mirza Nasir was enough to convince those members of the National Assembly who were ignorant of the implications of this religion that the Qādiyānis are non-Muslims and are in fact infidels who have been following a religion that is in conflict with Islam and its teachings.

It took the committee three months to decide the issue. The Qādiyānis were given a fair chance to defend their position but like their leader, Mirza Ghulam Ahmad, who was often badly defeated by the Ulamas, they too could not defend themselves against the strong reasoning of the Ulamas and on 6th September, 1974 after four lengthy meetings of the members of the steering committee with Prime Minister Zulfikar Ali Bhutto the historic decision was reached at the toll of the midnight bell.

On 7th September the whole nation awaited the verdict. There was great tension in the air. People flocked around their radio and television sets to hear the vital decision. In business centres, political party offices, educational institutions and all other fields of life the people had nothing else on their minds but the long awaited National Assembly decision. On this day at 3:30 p.m the committee presented its unanimous report to the National Assembly. The report was accepted and the constitution was amended

(1) Now all record pertaining to proceedings of special committee of National Assemble for considering the Qadiyani issue has been Published online and also printed in book form Al-Muntaha.

accordingly. At 7 p.m. the same day the Senate gave its approval. In this fashion a historic decision declaring Qādiyānis and Lahori Ahmadis as non-Muslim minority was reached.

The struggle of the people, which lasted for four long and tiring months, culminated in this historic decision. Prophet Muhammad (peace be upon him) favoured the people of Pakistan and with his guidance and the blessings of God Almighty the Muslims of Pakistan were able to unveil the evil of Mirzāiyat. This was indeed a great victory whose credit goes only to the people and their Ulamas, because in the beginning there was no sign of the Government willing to understand the gravity of the situation. There was no hope that this regime, which consists of so called socialists, would agree to the demand of the people. Majority of the members of the ruling party took the matter very lightly because they thought that it was merely a sectarian problem. It was the courage and hard work of Muslims from all walks of life, young and old, students, labourers, workers, Ulamas and the general public that the Government was compelled to accept this basic and old demand of the Muslims of this sub-Continent.

The National Assembly, representing the majority of Pakistani Muslims, has taken a very right and democratic decision. If the British Parliament can determine the position of Sikhs and cannot allow any discussion against Protestant religion and the so-called progressive, advanced and socialist countries, like Russia and China do not bear or are ready to hear anything against communism, Karl Marx (1818-1883), Lenin (1870-1924) and Mao (1893-1976), why Pakistan a purely ideological Islamic state and its National Assembly should be barred from discussing and determining the position of those who work against Islam and its fundamental

Both the house committee and the steering committee began their work, while outside the Assembly the agitation of the people continued. The police became more and more repressive as the days passed. No one was allowed to deliver speeches supporting the sacred position of Prophet Muhammad (peace be upon him) as the last of all prophets. The use of loud speakers even in the mosques was banned. Section 144 was imposed in the whole of the country which prohibited the assembly of more than four persons in a place. The press which is usually under censor was put under a more severe censorship and the sentiments of the people about this problem were prohibited to be published. In spite of all these restrictions the people who had decided to sacrifice all for their beloved Prophet continued their struggle. It seemed as if the whole of Pakistan especially the Punjab, had decided to give up all comforts, all luxuries and even the basic necessities of bread and water to get this problem solved. Some of these people even laid down their lives for this cause. In the movement forty persons sacrificed their lives while thousands and thousands were put behind bars. In this connection special tributes must be paid to 'Ulamas of Sawad-i-Azam, Ahl-i-Sunnat under the leadership of Maulana 'Abdul Sattar Khan Niazi General Secretary of Jamiat Ulema-i-Pakistan, Maulana Syed Mahmood Ahmad Rizvi and the student's organisation of Sawad-i-Azam Anjuman Tulaba-i-Islam. May God! Shower His eternal blessings upon them.

Maulana Shah Ahmad Noorani and Maulana 'Abdul Mustafa Al-Azhari were waging the struggle at two fronts. One was the National Assembly and its committee and the other was outside, amongst the people who welcomed them with open arms and in spite of all restrictions gathered round them in large numbers wherever they went. In the day time they busied themselves with the deliberations of the

committees while they spent their nights with the people traveling to far flung areas and addressing public meetings. During their three months of stay in Islamabad they traveled about forty thousand miles in the Punjab alone. The Sawad-i-Azam Ahl-i-Sunnat pays its tributes and its congratulations to the four Ulama-i-Ahl-i-Sunnat in the National Assembly, Maulana Shah Ahmad Noorani, Maulana 'Abdul Mustafa Al-Azhari, Maulana Syed Mahmood Ali Rizvi and Moulana Muhammad Zakir Sāhib for their devoted efforts to establish the honour and place of Prophet Muhammad (peace be upon him) and pray that May God bestow long lives to them so that they may serve the cause of Islam and of the Muslims of the world.

Deliberations of the committee:

The committee began its deliberations with the discussion of the various aspects of the issue. In the meantime Mirza Nasir (1902-1982) of Rabwah and Sadruddin (1881-1981) of Lahore (both groups of Qādiyānis) requested the committee to hear them in their defense. The committee accepted their request and called them to place their point of view before the committee. Mirza Nasir Ahmad was the first to appear.

He gave a written explanation and was examined and cross examined by the Attorney General of Pakistan, Mr. Yahya Bakhtiar (1921-2003) for about 11 days. The questions asked by the Attorney General were prepared by the members of the committee, specially the 'Ulamas. The details of the proceedings of the committee cannot be disclosed here because the entire proceedings of the committee have been ordered to be kept secret by the Speaker of the National Assembly of Pakistan and the members have been requested

part, decided unitedly that Qādiyānism which calls itself a sect of Islam is a subversive movement against Islam and the Muslim Ummah.

Now, therefore, this Assembly should declare that the followers of Mirza Ghulam Ahmad, may they be given any name, are non Muslims and that a government bill may be introduced to make necessary amendments in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan so that this declaration may be made effective and the lawful rights and interests of this non-Muslim minority may be safeguarded.

The following were the signatures below this resolution:

1. Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui. (1926-2003)
2. Maulvi Mufti Mahmood. (1919-1980)
3. Maulana Abdul Mustafa Azhari.
4. Professor Ghafoor Ahmad. (1927-2012)
5. Maulana Syed Muhammad Ali Rizvi.
6. Maulana Abdul Haq Akhora Khattak. (1912-1988)
7. Chaudhary Zahoor Illahi. (1921-1981)
8. Sardar Sher Baz Mazari. (1930-2020)
9. Maulana Zafar Ahmed Ansari. (1908-1991)
10. Mr. Abdul Hameed Jatoi. (1922-2004)
11. Sahibzada Ahmad Raza Qasuri. (b 1940)
12. Mr. Mahmood Azam Farooqui.
13. Maulana Sadru-Shaheed.
14. Maulvi Naimat-Ullah.
15. Mr. Umra Khan.
16. Makhdoom Noor Muhammad.
17. Mr. Ghulam Farooq.
18. Sardar Maula Baksh Soomro.
19. Sardar Shaukat Hayat Khan; (1915-1995)
20. Rao Khurshed Ali Khan.
21. Rais Atta Muhammad Marri. (1937-1998)
22. Haji Ali Ahmad Talpur. (1915-1987)

After some time following members also signed the

said resolution:

23. Nawabzada Mian Zakir Qureshi.
24. Mr. Karam Bakhsh Aiwan.
25. Mehar Ghulam Hyder Bharwana.
26. Sahibzada Saifullah.
27. Malik Jehangir Khan.
28. Mr. Akbar Khan Mahmand.
29. Haji Saleh Khan.
30. Khawja Jamal Muhammad Koreja.
31. Mr. Ghulam Hasan Khan Dhadla.
32. Sahibzada Muhammad Nazir Sultan.
33. Mian Ibrahim Burq.
34. Sahibzada Naimat Ullah Khan Shenwari.
35. Mr. Abdul Subhan.
36. Major General Jamal Dar.
37. Mr. Abdul Malik Khan.

The resolutions & the National Assembly:

Both these resolutions were referred by the National Assembly to a whole House Special Committee for discussing them in detail and finally to submit its report to the National Assembly.

This whole house special committee made a steering committee comprising of leaders of various groups in the Assembly. Maulana Shah Ahmad Noorani of Jamiat Ulema-i-Pakistan, Professor Ghafoor Ahmad of Jamat-i-Islami and Mufti Mahmood of Jamiatul Ulama-i-Islam, Choudhary Zahoor Elahi of Muslim League and Maula Baksh Soomro of the independent group, represented the opposition in the special committee while the government nominated Mr. 'Abdul Hafiz Pirzadah and Maulana Kausar Niazi (1934-1994) to represent the government view point.

Historic Decision of the National Assembly:

On 30th June, 1974 after a prolonged struggle of the Muslims of Pakistan, the entire matter was placed before the National Assembly of Pakistan in the shape of two resolutions. One of these resolutions was sponsored by the government and tabled by the then Law Minister Mr. 'Abdul Hafiz Pīrzadah While the other was sponsored by the opposition and moved by Maulana Shah Ahmad Noorani (1926-2003) who is Secretary of the Parliamentary group of the Opposition and leader of the parliamentary group of Jamiat 'Ulema-i-Pakistan as well as the President of Jamiat Ulema-i-Pakistan.

It is important to note that it was for the first time in the history of Pakistan that four 'Ulema-i-Ahl-i-Sunnat the Sawad-i-Azam (Majority religious group) of Pakistan were elected to the National Assembly.

It must also be noted that it was for the first time that Maulana Shah Ahmad Noorani raised the question of including the definition of Muslim in the constitution of Pakistan and to make Islam the state religion of the country. Both these moves were no doubt supported by the entire opposition, including the Ulamas of Deoband and members of Jamat-i-Islami who worked side by side to get these recommendations approved and included in the constitution of Pakistan.

It was time now to determine the constitutional position of the so called Ahmadis or Qādiyānis. These, according to the definition of Muslim given in the constitution of Pakistan, were non-Muslims and in fact infidels. This too was the gist of the government resolution

moved by Mr. 'Abdul Hafiz Pīrzadah (1935-2015). The resolution of the Opposition moved by Maulana Shah Ahmad Noorani was signed by 37 members of the opposition, including National Awami Party.

Mufti Mahmood of Jamiat Ulama-i-Islam, Professor Ghafoor (1927-2012) of Jamat-i-Islami, Chaudhry Zahoor Ilahi of Muslim League and Haji Maula Baksh Soomro representing the independent group in the National Assembly.

The Resolution of the Opposition:

“Whereas it is an accepted fact that Mirza Ghulam Ahmad of Qādiyān proclaimed himself to be prophet after Prophet Muhammad (May peace be upon him) and whereas his false proclamation of being a prophet and his attempt to falsify many of the verses of the Qur’ān and to end the conception of Jihād was a treachery against the fundamental concept of Islam.

And whereas he was the product of “Imperialism” and his sole aim was to destroy the unity of Muslims and to falsify Islam; and whereas the entire Muslim nation is united in this concept that the followers of Mirza Ghulam Ahmad whether they accept him as a prophet, know or call him in any shape or manner their reformer or religious leader are out of the garb of Islam.

And whereas the followers of his religion may have any name given to them, intermix with the Muslims, pretending to be a sect of Islam. Thus they are busy in subversive activities inwardly and outwardly.

And whereas the World Muslim organisation in its meeting held between 6th & 10th April 1974 at Mecca in which about 140 Muslim organisations of the Muslim world took

to life imprisonments.

The recent Rabwah incident and its results:

A group of Medical students going on study leave passed through Rabwah on 22nd May, 1974. Rabwah, it may be recalled, is the headquarter of Qādiyānis in Pakistan where they do not recognise any civil authority except that of their so called Khalifa. As the students were passing through the railway station they raised slogans of “Khatm-i-Nubawwat Zindabad” (Long live the final Prophethood of Muhammad) (Peace be upon him). On the return journey the same train with its very students reached Rabwah on 29th May, 1974. The people of Rabwah were ready to unleash their barbarism upon these youngsters. The train was delayed and the students pulled out of their coaches. They were beaten mercilessly. Severe injuries were inflicted upon their bodies. Many students fell senseless to the ground.

The news of this incident spread like wild fire throughout the length and breadth of the country. The people of Punjab in whose province such defiance was displayed by the Qādiyānis were especially aroused. The Muslims of Pakistan once again came to the front and organised themselves to solve this problem once and for all. Processions were again taken out and meetings organised. Various demands were put forward to the Government.

The Ulamas of Pakistan, belonging to all sects, established a central organisation named as “Markazi-Majalis - i - Tahaffuz - i - Khatme - i - Nabuwat” (Central organisation for the protection of last prophethood) in order to control the restlessness of the people and channelise their agitation towards a lasting solution of this long standing problem. Maulana Yusuf Binnori (1908-1977) of Karachi was made its President while Maulana Mahmood Ahmad

Rizvi s/o Moulana Syed Abul Barkat (1978-1901) of Hizbul Ahnaf Lahore (A prominent Sunni institution) was made the General Secretary.

The movement was launched peacefully but with firm determination and a strong resolve that this time the issue had to be decided once and for all. The Government of Pakistan once more replied with the same repressive measures. Students and Ulamas were arrested. Teargassing and lathi charge were frequently resorted to, but the people who had the memories of 1953 fresh in their minds controlled themselves and did not give the government a chance to impose Martial Law once more and squash the issue. This peaceful but firm attitude of the people resulted in the decision of the government to refer this issue to the National Assembly.

This decision was broadcast by the Prime Minister of Pakistan, Mr. Zulfiqar Ali Bhutto (1928-1979), on the eve of a countrywide strike call by the Markazi Majalis-i-Tahaffuz-i-Khatm-i-Nabuwat. He announced that the issue will be placed before the National Assembly on 30th June, 1974. Though this promise was made but the entire country remained restless and did not relax its vigilance. The Ulamas and students went throughout the length and breadth of the country and delivered speeches. Processions were taken out, leaving no doubts about the sincerity of purpose of the Ulamas and the people. The Government did not even favour these peaceful protests and imprisoned many leading Ulamas and thousands of other Muslims. One of these 'Ulama of Ahl-i-Sunnat, Maulana Mahmood Shah Saheb of Gujrat inspired the people further by refusing to be released on bail as a result of which he was tortured in different jails of the country.

Mirza Ghulam Ahmad was declared as a non-believer and infidel by the Ulamas:

In view of his baseless and false charges against the Prophet Muhammad (Peace be upon Him) and his false claims of prophethood the entire group of Ulama-i-Ummat-i-Islamia declared Mirza Ghulam Ahmad a non-believer and infidel.

The Mischief of Mirzaiyat in Pakistan:

Having realised the aims and objectives of this false religion and taking into account its past history the Ulama especially Ulama-i-Ahle Sunnat expressed their doubts about the loyalty of Qādiyānis to Pakistan. They from the very inception of Pakistan demanded that the followers of Mirza Ghulam Ahmad should be declared a non-Muslim minority otherwise they would conspire to weaken this country which was established in the name of the true religion of Islam. As later events proved, this fear was not without foundations.

Every Pakistani was astonished and angered at the role played by Ch. Zafrullah Khan (1893-1985), a prominent leader of the Qādiyānis, in separating Gurdaspur from Pakistan. Further conspiracies against Pakistan were hatched by the Qādiyānis. Another of their prominent leader, M.M. Ahmad (1913-2002), planned the economy of Pakistan in such a manner as to divide the country and sow hatred between the Muslims of the two wings of Pakistan. It was greatly due to this economic injustice carefully planned by the Qādiyānis that the world saw the tragic fall of Dacca in 1971. This indeed was an hour of victory for the Qādiyānis and a step towards fulfilling the evil designs of their founder.

Throughout the history of Pakistan, persistent demands to declare the Qādiyānis a non-Muslim minority were made by renowned scholars and Ulamas like Maulana Abul Hasnat Qadri (1896-1961) of Lahore, Maulana Abdul Hamid Badayuni (1901-1970) of Karachi, Maulana Abdul Sattar Khan Niazi (1915-2001) (presently General Secretary of Jamiat Ulama-i-Pakistan) and others like Maulana Abul Ala Maudoodi (1903-1979) and a renowned 'Ālim of Deoband Mufti Shafi (1897-1976) of Karachi and Mufti Mahmood (1919-1980) etc. but the Government did not pay any heed to this demand.

The famous 1953 movement against the followers of Mirza Ghulam Ahmad:

When all efforts to solve this problem which was agitating the minds of the people failed, the Muslims of Pakistan, especially of the Punjab, launched a countrywide movement against this false religion in 1953. Processions were taken out; slogans in favour of true prophet, Prophet Muhammad (peace be upon him) were raised. The people led by their Ulamas pressed the government of Punjab to accept their legitimate demand. Then the government did not solve the problem, but instead took repressive measures to crush the movement. The police were ordered to open fire at the crowds and thousands died for the protection of their true religion. The Qādiyānis too slaughtered the Muslims and thousands were killed and jailed. Finally Martial Law was imposed in the whole of Punjab. Severe punishments were given by Martial Law courts and some of the most prominent leaders of this movement were awarded death sentences. These included Maulana Abdul Sattar Khan Niazi Maulana Khalil Ahmad Qadri s/o Maulana Abul Hasanat Qadri (Ahle Sunnat) and others. However after great pressure from the Muslims of Pakistan and of the world, the death sentences were changed

beginning because this man who claimed to be a reformer and a Mujaddid was neither a renowned scholar of Arabic nor a qualified 'Ālim.

It was in the beginning of the 20th century that Mirza showed his true colours and intentions, he declared himself the "Promised Messiah" (Masīh-i-Mau'ūd), Zilli and Ummatti prophet under Prophet Muhammad (peace be upon him) receiving revelation from God directly. This man claimed ten lacs miracles as proof of his prophethood. As he was a stooge and agent of the British, his religion got its foothold in all those places where the British were ruling. Turkey, Saudi Arabia and Afghanistan were completely saved from his false religion. It was outlawed in Egypt and Syria after revolutions in those Countries.

The Ulamas of the Indo-Pakistan sub-Continent at once challenged his claim and called him to face the Ulamas and answer their questions to remove their doubts. Mirza Ghulam Ahmad who had no concrete proof or beliefs usually evaded the Ulamas but whenever he did encounter them he was badly defeated and humiliated. His failure was greatly due to his dishonesty of purpose, his haughtiness and his chronic mental illness. On the other hand it has also been proved from various prescriptions of his doctor that basically he was a very sick man and had severe mental illness. He died in 1908 of acute cholera and as a punishment from God Almighty whose true religion he had tried to defame his death came in the latrine of Ahmadiyah Buiding Lahore. This was an eye opener to many of his followers. They left this religion and joined the ranks of Muslims in large numbers but few people ruled by the power and riches that the British had offered them continued to play his game and mislead the people.

Every Muslim of the world is aware of the fact that the Finality of Prophethood is the basic belief of Islam. God has clearly said that Prophet Muhammad was his last messenger and there will be no other prophet after him. In fact the belief in this basic issue is so worldwide that all sects of Muslims agree on it. There is not the slightest difference on this one point and has never been since the inception of Islam, fourteen hundred years ago. Mirza wanted to attack this basic belief, to divide the Muslims into two communities, one deriving their inspiration and strength from Meccah and the other from Qādiyān. In this way Mirza Ghulam Ahmad's religion was a conspiracy not only against the Unity of the Muslims of the sub-Continent but against the unity of the whole Muslim Ummah.

The Muslims rejected his false claim and were in fact so outraged at his blasphemous charges and claims that had it not been for the protection of the British they would have slain this false prophet as Musalema Kazzab (The Liar) was slain by Hazrat Wahshi in the encounter which took place between Millat-i-Islamia and Millat-i-Musalema the liar, in the period of the first caliph (Hazrat Abu Bakar Siddiq). This false claimant of prophethood not only defied the basic belief of the Muslims but in his vile and shrewd manner debased the entire structure of Shari'at and faith and even resorted to defaming and insulting the Prophet of Allah, companions of the Prophet, members of the family of the Prophet, wives of the Prophet, thinkers and Ulamas of Islam. He did not even spare the leaders of the Christian faith, making blasphemous charges against Christ and his family members. He even made fun of the divine signs of Allah, interpreted Holy Qur'ān by his whims and fancies and refused to accept the authenticity of the Sayings of the Prophet (Peace be upon him).

prophet of Qādiyān and his movement.

The National Assembly Decision

The National Assembly of the Islamic Republic of Pakistan has declared the Qādiyānis, Lahoris or Ahmadis the followers of Ghulam Ahmad of Qādiyān (Punjab) as a non-Muslim minority and in this way an old demand of the Muslims of Pakistan has been accepted. According to this decision of the National Assembly and subsequent amendment in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan the rights of the followers of Ghulam Ahmad shall be as fully protected as are the rights of other minorities, living within the boundaries of the Islamic Republic of Pakistan. This decision, which is in consonance with the wishes of the people of Pakistan, was long overdue. The people of Pakistan had for a very long time been bearing with anguish the false claims of prophethood and abuses against their beloved Prophet (Peace be upon him)-which is the basis of this false and outrageous religion.

Brief life Sketch of Mirza Ghulam Ahmad:

This shrewd and calculated liar was born in Qādiyān, district Gurdaspur (Punjab Bharat) in 1839 A.D. and died in 1908. He belonged to a family of traitors, who always betrayed the Muslim cause and worked as handy tools of the British Imperialists. Mirza himself admits this fact in one of his writings, "Tohfa Qaisariyah" that his father Ghulam Murtaza had good connections and affectionate relations with the English Government. He had rendered good services to the British and had worked day and night to defeat the liberation movement launched by the Muslims of the sub-Continent, in 1857, to free themselves from the yoke of the British rule.

Mirza Ghulam Ahmad knew Urdu, Persian & Arabic, according to the prevailing system of education of that time. He first tried for the post of Mukhtar-i-Kar but failed miserably in the examination for that post. He was greatly disappointed, since he wanted some coveted job in the British Government. The British, however, saw in this man a good chance to divide the Muslims, and thereby to strengthen their hold over the sub-Continent. They advised him to play a new game in the name of religion so that by his false preaching the desired end could be reached. This man specially devoted himself to preaching against Jihād because the British were mortally afraid of Jihād, a commandment which has throughout history inspired the Muslims to take arms against injustice and infidels, regardless of their strength.

In order to gain the sympathy of the Muslims and attain some prominence amongst them he started challenging the beliefs of Christians and Aryas. In this fashion he also accumulated a lot of money because the devoted Muslims gave innumerable contributions for his work and also for the purpose of publication of certain books against Christians and Aryans. Having established himself as a preacher of Islam he started his real work and laid the foundations of his false prophethood. In order that Mirza may achieve the desired end he was given full protection by the British.

Now having become popular as a preacher of Islam he wrote various books and declared himself a Mujaddid (Reformer) of Islam. The people of Punjab are by nature religious, sentimental and have great faith in Ulama, thinkers, preachers and reformers. He too was accepted as a preacher and reformer by the Muslims. But the Ulamas and men of Sharī'at were minutely watching the activities of Mirza Ghulam Ahmad. They were suspicious from the very

Khawajah Fārūqī is Kitābyāt-i- khatm-i- Nabuwat(vol-1) (Bibliography about Finality of Prophethood). This piece of research consists of 567 pages. Its solid binding, precious paper and excellent printing has added more than half a century to the physical age of this bibliography. This book not only presents many unknown writer's unique pen work in an impressive way but some popular scholar's unforgettable publications as well. It contains the introduction of 500 books about condemnation of the false prophet of Qādiyān. The reviewer has come to know that to compile bibliography about Finality of Prophethood and denunciation of Qādiyānism is a continuous process. In the twenty-first year of 21st century Khwajah Fārūqī has intended to publish a second volume of Bibliography about Finality of Prophet hood.

There is always a room for improvement. It is suggested that the dates of birth of living and dates of birth and death of passed personalities should be mentioned in future publications. The references of verses of the Holy Qur'ān should be written in an intelligible way i.e. Surah's name, Surah's number in the Holy Qur'ān, colon (:), number of verse in the Surah. (al-Baqarah2:1 الـم) Reference of any book is incomplete without the mention of year of publication, publishing house and name of the city.

Confessions about the Booklet

Dr. Shah Farid ul Haq

It gives me great pleasure to present before our Muslim brethren the background of the Historic Decision of the National Assembly of Pakistan declaring Qādiyānis and the so called Ahmadis as non-Muslim. I have also tried to give briefly some facts and figures about the basic beliefs of Ghulam Ahmad, the self proclaimed prophet of Qādiyān. Though I do not find myself an authority to write on religion but the inspiring leadership of Maulana Shah Ahmad Noorani, Member National Assembly of Pakistan and President Jamiat Ulama-i-Pakistan, who is the son of the great preacher of Islam, late Maulana Shah 'Abdul 'Aleem Siddiqui, inspired me and encouraged me to embark upon this difficult venture. Furthermore the untiring efforts of Ulema-i-Ahle Sunnat and the students of Anjuman Tulaba-i-Islam Pakistan during the Qādiyāni movement necessitated me to write this booklet.

I do not claim to be an 'Ālim or a man of letter. There may be some mistakes about facts and also of language, which I am willing to correct if the same is pointed out to me by any of my Muslim brethren. In the end I am grateful to my colleague, Mr. Zahoor-ul-Hasan Bhopali, Member, Provincial Assembly of Sind, whose booklet in Urdu has provided important material. I am also thankful to Mr. Zia-ul-Islam Zuberi my personal Assistant for his hard labour in typing the script and giving valuable suggestions.

I pray to Almighty God through our beloved and last of the Prophets, Muhammad (peace be upon him) to forgive me and the entire Muslims of the world and to save us from the treacherous designs and anti-Islamic beliefs of the liar

Jami‘ah-i-Rahmat not only caters the students of Hifz-i-Qur‘ān (learning the Qur‘ān by heart) but Islamic Sciences coupled with Matric, F.A and B.A from BISE and Punjab University. Annual Khatm-i-Nabuwat course is an identity of Jami‘ah-i-Rahmat. In these courses the Classic ‘Ulama and Modern Scholars deliver their lectures about different aspects of Finality of Prophet-hood and the denouncement of Qādiyānīs and Aḥmadīs. People from all walks of life like Doctors, Engineers, Professors, Lawyers and Businessmen attend these courses with great enthusiasm. Khatm-i-Nabuwat conferences are a hallmark of Idarah-Tul-Muntahā in different cities and villages. In these conferences Finality of Prophet-hood is highlighted in the masses. In it the literature about Khatm-i-Nabuwat and denunciation of Qādiyānīs and Aḥmadīs is distributed free of cost among the participants.

- 1- A'aina-i-Qādiyāniyat (Reflection of Qādiyāniyat) is a booklet of 64 pages. In this book Khawajah Fārūqī has compiled the scathing statements of Qādiyānī writers about the Holy Prophet (SAW). Footnotes and references has made this booklet worthwhile for the researchers.
- 2- A book about follow up of unreasonable criticism by Dr.Sulaiman Athar popularly named as Dr.Baha'uddīn was published in January 2018.The bulk of Tājdār-i- Golera aur jihād-i- khatm-i-Nabuwat (The king of Golra and struggle in favour of Finality of Prophet-hood) is of 86 pages with excellent printing and sound binding. In this small binding the essays of ‘Allamah‘Abdul Hakim Sharf

Qadrī(1944-2007), Muḥammad Matīn Khālīd (b1960)and Maulana Muḥammad Siddique Hazārī (b1947) are also included.

- 3- Fitna-i- Qādiyāniyat key Mut‘aliq Akābir Sufiyah-o- ‘Ulama key Haqīqat par mabnī makāshfāt aur **Paishgoiyan** (Some factual prophesies and intuitions against the demon of Qādiyāniyat by Mystics and Scholars) is a beautiful binding of 206 pages. It is a great compilation of predictions and perceptions of great mystics and intellectuals about Qādiyāniyat. It starts with prophesies from the Holy Qur‘ān, Holy Ḥadīth and sayings of the companions of the Holy Prophet. These and many others from scholars of all forthcoming generations are quoted in chronological order in this booklet. Its end is very interesting. There are some false prophesies made by the false prophet, Mirza Ghulām Qādiyānī which never saw the daylight.
- 4-Insaf kejiye (Please do justice) is a short tract in which Khawajah Fārūqī has compiled a number of blasphemous writings of Qādiyānī writers and invites the people to ponder over pseudo-intellectual stance of Mirza Qādiyānī and his followers.
- 5- The pamphlet "Sauz-i-Dil" contains the tears of Fārūqī's pen. This booklet published first time in September, 2017. The bulk of 14 pages were so admired by the learned class that three editions have come out one after the other in a short succession.
- 6-The most important research work from the pen of

I want to say something...

Dr Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qadrī

Assistant Professor Department of ‘Arabic and Islamic
Studies GC University Lahore

Professor Shah Farid-ul-Ḥaq has been amongst those righteous politicians of Pakistan who considered courtesy, knowledge and research as a part and parcel of politics. He preserved one of the most important decision by Pakistani Parliament that is declaring Aḥmad īs and Qādyānīs as the Non-Muslim minority of Pakistan with the name, "Last blow to Qādiyāniyat". Dr. Ḥamid ‘Alī ‘Alīmī (born.1983) is one of the intellectuals who translated that act of Parliament in Urdu for the local readers. It was publicly appreciated when "Fidāyān-i-Khatm-i-Nabuwat", Karachi published this bilingual booklet. In context of research, some reservations about its overall presentation were expressed. The leader of research minded people Khawajah Ghulām Dastagīr Fārūqī (born. 1984) took this responsibility to refine this tract according to the modern rules of research. Khawaja Fārūqī started his struggle with pen against the non-believers of Khatm-i-Nabuwat in April 2017 by releasing quarterly Al-Muntahā. This journal has published 13 numbers till now. Special publications of Al-Muntahā have attained a credibility in the intellectual circles of Pakistan. The present bilingual version is also a continuation of this tradition. The Karachi edition had some flaws which are rectified in the present version.

1-In the preface written by Shaikh ‘Imran-ul-Ḥaq Nuranī the verse of Surah Al-An‘ām (6:124) was not written correctly.

2-Some references of verses of the Holy Qur‘ān are not mentioned rightly.

3-Some verses are referred but not according to modern research methodology.

4-Rules of Transliteration are ignored completely, e.g. Qadianiat should be Qādiyāniyat. Swad-e-Azam should be Swad-i-A‘zam. Nizam-e-Mustafa should be Nizām-i-Mustafā. Muqam-e-Mustafa should be Muqam-i-Mustafā. Qadianis should be Qādiyānīs. Al-Haj should be Al-Ḥājj. Mashie-Mauood should be Masīh-i-Mau‘ud. Qadian should be Qādiyān. Ahmed should be Aḥmad. Qur'an should be Qur‘ān.

"His death came in the latrine of his house". In this sentence it is mentioned that "Ghulam Qādiyāni breathed his last in the toilet of his house but the facts speak differently. He was visiting Lahore and stayed at Aḥmadiyah building where he died in the laterine.

Khawajah Ghulām Dastagīr has authored and compiled a number of books in Quarterly Al-Muntahā. He has written 10 articles with the title "Qur‘ānic description of the Finality of Prophethood". His other writings are as follows:

1. A‘ina-i-Qādiyāniyat (Reflection of Qādiyāniyat)
2. Tājdār-i- Golera aur jihād-i- khatm-i-Nabuwat (The King of Golra and struggle in favour of Finality of Prophethood)
3. Paishgoiyan: {Fitna-i- Qādiyāniyat key Mut‘aliq Akābir Sufiyah-o-‘Ulamā key Haqīqat par mabnī makāshfāt} (Some factual prophesies and intuitions against the demon of Qādiyāniyat by Mystics and Scholars)
4. Insāf ke jey (Please do justice)
5. Sauz-i-dil (Pain of Heart)
6. Kitābyāt-i-khatm-i- Nabuwat (vol-1) (Bibliography about Finality of Prophet-hood)

while Dr Ḥāmid 'Al 'Ālmī (1) (b1984) rendered it in Urdu. The English version is aligned according to the rules of transliteration by Dr. Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qādrī (b1969). Now quarterly Al Muntaha is publishing this trilogy-English, Urdu and 'Arabic-in one special number with introduction of their compilers and translators.

Majlis al-Niyābī It was published in 1987 with a preface written by Professor himself. Dr. Maḥmūd Jalāl al-Dīn Aḥmad Nūr was appreciated with more than 8 accolades from different Government and Private Institutions. Dr. Jalāl al-Dīn Nūr was appointed as lecturer in Education Department in 2001. He was elevated to the position of Chairman of Department of Islamic Studies and became Dean of Social Sciences of Karāchī University. More than two dozen students completed their M.Phil and Ph.D dissertations under his able guidance. He compiled more than a dozen books. He has translated, edited and wrote exegetical notes on the first volume of Shaikh 'Abdul Qādir Jīlānī's book, "Al Ghunyatul-Tālibī Tarīq al-Haq". More than 80 articles of Dr Nūrī in Urdu, 'Arabic and English languages have been published in different papers and journals of Pakistan, India, Saūdiyya Arabia and Kuwait. He was consistently involved in the denunciation of Qādiyāniyat. He also has translated many articles on this topic from English to Urdu. A brief list of his published articles may be seen in Urdu and Arabic version of this preface.

(1) *Dr. Ḥāmid 'Alī 'Ālmī* Dr. Ḥāmid Barkāt was born in 1983 in Karāchī. He got the degree of PhD from Karāchī University in Islāmīc Studies. He has the capability to write in Urdu, Arabic and English. Many articles are translated in and from these languages by him. The names of those books translated from 'Arabic to Urdu is given in Urdu and Arabic translations of the preface.

This booklet of Shāh Farīd ul Ḥaq in denunciation of Qādiyāniyat and its 'Arabic and Urdu translations are published in a special edition of "al-Muntaha". This trilingual preface will appear in the special edition, on the insistence of brother Thāqib Raza Qādrī. This preface is just a humble effort to pay respect to all the major work done for this movement.

The 'Arabic translation of the preface is done by Dr. Mumtaz Aḥmad Saddīq (b1967) of Minhaj University while the English translation is due to the efforts of Dr. Hafiz Khurshid Aḥmad Qādrī of GC University Lahore. I pray for the well-being of all the contributors of this special number. They are:

1. Professor Shāh Farīd ul Ḥaq
2. Dr. Muḥammad Jalāl al-Dīn Aḥmad Nūr
3. Dr. Ḥāmid 'Alī 'Ālmī
4. Dr. Mumtaz Aḥmad Saddīq
5. Dr. Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qādrī
6. Adv. Sāqib Razā Qādrī

key figure of the movement and leader of opposition in Sindh Assembly, composed the proceedings of this session in English which was anthologized by an NGO, Jami‘at al-Da‘wah al-Islamiyah al-‘Ālamiyah (WIM) with the title "Lāst Blow to Qādyāniyāt". Under the patronization of

with Maulānā Shāh Ahmad Nūrānī and Maulānā Abdul Sattar Khan Ni‘zī (1915-2001). He always pursued and denounced the Qādyānīs on all the platforms he presented on. He remained a member of Federal Zakāt Council and Islamic Ideological Council of Pakistan for a term of three years.

Some writings of Professor Shāh Farīd ul Haq like "Constitutions of Pakistan and Bharat", "Modern Constitutions of the World" and "Ideological Politics" were included in the syllabi of Karachi University. He translated the Holy Qur‘ān in English on the basis of Kanzul-‘Ummān of Maulānā Ahmad Razī Khan Barailwī (1856-1921) in seven years. This translation of the Holy Qur‘ān also got published in the monthly journal of World Islamic Mission, "The Message International" in 1976. After its completion, this translation was published with the text of the Holy Qur‘ān by the same mission and was distributed free of cost in the whole world. He translated first ten parts of exegetical notes of Maulānā Syed Muhammad Na‘muddīn Murādābādī (1883-1948), named as "Khazīn-ul-‘Irfān". It was also published in the above mentioned journal in parts from 1990 to 2001. Along with this, his book titled as "The Prayer-Salāt" also got published in this journal during 1981-1982. He penned an Essay with the topic, "Sending Blessings and Salutations to Prophet Muhammad" (pp. 28-30) which was published in the same journal. In order to snub the evil giant of Qādyāniyat in his own way, he wrote a dual episodic article in the issue of November-December 1976 titled as "The Historic 1974 Movement" (pp. 23-26). He authored a book "Last Blow to Qādyāniyat" which was published by World Islamic Mission and distributed freely throughout the world. It was translated in Urdu with the title "Qādyāniyat par khrīd Zarb".

Maulānā Shāh Ahmad Nūrānī, it was distributed in the ranks and files of the country. Afterwards, Prof. Dr. Jalāl al Dīn Aḥmad Nūrī(1) (b1956) translated this booklet into ‘Arabic

(1)Dr. Maulānā Jalāl al Dīn Ahmad Nūrī bin Mu‘ammad Ishāq was born in 1956 in Karachi. He graduated from Baghdad University in 1976. He did a diploma in Islamic Law from Jami‘ah al-Azhar, Cairo, Da‘wah course from Imam Muhammad Ibn Sa‘ud Islamic University, Riyadh, and completed syllabus of Tanzīm al Madāris in 1981, degrees of M.A Islamic Studies and M.A ‘Arabic from Karachi University in 1983. He got his PhD from Karachi University in 1989 by presenting his research in ‘Arabic on the topic: al Imām Ibn-i-Daqq, al-‘Ahd Hayātuh wa ‘tharuh. He used to write in the famous Urdu weekly magazine, "Akḥbar-i-Jahān" under the title of Mashriq-i-Wustā k Siyāsāt (The politics of Middle East). He worked as a Chief Editor of monthly ‘Arabic Journal "al-Da‘wah" published under the patronage of World Islamic Mission. During this time, many special editions were released with regards to Maulid-al Nabi (PBUH).

World Islamic Mission is an NGO working for the promotion and preservation of Islam. Maulānā Shāh Ahmad Nūrānī ṣiddiq was the president and an ex-minister of Kuwait. A Shāfi‘ī religious scholar and mystic leader Shaikh Syed Yusuf bin Hashim al-Rifa‘ī (d. 2018) patronized this NGO.

Dr. Maulānā Jalāl al Dīn Nūrī's Arabic book, "Tatawwur al-Lughatul ‘Arabiyyah fil Mujtama‘ah al Bakistāniyyah wal Hindiyah wa Ahmiyatih" was published in 2018 from Dar-ul-‘ilmiyyah, Beirut. When he was the Chief Editor of "al-Da‘wah Karachi" he published many authors writing in ‘Arabic in that journal. This journal also published the ‘Arabic Translation of Professor Shāh Farīd ul Haq's English Compilation with the title: al-Qādyāniyah Aqalliyah Ghair Muslimah,

Fifth in the line was Maulānā Zafar Aḥmad Ansārī (1908-1991). He was an expert in legal matters and Islamic Constitution. He was an independent member of the assembly and authored a book "Hamāray Dastūrī Masā'il" (Our Constitutional Anomalies). An important leader of Jama'at-i-Islāmī, Prof. 'Abdul Ghafūr Aḥmad (d. 2012), Maulānā Syed Muḥammad 'Alī Rizvī, Maulānā Sadrushahīd and Maulānā Ni'mat ullah helped in proceeding the resolution. The senior scholars cooperated and patronized them, meanwhile, there were processions and strikes all over the country to lead it to a logical end. The Qādyānī leaders were invited to give their version in the National Assembly. So, they came and presented the evidences, but failed to prove their identity as Muslims. The same day the decision of declaring them as non-Muslims was announced. The document based on this declaration has been made public. Intellectuals have been writing books and articles in different languages ever since. The fresh arrival on this topic is a compilation by Advocate Thāqib Raza Qādrī(b 1983). It is titled as "Tahrīk-i-Khatm-i- Nubuwwat 1974" (Movement in favor of Finality of Prophet-hood 1974), it consists of 352 pages and is published by Dar-al-Nu'man in 2017.

Islamic world appreciated this Act of Pakistani Parliament. It was seen as the most important step to protect the faith of Finality of Prophet-hood, even a prestigious institution like Jami'ah al-Azhar of Egypt has published this report in Arabic

in 1976. Professor Shāh Farīd ul Haq(1) (1933-2011) who was

(1)Professor Shāh Farīd ul Haq son of Bashīr ul Haq Jilani Hasan was born in 1933 in a town Sikandarpur in Uttar Pradesh, India. He belonged to a religious and mystic family. He breathed his last in 2011 in Karachi. He was a religious scholar, educationist, poet and a political leader. He graduated from 'Ali Garh Muslim University in 1956. He did his M.A and LLB from the same university. In mystic chains he got Khilafah and Ijazah (successorship and license to promote teachings of the mystic chain) from Mufti Muhammad 'Abdul Raḥmān Rāshid and in 1974 from Maulānā Zafar Aḥmad Madni (1877-1981) in Qadri chain. He has been an enthusiastic worker of Pakistan movement and after completing his education, he migrated to Pakistan in 1958. He practiced law initially but left it after a year and started serving as a lecturer in Islamiyah College Karachi. Till 1968, he remained engaged in this college and also rendered his services to Karachi University as a visiting faculty member; the same year, he was appointed as a founding Principal of Liqat National College Malir, Karachi. He joined politics in 1970 and got elected on the ticket of JUP in Sindh Assembly. He was appointed as a Parliamentary leader and also served as Leader of Opposition from 1972-1977. As a leader of opposition, he submitted the resolution of declaring Qadris as "Non-Muslim Minority" with the signature of 13 MPAs on 23rd June 1974. Previously, he led a strike conducted all over the country on 14th June to achieve the aforementioned purpose. In the struggle of establishing Islamic system in the country, he faced imprisonment. He also experienced aggression and threats from the proponents of division on linguistic basis but live through all of this. He was a close companion of Maulānā Shāh Ahmad Nūrani in political and preaching matters. He had been the General Secretary, Vice President and Officiating President and after the sad demise of Maulānā Nūrani on 14th March, 2004 he became the President of JUP. He chaired the committee responsible for making the manifesto of JUP. It was released on 24th September, 1979. He also had been the Vice Chairman of World Islamic Mission. Representing this mission, he visited Europe, America, South Africa, Nairobi and Mauritius for the preaching and propagation of Islam

Preface

Ghulam Dastagir Farooqi

To believe in the finality of the Prophet-hood of our Prophet Muḥammad bin ‘Abdullah (Peace and Greetings of Allah be upon him) is one of the basic beliefs of Islam. Many decisions were made in order to protect this belief, from the Governments of Islamic world, in the last century. Subsequently, the appointed Grand Muftīs and Dārul Iftā (Institute of scripted verdicts for Muslims) of many countries has charged the false prophet Mirzā Ghulām Aḥmad Qādyānī and his followers, of Infidelity. In the light of above mentioned verdicts, courts have also declared them as infidels, in consequence of which abrogation of their Nikāh took place. The Muslim World League (MWL) and Organization of Islamic Countries (OIC) have passed resolutions in this regard. In among many steps taken by Governments all around the world, the most important is that which took place in the Parliament house of Islamic Republic of Pakistan. They were declared Infidels and Apostates after an amendment in the constitution of Pakistan, passed on 7th September 1974.

The religious scholars in the National Assembly provided guidance from Islamic point of view and Maulānā Shāh Aḥmad Nūrānī (1926-2003) bin Maulānā Muḥammad

‘Abdul ‘Alīm Siddīqī (1892-1954) played a vital role in this legislation. He has been a great Islamic scholar, a spiritual guide of Qādiriyyah chain, a remarkable polyglot, Ḥāfiz and Qārī of the Holy Qur’ān. Away from the desperation for fame and wealth, he resided in an old little house in Kārāchī and made sure to recite full Qur’ān in Tarāwīh every year, until his last breath. He was the President of Jami‘at-i-‘Ulama-i-Pakistan (JUP). Maulānā Nūrānī inherited this responsibility of preservation of the Finality of Prophet-hood from his great father Maulānā ‘Abdul ‘Alīm Siddīqī (1892-1954). The second champion in the line was Mufti Maḥmūd (1919-1980) bin ‘Allama Muḥammad Siddīque (d. 1980). He was the head of a religious institution, a commentator of Sunan Tirmizī, a compiler of Fatawa-i-Maḥmūdiyyah, an interpreter of the Holy Qur’ān and a founding member of Jami‘at ‘Ulama-i-Islam (JUI). Third in the row was Maulānā Muḥammad ‘Abdul Mustafā Qādrī Azharī (d. 1989) bin Maulānā Muḥammad Amjad ‘Ali ‘Azmī (1878-1948). He graduated from Jami‘ah al- Azhar Cairo, Chief Executive of a religious institution and a teacher of Hadīth Sciences. He was also a founding member of Jami‘at ‘Ulama-i-Pakistan (JUP). He inherited the taste and knowledge of Fiqh (Islamic Law) from his learned father, Maulānā Muḥammad Amjad ‘Ali ‘Azmī (1878-1948). The Fourth one was Maulānā ‘Abdul Haq (1912- 1988) who was founder and chief tutor of Akora Khattaq. He was a member of Jami‘at ‘Ulama-i-Islam (JUI).

Qādiyānis a non-Muslim Minority

The Historic National Assembly
Decision

By:
Professor Shah Faridul Haq,
Former Leader of the Opposition Sind Assembly

Jamiat Ulama-i-Pakistan (The representative organization of the Swad-i-Azam, which is working for the establishment of Nizam-i-Mustafa (System prescribed by the prophet) and Muqam-i-Mustafa (the protection of the honoured place of Prophet Muhammad, peace be upon him)).

Dedicated To

His eminence, preacher of Islam, Maulana

Al-Hajj Al-Hafiz A1-Qari

Shah Ahmad Noorani Siddiqui,

Member, National Assembly of Pakistan,

President Jamiat Ulema-i-Pakistan and President

World Islamic Mission

Last Blow to Qādiyāniyat

By:

Professor Shah Faridul Haq (Late)

Edited by:

Dr Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qadrī

Published by:

Idara -Tul - Muntaha, Pakistan

S.NO	Headings	Page No
1.	Dedicated To	06
2.	Preface	07
3.	I want to say something...	15
4.	Confessions about the Booklet	20
5.	The National Assembly Decision	21
6.	Brief life Sketch of Mirza Ghulam Ahmad	21
7.	The Mischief of Mirzaiyat in Pakistan	25
8.	The recent Rabwah incident and its results	27
9.	Historic Decision of the National Assembly	29
10.	The Resolution of the Opposition	30
11.	The resolutions & the National Assembly	32
12.	Deliberations of the committee	34
13.	A Right Decision	37
14.	RESOLUTION	38
15.	THE BILL	40
16.	The Beliefs of Mirza Ghulam Ahmad Qādiyāni His Claim of being a prophet	41
17.	The belief and writings of Ghulam Ahmad the so-called prophet of Qādiyānis and Ahmadies:	46
18.	Mirza the Staunch Supporter of the British	47
19.	Jihad and Mirza Ghulam Ahmad	48
20.	Mirza Ghulam Ahmad and his attitude towards Muslims	49
21.	Mirza's utterances against the sacred companions of the Prophet and his Family	50
22.	Appeal to the Muslims of the World	

Regd. 2-66/8288

Under Supervision

Quarterly
Almuntaha
(Rgd)

Hafiz
Muhammad Qasim Ali Saqi
Astana Chishtia Khairya Jalalpur
Dars Shakergarh

Vol.4 Jan To Jun 2021 No.14-15

Top Head

International preacher of Islam
Khawaja Mohammad Badar Alam Jan
Darbar Alia Murshadabad Sharif ,
Peshawar City

Editor in Chief
Khawaja
Ghulam Dastagir Farooqi

Editor
Sahibzada Mufti
Ghulam Murtaza Saqi

Editorial Board

Nawasa Faqih Azam Mufti Mohammad Asad ullah Noori	Dr Mumtaz Ahmed Saddidi Alazhari
Dr Mohammad Bilal Sharfi	Mohammad Saqib Raza Qadri
Allama Ghulam Mustafa Mujadadi	Prof Ali Waqar Qadri

Consulting Board

Qari Muhammad Majeed Noori	Allama M. Asghar Shakir	Hafiz M. Asif Qadri	Qari Naeem Ahmad Sultani
----------------------------	-------------------------	---------------------	--------------------------

Printing in Charge **Sabir Ali Qadri**

Assistants

Hafiz Ali Raza Faiz Ikram Ullah Siddiqui
--

Rabta Commetti

Umar Ali Qadri	Qari Noor Nabi Naqashbandi	Hafiz Hammad Malik	0306-4373145 0342-5428102 0303-5238504
----------------	----------------------------	--------------------	--

Circulation in Charge
Raheel Ahmad Chishtii
0302-3911531

Price Each Magazine 450/-

The Authors are responsible for the content of the Articles Published in Al-Muntaha.

Annual Purchase 200/- With Postal Charges

Ghulam Dastgir Farooqi Printed at from Minhaj ul Quran Publications
and Published from Astana Chishtia Khaairia Shakargarh.

Head Office: Astana Chishtia Khaairia Jalal Pur Dars (Chak Amru Road) Shakargarh

Zonal Office: Jamia Rehmat Township Lahore.

E-mail: farooqi4156@hotmail.com

Sāhibzādah Najmul-Amīn‘ Urus Fāruqī

Composed two short poems to appreciate the contribution of quarterly Al Muntahā in preservation of the Finality of Prophethood and denunciation of Qādiyāniyat and Aḥmadiyat. The poems in Urdu are translated into English by Dr. Hafiz Khurshid Aḥmad Qādrī on Khawājah Ghulām Dastagīr Fārūqī's desire.

Al-Muntahā

(1)

O' treasure of Truthfulness and Purity
You are welcome from the core of my heart, Al Muntahā.
Well acquainted with the Finality of Prophethood
Height of cognizance, Al Muntahā.
Reading your ecstatic lines
It's a peak of joy, Al Muntahā
How faith enriching the moment was
When came out, Al Muntahā
A great job is being done
By the supreme, Al Muntahā
May you remain on the right path
I pray to Almighty, Al Munataā.

(2)

I have received Al Muntahā
I am convinced of (the greatness) of Al Muntahā
Prophethood has sealed by the Mustafā (SAW)
It is the very objective of Al Muntahā.